WWW.NOVELSCLUBB.COM

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ایک خواب سی کیفیت

از

ادیبہ نیلوفر

www.novelsclubb.com

صبح صبح کی ٹھنڈی دھوپ اندر آرہی تھی۔اور وہ ہلکی ہلکی سی ماریہ کے چہرے پر پڑ رہی تھی۔دھوپ کی کرنوں کی وجہ سے ماریہ کی نیند میں خلل پیدا ہوا وہ ہلکا سا کمسا کر پھر سے سوگئی۔لیکن پھ ایک دم سے اُٹھ بیٹھی ایک چھوٹے سے کمرے میں ڈھیروں سارا سامان رکھا ہوا تھا۔روم کے ایک سائڈ سے بیڈ اور اسی کے سامنے اسٹڈی ٹیبل رکھا ہوا تھا۔جو کے پورا بھرا ہوا تھا۔کہی پر بُکس پڑی تھی تو کہی پر چائے کے خالی کپ ہر جگہ سامان رکھا ہوا تھا۔وہ بیڈ پر بیٹھی آنکھیں ملنے لگی۔وہ ایک چھوٹے قد کی خوبصورت لڑکی تھی۔بڑی بڑی آنکھیں ماتھے پر کٹے ہوئے بال بیڈ سے اُٹھتے ،ہی اس نے گھڑی میں وقت دیکھا۔اور جلدی سے واش روم کی طرف چل دی۔فریش ہو کر وہ کیچن میں آئی جہا کوئی نہیں تھا۔لیکن اس کا ناشتہ پہلے سے ہی وہاں پر نکال کر رکھا ہوا تھا۔ناشتہ کی پلیٹ دیکھ کر وہ مسکراتے ہوئے چیر کھینچ کر

www.novelsclubb.com

بیٹھ گیا۔ جیسے ہی اس نے پلیٹ پر سے ڈھکن ہٹایا اس میں ایک چٹ رکھی ہوئی تھی۔۔

میری پیاری بیٹی اچھے سے ناشتہ کرنا اور کھانا آدھا مت چھوڑنا۔ آج تمھارے کولیج کا پہلا دن ہے تو من لگا کر پڑھائی کرنا مجھے اور تمھارے بابا کو معاف کرنا ہم اس وقت گھر پر نہیں ہے

ریسٹورنٹ میں ایک ارجنٹ کام آگیا تھا اس لیے ہم صبح ہی نکل رہے ہے۔ تمھارے کولیج کے

(all the best) 1 لیے۔

www.novelsclubb.com

1. لیٹر پڑھ کر ماریہ کے چہرے کی مسکراہٹ اور گہری ہو گی۔ وہ چٹ سائڈ میں رکھ کر ناشتہ کرنے لگی۔۔ وہ ایک عام سے فیملی سے تعلق رکھتی تھی۔ جس میں وہ اس کا چھوٹا بھائی اور اس کے والدین تھے۔ اس کے والدین کا شہر سے تھوڑے دور ایک گاؤں کے پاس چھوٹا سا ریسٹورنٹ تھا۔ جیسے وہ مل کر چلاتے تھے۔ ان کی یہ چھوٹی سی فیملی اپنے چھوٹی چھوٹی خوشیوں میں خوش تھی۔ ماریہ پڑھائی میں کافی اچھی تھی ایسی لیے اس کو اپنے مارکس کے بنا پر بغیر کیسی ڈونیشن کے شہر کے سب سے بڑے کولیج میں اڈمیشن ملا تھا۔ جو اس کے لیے کیسی سپنے سے کم نہیں تھا۔ وہ بہت ذیادہ خوش تھی۔

ناشتہ کرنے کے بعد اس نے پلیٹ سینک میں لیے جا کر رکھ دی۔ اور وہ خود کولیج جانے کے لیے تیار ہونے چلی گی۔۔ ڈوپٹے کو اچھے سے شانوں پر لگا کر وہ اپنا کولیج بیگ اٹھا کر آئنہ میں اپنا عکس دیکھنے لگی۔ وہ پوری طرح سے تیار تھی۔ لیکن وہ تھوڑی ڈری ہوئی تھی نا جانے پہلا دن کیسا ہو گا۔ اس کا کوئی دوست بنے گا بھی یا نہیں۔ یا کوئی اس سے بات بھی کرئے گا۔

دوست سے اس کو یاد آیا اس کی دوست عافیہ سے بھی اس کو ابھی ملنا ہے۔ کولیج جانے سے پہلے۔ ماریہ نے پھر سے گھڑی دیکھی ابھی وقت تھا۔ وہ گھر سے باہر نکل گی۔ گھر اچھے سے لوک کر کے۔ وہ بھی نکل پڑی اپنی منزل کی اوٗر۔ باہر کا موسم کافی خوشگوار تھا۔ ٹھنڈی ہوائے چل رہی تھی۔ آسمان پر کالے بادل چھائے ہوئے تھے۔ بارش ہونے کو تھی ایسا محسوس ہوتا تھا۔ وہ سڑک کے ایک کنارے سے موسم سے لطف اندوز ہوتی چل رہی تھی۔ سڑک پوری طرح سے خالی تھی صبح کا وقت تھا اس لیے شاید۔

تھوڑی دیر میں وہ ایک پھولوں کے دوکان میں موجود تھی۔ جو کے عافیہ کے والد کی تھی اور اسی کے پیچھے ان کا گھر تھا۔ عافیہ دوکان میں ہی زیادہ ہوتی تھی۔ جیسے ہی اس نے دوکان میں قدم رکھا تازہ پھولوں کی خوشبوں اس نے اپنے اندر تک محسوس کی۔ دوکان میں ہر جگہ پھول رکھے ہوئے تھے۔ سائڈ، میں ایک کاؤنٹر رکھا ہوا تھا جہاں پر ایک ادھیڑ عمر کا شخص بیٹھا ہوا تھا۔ وہ شاید عافیہ کے والد تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اسلام و علیکم انکل"

عافیہ کہاں ہے۔۔۔وہ عافیہ کے بارے میں پوچھنے لگی۔

بیٹا عافیہ ابھی تمھارا انتظار کر کر کے "ارے" جو وہاں نظر نہیں آرہی تھی۔

اندر چلی گی۔آج تمھارے کولیج کا پہلا دن ہے نا تو یہ لو میری طرف سے

پھولوں کا تحفہ۔۔۔

انھوں نے ایک پھولوں کا گلدستہ اس کی طرف بڑھا دیا جو کے ٹولیپ کے

پھولوں سے بھرا ہوا تھا۔۔۔

"تمھارے من پسند پھول"

ماریہ کے والد نے کہا انھیں معلوم تھا ماریہ کو ٹولیپ کتنے پسند ہے۔۔وہ مسکرا کر

کہتے اپنے کام میں مصروف ہو گے۔اور ماریہ اندر چلی گی۔

ماریہ کہاں رہ گی تھی تم میں تمہارا کب سے انتظار کر رہی تھی۔۔

جواسی کی منتظر تھی۔(ماریہ نے اپنے بیگ سے موبائل ماریہ کے اندر داخل ہوتے ہی عافیہ نے کہا
نکالا اور اس کو اون کرنے لگی)۔۔جو چالوں ہی نہیں ہو رہا تھا۔بار بار کوشش کرنے
کے بعد بھی۔۔

ماریہ تمھیں نہیں لگتا اب تمھیں ایک نیا موبائل لیے لینا چاہیے۔

عافیہ کے کہنے پر اس نے ایک گہری سانس لی اور بیڈ پر جا بیٹھی۔۔

۔میرے فیملی،،موبائل لیے نے کے لیے کیا تم مجھے پیسے دے رہی ہوں" ----
کی حالت تو تم جانتی ہو اس لیے میں ابھی کچھ بھی نہیں لیے سکتی۔عمر کی پہلے ہی
طبیعت خراب رہتی ہے اور اس کے علاج میں ہی سارا پیسہ چلا جاتا ہے۔۔۔ناجانے
وہ کب ٹھیک ہو گا۔۔

www.novelsclubb.com

وہ اداس سے انداز میں کہنے لگی۔(عافیہ نے جلدی سے بات بدل دی)۔

آج تمھارا پہلا دن ہے کولیج میں تو تمہیں ڈر وغیرہ تو نہیں لگ رہا ہے۔۔میں
نے سنا ہے اس کولیج میں کافی بگڑے ہوئے بچے آتے ہیں۔۔جو دوسروں کو

پریشان کرتے ہیں اور ان کے خلاف کوئی کچھ کہے بھی نہیں سکتا کیونکہ کے وہ امیر باپ کی اولاد جو ہوتے ہے۔۔۔اس لیے تم ان لوگوں سے بچ کر رہنا۔۔

مجھے معلوم ہے۔۔۔سچ کہوں تو مجھے بھی ڈر لگ رہا ہے۔۔اگر تم بھی" ہاں میرے ساتھ ہوتی تو کتنا اچھا ہوتا۔۔

اس کولیج میں تمھارا اڈمیشن ہی بڑی مشکل سے تمھارے مارکس کی وجہ" سے ہوا ہے۔۔میرے مارکس تو اتنے بھی نہیں ہے کے میں وہاں جانے کے بارے میں سوچوں بھی۔میں تمھارے لیے خوش ہوں۔(پھر وہ کھڑے ہو کر جوش سے بولی مجھے یقین ہے تم وہاں پر اپنی جگہ بنا لو گی)

"ہاں اور میں کوشش کروگی کی وہاں صرف پڑھائی ہی کروں کیسی مسلے میں نا پڑوں ٹھیک ہے اب میں چلتی ہوں وہ گھڑی میں وقت دیکھ کر کہنے لگی۔۔

میں پہلے ہی دن لیٹ نہیں ہونا چاہتی۔

آنے کے بعد مجھے ساری تفصیلات بتانا۔۔(عافیہ نے کہاں)

"""خدا حافظ

اور وہ وہاں سے چلی گی۔

صبح سے آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے۔ لیکن کبھی پوری طرح دھوپ نکل آتی تھی تو کبھی پورا اندھیرا چھا جاتا تھا۔ لیکن دونوں ہی حالت میں ہوائے کافی تیز چل رہی تھی۔ صبح کے دس بج رہے تھے اور ایک عالیشان عمارت کے بڑے سے کمرے کے بیچوں بیچ رکھے بیڈ پر انایہ آرام سے سو رہی تھی۔ کمرے میں ہر جگہ پرپل کلر کے پردے لگے ہوئے تھے۔۔اور ہوا سے پورے کمرے میں اڑ رہے تھے۔ جس سے وہ خوبصورت کمرا اور بھی خوبصورت لگ رہا تھا۔ وہ سر تک لحاف اڑھے سو رہی تھی۔ موبائل کی رینگ

پر اس نے بے دار ہوئی اس نے لحاف میں سے ہی اپنا ہاتھ باہر نکال کر بغیر دیکھے فون اٹھا کر کان سے لگالی۔دوسرے جانب کی بات سن کر اس نے بغیر کچھ کہے فون کاٹ دی۔۔اور ایک جھٹکے سے لحاف اپنے چہرے سے ہٹایا اور سیدھی ہو کر لیٹ گی۔اس کے بال پورے تکیہ پر پھیل گے تھے کھل کر۔ اور سیدھا چھت کو گھورنے لگی۔ تھوڑی دیر ایسے ہی رہنے کے بعد وہ بیڈ سے اٹھ گی۔اور واش روم میں چلی گی۔باہر دھیمی دھیمی کیسی کے لڑنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھی۔وہ واش روم سے فریش ہو کر باہر آئی۔اب بھی آوازیں برابر آرہی تھی۔وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہو کر تیار ہونے لگی۔۔۔

اور کچھ دیر بعد نیچے چلی گی۔جہاں پر بہت سارے ملازم اپنا اپنا کام کر رہے تھے۔حال کے بیچوں بیچ ایک بہت بڑا صوفہ رکھا ہوا تھا اور اس کے ارد گرد چھوٹے صوفے رکھے ہوئے تھے۔کافی خوبصورتی سے وہاں ہر چیز سجائی ہوئی تھی۔وہ واقع ایک عالیشان گھر تھا۔ایک سائڈ سے ڈاینیگ ٹیبل تھا جو اتنا

بڑا تھا کے اس پر ایک وقت میں بیس لوگ آرام سے بیٹھ کر کھانا کھا سکتے تھے۔ڈائینگ ٹیبل کے بیچوں بیچ آظم فاروقی صاحب بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے ٹھیک سامنے کچھ دوری پر میسس فاروقی بیٹھی ہوئی تھی۔۔اور وہ دونوں کیسی چیز پر بات کر رہیں تھے۔گویا لڑ رہے تھے۔وہ سیڑھیوں سے چل کر آتی ان دونوں پر ایک نظر ڈالتی چیر کھینچ کر بیٹھ گی۔اس کو دیکھ کر ان دونوں نے اپنی بات وہی روک دی۔۔

تمھارا کولیج کیسا جا رہا ہے بیٹا،

انھوں نے پوچھا۔

۔ابھی تین ہی دن ہوئے ہیں بابا ابھی کیا ہو سکتا ہے۔

وہ موبائل نکال کر کچھ ٹائپ کرتی مصروف سے انداز میں بولی۔۔

وہی پوچھ رہا ہو بیٹا کولیج شروع ہوئے تین دن ہو گے ہے اور اب تک تم نے کوئی کارنامہ انجام نہیں دیا۔تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔

بابا۔-----------------

میں کوئی بھی کام جان بوجھ کر نہیں کرتی۔

ہاں، بیٹا، معلوم ہے تم کوئی بھی چیز جان بوجھ کر نہیں کرتی بس تمھیں غصہ آ جاتا ہے۔۔

اور اسی کے چلتے تم نے ایک عزت دار وکیل کو بھرے سڑک پر چانٹا مار دیا تھا۔وہ بھی جو تمھارے لیے ہی آیا تھا۔کیونکہ تم نے اپنے اسکول میں ایک لڑکی کے ساتھ بری طرح لڑائی کی تھی۔اور وہ لڑکی ہوسپیٹل پہنچ گی تھی۔ کیا اعظم فاروقی کی بیٹی اسی حرکتے کرتی ہوئی اچھی لگتی ہے۔کیوں تم ہمیشہ میری عزت کا جنازہ نکالنے کے لیے تیار رہتی ہوں۔

"" بابا"

www.novelsclubb.com

وہ لڑائی میں نے نہیں شروع کی تھی بلکہ۔۔۔وہ رکی۔۔۔آپ کو تو میری ہی غلطی نظر آئے گی۔اور اس وکیل کو اس لیے مارا تھا کیونکہ وہ آپ کے ہی بارے میں خراب کہے رہا تھا۔۔اب مجھے کیا پتہ تھا اس بات کا اتنا بڑا تماشہ بن جائے گا۔۔

اس نے شانے اچکا دے اور پھر سے اپنے موبائل میں مصروف ہو گی۔

تم اور وہ ارحان بلکہ ایک جیسے ہو دونوں ہی اپنے ماں باپ کی ایک نہیں سنتے۔۔

وہ کچھ اور بھی کہتے لیکن ان کا فون بجنے لگا اور وہ وہاں سے اٹھ کر چلے گے۔۔

۔۔مسس فاروقی وہی بیٹھی باپ بیٹی کی باتیں سن رہی تھی اب وہ بھی اپنے جگہ سے اٹھ گی اور انایہ کے قریب آئے۔۔

میں کچھ دنوں کے لیے کام سے باہر جا رہی ہو۔ تو تم اپنا خیال رکھنا اور اپنے ڈیڈ کو پریشان مت کرنا۔۔

۔۔انایہ نے صرف اسباب میں سر ہلا دیا۔۔ وہ اس کا ماتھا چومنے کے لیے آگے بڑھی لیکن انایہ تیزی سے پیچھے ہو گی۔۔ اور وہ اداس سی مسکراہٹ اپنے چہرے پر لیے وہا سے چلی گی۔۔ اور انایہ ناشتہ کرنے لگی۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ بچپن سے اپنے ماں باپ کو لڑتے جھگڑے دیکھتے آئی تھی۔۔وہ ناساتھ رہتے تھے اور ناالگ ہوتے تھے۔وہ ساتھ صرف اپنے سوشل اسٹیٹس،کو برقرار رکھنے کے لیے ہی تھے۔ان کے لیے پہلے سوشل اسٹیٹس،ہوتا تھا بعد میں کوئی اور چیز۔انایہ کو یہ سب بلکل پسند نہیں تھا۔اس لیے وہ کافی چڑچڑی رہتی تھی۔مانوں غصہ اس کی فطرت کا حصہ بن گیا تھا۔اور اس کا یہی غصہ ہمیشہ اس کے والد کے لیے مصیبت کا باعث ہوتا تھا۔ناشتہ کرتے کرتے اس نے موبائل میں کچھ میسیج پڑھے جس کو دیکھ کر اس کو غصہ آگیا اور اس نے سامنے موجود کانچ کا گلاس زمین پر زور سے دے مارا اور وہ چور چور ہو گیا۔۔سارے ملازم اس کو دیکھنے لگیں لیکن وہ بغیر کسی کی جانب دیکھے وہاں سے چلی گی۔۔

www.novelsclubb.com

ماریہ کولیج آچکی تھی۔وہ اتنا بڑا تھا کے اس کی نظروں میں ہی نہیں سما رہا تھا۔پورا کولیج ہریالی سے گھرا ہوا تھا۔اور جگہ درخت لگے ہوئے تھے۔پورے کولیج میں ایک شور مچا ہوا تھا۔ہر کوئی اپنے کام میں مصروف تھا۔ماریہ نے ایسا منظر پہلے کبھی

نہیں دیکھا تھا۔وہ لمبی لمبی گاڑیوں سے نکلتے ہوئے اسٹوڈنٹ اوران کے لیے دروازہ کھولتے ہوئے ڈرایور۔اوران کی مہنگی مہنگی چیزے۔ایک پل کے لیے ماریہ کو اپنے آپ اچھا نہیں لگنے لگا۔وہ اپنے پہناوے کو دیکھنے لگی۔اس نے کالے رنگ کا کا گھٹنوں تک آتا فراک پہنا ہوا تھا۔ماتھے پر کٹے ہوئے بال جو پیچھے کھولے چھوڑے ہوئے تھے۔اور بالوں میں ایک سائڈ سے ایک ہیر کلیپ لگا ہوا تھا جو وہ ہمیشہ لگاتی تھی۔۔اس کو عجیب لگنے لگا لیکن پھر وہ ہمت کر کے اندر چلی گی۔وہاں پر بہت ساری لڑکیا گروپ بنا کر کھڑی تھی اور ساتھ میں زور زور سے ہنس رہی تھی۔وہ ان کے قریب چلی گی اور کافی دھیمے آواز میں ان سے مقاطب ہوئی۔۔۔۔۔

کیا آپ مجھے بتا سکتی ہے۔ایم.بی.اے.کا ڈیپارٹمنٹ کہاں ہے میں نئ ہو یہاں۔ جھیجکتے ہوئے ان سے پوچھنے لگی۔۔"

www.novelsclubb.com

کیا آپ مجھے بتا سکتی ہے۔ایم.بی.اے.کا ڈیپارٹمنٹ کہاں ہے میں نئ ہو" جھیجکتے ہوئے ان سے پوچھنے لگی۔۔" یہاں۔

ان میں سے ایک لڑکی آگے آکر ماریہ کو سر سے پیر تک دیکھنے لگی۔اور ایک شاترانہ مسکراہٹ اپنے چہرے پر سجا کر اس سے مقاطب ہوئی۔

تو آج تمھارا پہلا دن ہے کولیج کا۔۔

جی ماریہ نے نا سمجھی سے اسباب میں سر ہلا دیا۔۔"

وہ لڑکی اس کو راستہ بتانے لگی۔

ماریہ نے اس کا شکریہ ادا کیا اور وہاں سے چل دی لیکن وہ جیسے ہی اس کے بتائے ہوئے جگہ پر پہنچی۔سامنے مینس ٹویلیٹ کی تختی اس کا منہ چھڑا رہی تھی۔وہ لڑکیا بھی اس کے پیچھے ہی آئی تھی۔اور اب اس کا مزاق اڑا رہی تھی وہ اس پر زور زور سے ہنس رہی تھی۔ان کے ہسنے کی آواز سن کر اور اسٹوڈنڈ بھی وہاں جمع ہو گے تھے اور اب سب ماریہ کو دیکھ رہے تھے اور اس مجمع میں کھڑے ماریہ کی حالت رونے والی ہو گی تھی۔۔وہ جلدی سے وہاں سے

بھاگ جانا چاہتی تھی۔۔اور وہ پھر بھاگنے والے انداز میں مجمع سے باہر آئی اور بہنے لگے۔۔اس کے آنکھوں سے آنسو   اس کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بے اختیار بہے رہے تھے۔تب ہی کیسی نے اس کے آنکھوں کے سامنے ٹیشوں کا بکس دیکھایا۔اس کے بہتے آنسو بے اختیار رک گے ماریہ کو لگا یہ بھی انہیں کے ساتھ ہے اور اس کو پھر سے پریشان کرنے آئی ہے۔۔وہ سادہ سے نقوش والی ایک پیاری سی لڑکی تھی۔۔جو اس کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔۔۔

تم کیا آج ہی سارے آنسو ذائع کر دو گی۔۔

ابھی تو پورا سیمیسٹر جانا ہے۔

تم نے تو آتے ہی شیر کے پینجرے میں ہاتھ ڈال دیا۔۔میرا مطلب وہ لڑکیا ایسے ہی ہر کیسی کو پریشان کرتی ہے میں پیچھلے دو دن سے دیکھ رہی ہوں وہ کیسی نا کیسی کے ساتھ ایسے ہی مزاق کرتی ہے اور پھر اس پر ہسنے لگ جاتی ہے۔۔اور تم نے آج ہی ان سے ملاقات کرلی۔اتنے سارے لوگوں میں صرف تمھیں وہی لڑکیاں نظر آئی راستہ پوچھنے کے لیے۔۔۔

مجھے تھوڑی معلوم تھا۔وہ کون ہے ماریہ نے اپنے ہاتھ سے چہرا صاف کیا۔
لیکن پھر وہ دو قدم دور ہوئی تم وہی تھی تو تم بھی ان کے ساتھ ہی تو
نہیں۔۔۔

میں وہی تھی جب تم ان لڑکیوں سے راستہ ''میں تو خود ان کا شکار ہو چکی ہوں
پوچھ رہی تھی۔ لیکن ان کے سامنے تمھیں روکنے نہیں آسکی۔اس نے اپنی
نظرے جھکالی۔
ماریہ نے کہاں۔۔''کوئی بات نہیں۔

www.novelsclubb.com

یہ سب چھوڑوں یہ بتاؤں تمھارا نام کیا ہے؟۔

وہ خود ہی اپنا نام بتانے لگی۔ میرا نام انجم ہے اور میں ایم۔بی۔اے۔۔ اور فسٹ ائیر کی اسٹوڈنٹ ہو۔اور تم؟ وہ خوشی سے پوچھنے لگی۔۔۔

میرا نام ماریہ ہے اور میں بھی ایم۔بی۔اے کی اسٹوڈنٹ ہو۔۔

کیا سچ میں وہ پرجوش ہو کر کہنے لگی۔ میرا اب تک کوئی دوست نہیں بنا ہے۔ یہاں ہم خوب مزے کرے گے۔

چلوں میں تمھیں اپنا ڈپارٹمنٹ بتاتی ہو۔

www.novelsclubb.com

وہ اس کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر اس کو ایسے لیے جانے لگی جیسے ان کے بیچ بہت بے تکلفی ہو اور وہ ایک دوسرے کو برسوں سے جانتی ہوں۔ وہ تھوڑی دور ہی گے تھے کے انھوں نے دیکھا وہاں پر بہت بھیڑ لگی تھی۔۔ جہاں وہ

کھڑے تھے وہاں سے کچھ صاف نظر نہیں آرہا تھا۔اس لیے انجم ماریہ کا ہاتھ پکڑ کی بھیڑ کے پاس چل دی۔۔۔وہاں پر کچھ لڑکے لڑائی کر رہے تھے۔۔۔ اور باقی کے لوگ انھیں دیکھ رہے تھے۔۔جیسے لطف اندوز ہو رہے ہو۔۔۔ تھوڑی ہی دیر میں یہ تماشہ ختم ہوا کیونکہ وہاں پر پرنسپل آگے اور سارے بچے خود ہی ادھر ادھر ہونے لگے جو کچھ وہاں موجود تھے انھیں بھی انھوں نے بھگا دیا۔۔وہ لڑکے بھی انھیں دیکھ کر لڑائی بند کر چکے تھے۔۔اور اب بس وہ ہی وہا رہے گے تھے۔۔۔باقی کے اسٹوڈنٹ تو وہا سے چلے گے تھے لیکن اب بھی وہ چھپ کر کوئی نا کوئی کہی سے دیکھ رہا تھا اب ان کے ساتھ کیا ہو گا۔۔ماریہ اور انجم بھی تھوڑی دور کھڑی انھیں ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔پرنسپل نے ان سارے لڑکوں کو ایک لاین میں کھڑا کیا۔اور وہ سب سر جھکائے ایک دوسرے کو دیکھتے رہ گے۔۔۔انھوں نے باری باری سب کو دیکھا۔اور کچھ کہتے ہی اس سے پہلے ایک لڑکا بغیر کچھ کہے وہاں سے جانے لگا۔۔۔پرنسپل سر نے اس کو روکا تو وہ بڑی بے زاری کے عالم میں اپنی

جگہ جا کر کھڑا ہو گیا۔۔وہ ان سب کو اپنے کیبین میں آنے کا کہے کر وہاں سے چل دے اور وہ سارے لڑکے ان کے پیچھے۔۔

چلوں ماریہ اگر ہمیں کیسی نے یہاں دیکھ لیا تو ہمیں بھی فضول میں ڈانٹ پڑ جائے گی۔۔

اب وہ دونوں راہداری میں ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔

تمھیں پتہ ہے وہ لڑکا کون تھا۔

کون؟

ماریہ نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔

www.novelsclubb.com

ارے وہی ابھی ابھی جیسے ہم نے دیکھا۔۔ تمھارا آج پہلا دن ہے نا اس لیے تمھیں نہیں معلوم ورنہ وہ یہاں کافی مشہور ہے۔۔

اور وہ کیوں؟

کیونکہ ایک تو وہ اتنا حسین ہے وہ رکی میرا مطلب وہ اس کولیج کے اونر کا بیٹا ہے۔ ہمیشہ لڑائی جھگڑے کرتا رہتا ہے ایسا یہاں ہر کوئی کہتا ہے۔ لیکن مجھے تو وہ بہت اچھا لگا۔ تم بھی جان جاؤں گی۔۔ چھوڑوں اس کو میں تمھیں پورا کولیج بتاتی ہوں۔

ادھر پرنسپل کے کیبین میں وہ سارے لڑکے اب سر جھکائے کھڑے تھے اور وہ انھیں ڈانٹ رہے تھے۔۔ اچھا خاصہ ڈانٹنے کے بعد سب کو وہاں سے جانے کے لیے کہاں۔۔۔ لیکن ایک لڑکا آدھے میں سے جا کر واپس آ گیا۔ اور پرنسپل کی طرح مسکرا کر دیکھا وہ اس کے کچھ کہنے سے پہلے ہی سمجھ گے تھے کے وہ کیا کہنا چاہتا ہے۔۔ اور انھوں نے بغیر کچھ کہے نفی میں سر ہلا دیا۔۔۔

سر میں نے تو ابھی کچھ کہا بھی نہیں اور آپ پہلے ہی منا کر رہے ہے۔۔۔یہ تو غلط بات ہے۔

کیونکہ بیٹا مجھے معلوم ہے تم کیا کہنا چاہتے ہوں۔۔"
لیکن فکر مت کروں میں آج کے کارنامہ کے بارے میں تمھارے والد کو بتا کر رہو گا۔

اس لیے میرا ٹائم ذائع مت کروں۔۔۔

آخری جملہ سختی سے کہتے وہ اپنے چیر پر آکر بیٹھ گے اور آنکھوں پر آئینک لگا کر فائل کھولنے لگے۔۔۔وہ ان پر ایک ترچھی نگاہ ڈالتا وہاں سے چلا گیا۔۔
باہر جا کر وہ دروازے کے باہر ہی روکا اور دروازے میں سے اندر دیکھنے لگا۔۔

جیسے ہی وہ باہر گیا پرنسپل صاحب فائل کو رکھ کر موبائل میں نمبر ملا رہے تھے۔۔وہ براسہ منہ بنا کر کہنے لگا۔

شروع ہو گی چغل خور آنٹی۔۔

شاید انھوں نے اسلامیات میں نہیں پڑا تھا۔چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔۔یہ تو محلے کی آنٹی سے بھی تیز نکلے۔پتہ نہیں اس بار مجھے اپنی کس محبوب چیز سے دور ہونا ہو گا۔۔

یہ حارث پتہ نہیں کہاں مر گیا اور وہ حارث کو ڈھونڈنے نکل پڑا۔۔۔

شام کی ٹھنڈی ہوائے چل رہی تھی۔وہی دن والا موسم تھا۔رات کا اندھیرا چھا گیا تھا۔ماریہ اپنے بیڈ کے سائڈ، کی کھڑکی کھولنے کی کوشش کر رہی تھی۔جو پرانی ہونے کی وجہ سے اکثر اگر کھل جاتی تھی تو بند نہیں ہوتی تھی اور اگر بند ہو جائے تو کھلنے کا نام ہی نہیں لیتی تھی۔۔۔اس نے پوری قوت سے کھڑکی کے پٹ کو کھینچا جس سے وہ کھل گی۔اور ٹھنڈی ہوائے اس کے

چہرے سے ٹکرانے لگی۔۔وہ وہی بیڈ پر سید ھا لیٹ گی اور چھت کو دیکھنے لگی۔۔اور اپنے پورے دن لے بارے میں سوچنے لگی۔کافی تھکا دینے والا دن تھا۔۔

اس کو ان لڑکیوں کا وہ مزاق یاد آیا اور اس کا چہرا مر جھا گیا۔لیکن پھر انجم سے دوستی کا سوچ کر وہ ایک بار پھر مسکرانے لگی۔۔عافیہ اس کی بہت اچھی دوست تھی لیکن ایک الگ احساس ہوا تھا۔ہمارے زندگی میں بہت سارے لوگ انجم سے مل کر ہوتے ہے لیکن ان میں ہر ایک کا الگ مقام ہوتا ہے جو کوئی دوسرا پورا نہیں کر سکتا اور ماریہ کو آج ایسی بات کا احساس ہوا تھا۔۔وہ پہلی لڑکی تھی جس نے اس کو اس کے کپڑوں یا اس کے خاندان کی امیری غریبی کا پوچھے بغیر صرف اس سے دوستی کی تھی۔۔اور اس کو کیسی کے سامنے ذلیل نہیں کیا تھا۔۔یونہی خیالوں میں کھوئے ہوئے وہ کب نیند کی وادیوں میں چلی گی پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

صدیقی ہاؤس اس وقت سناٹا چھایا ہوا تھا۔لیوینگ روم کے صوفے پر ریاض صدیقی بیٹھے ہوئے تھے۔۔اور سامنے والے صوفے پر ارحان بیٹھا ہوا تھا۔۔اس کے بازوں میں ایک خاتون کھڑی تھی۔۔ملازمین کام کرتے کرتے ایک نگاہ ان لوگوں پر ڈال رہے تھے۔۔جو منظر وہ ہر تھوڑے دن میں دیکھتے تھے۔۔جہاں صدیقی صاحب کی ڈانٹ ہوتی تھی اور سننے والے ان سب کے کان لیکن وہ صرف اس شخص کے لیے ہوتی تھی جو ان کے سامنے بیٹھا تھا۔۔۔لیکن اس پر آج تک ان کی کیسی بات کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔۔۔۔وہ تھوڑا فردوس آپی کے جانب جھکتا ہوا سر گوشی نما انداز میں کہنے لگا۔۔۔

یہ بم کب پھٹے گا آپی مجھے جانا بھی ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

تم نے جو پھر سے تمھاری پیشی ارحان تم کب ٹھیک ہو گے اب کیا کیا ہے؟'' ۔ ہے آج۔۔۔۔

وہ مصنوعی غصہ سے کہنے لگی۔۔۔

وہی جو ہر بار ہوتا ہے آپی۔ "

یعنی تم نے پھر سے لڑائی کی ہے۔۔''

ہو گیا تم دونوں کا؟

ابھی وہ کچھ اور بھی بات کر رہے تھے اس سے پہلے ایک رعب دار آواز آئی وہ دونوں خاموشی سے ان کی جانب دیکھنے لگی۔۔

ارحان میں نے کتنی دفعہ کہا ہے تم سے ایسے بے غیرتوں والے کام نہ کیا کروں کیو ہر بار میری عزت کا جنازہ نکلتے ہو۔۔

www.novelsclubb.com

تمھارے پرنسپل نے بتایا آج تم نے پھر سے لڑائی کی ہے۔۔اور تمھاری وجہ سے پورے کو لیج کا ماحول خراب ہو گیا ہے۔۔اگر تم میرے بیٹے نہ ہوتے تو اب تک کب کا کولیج سے نکالے جا چکے ہوتے۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اگر اس کے بعد تمھاری کوئی بھی شکایت میرے پاس آئی تو میں خود تمھیں کو لیج سے نکلوادو گا۔۔ تم اپنے ان دوستوں کے ساتھ رہنا چھوڑ کر کو لیج کے بعد اوفس کیو نہیں آجاتے کتنی دفعہ کہا ہے تم سے۔۔ آجر تمھیں ہی سنبھالنا ہے۔ یہ سب۔ لیکن تمھارے کان پر جو بھی نہیں رینگتی۔۔ سمجھ آئی تمھارے۔۔

وہ دھاڑنے والے انداز میں کہنے لگیے۔۔

جی ڈیڈ میں سمجھ گیا۔۔

وہ ایسے کہنے لگا جیسے وہ کتنا ہی تعبیدار ہوں۔۔

مجھے اچھے سے معلوم ہے ارحان صدیقی تم کیا سمجھے ہو اس لیے میں پہلے ہی کہے رہا ہو یہ تمھارے لیے آخری وارنگ ہے۔۔ اگر آئندہ تم نے میری عزت کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو اچھا نہیں ہو گا۔۔ فالحال کے لیے تم اپنی کیسی گاڑی کو ایک مہینے تک ہاتھ بھی نہیں لگاؤں گے۔۔ اور تمھارے سارے کارڈ بھی بند کر دے

ہے میں نے۔۔۔اور تم اس کو پیسے دینے کی کوشش بھی مت کرنا وہ فردوس آپی کو کہتے وہاں سے چل دے۔۔

ان کے جاتے ہی ان دونوں نے چین کی سانس لی۔۔۔

آپی آپ کو یقین ہے نا یہ مجھے کہی سے اٹھا کر نہیں لائے تھے۔۔"

ویسے اگر ایسا ہوتا تو اچھا تھا۔۔

تم شکر مناؤ طوفان اتنے میں ہی تھم گیا۔۔۔

آپ کے لیے کونسا طوفان تھا آپ تو ہمیشہ سے ان کی لاڈلی رہی ہے پریشانی تو " صرف انھیں مجھ سے ہے۔ایسی بھی کوئی بڑی بات نہیں ہوئی تھی بس معمولی لڑائی تھی۔وہ تو کولیج میں ایک عام بات ہوتی ہے۔۔ایسا کونسا ان کی عزت پر کوئی داغ لگنے والا تھا۔جو مجھ سے میرا پیار چھین لیا۔۔

www.novelsclubb.com

اف ارحان جب اتنا ہی پیار ہے اپنی گاڑیوں سے تو کیو کرتے ہو ایسی حرکت۔۔۔

خیر یہ سب چھوڑوں تم نے کھانا بھی نہیں کھایا چل کر کھالوں۔۔۔۔۔

میرا ہو گیا آج کے لیے اتنا کافی تھا میرا پیٹ بھر چکا ہے اب آپ ہی کھائے اور باہر

چلا گیا۔۔۔ کی طرف

لنچ بریک میں کینٹن میں کافی رش تھا۔۔ماریہ وہاں انجم کے ساتھ موجود تھی ویسے تو وہ اپنا ٹیفین ساتھ لائ تھی لیکن انجم کے کہنے پر وہ کینٹن میں کھانے آگی۔۔انجم اپنا موبائل کلاس میں ہی بھول آئ تھی اس لے وہ ماریہ کو ان دونوں کا اورڈر لینے کا کہے کر وہاں سے چلی گی۔۔۔وہاں اتنی بھیڑ تھی کے ماریہ کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ پھر بھی کاونٹر سے اپنا اورڈر لیے کر ٹیبل کی طرف جانے لگی۔۔تب ہی کیسی نے اس کو زور سے دھکا دیا۔۔اور اس کی ٹرے سیدھا سامنے بیٹھی ہوئی ایک لڑکی پر جا گری۔۔جس سے اس میں موجود پورا کھانا اس پر گر گیا۔۔۔سارے لوگ وہی

رک گے۔۔ وہ لڑکی غصہ سے آگ بگولہ ہوتی کھڑی ہوئی۔۔۔ وہ وہی کل والی لڑکی تھی جس نے ماریہ کو راستہ بتایا تھا۔۔۔

پیچھے سے ایک لڑکی کہنے لگی ارے یہ تو وہی کل والی ہے لگتا ہے اس نے تم سے بدلہ لیا ہے۔۔

اور وہ اور زیادہ غصہ میں آ گئی۔۔۔ تمھاری ہمت کیسے ہوئی ایسی حرکت کرنے کی میرے ساتھ۔۔۔۔۔

مجھے معاف کر دے۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں نے یہ۔ یہ۔۔۔

۔جان بوجھ کر نہیں کیا ہے۔ کیسی نے مجھے۔۔۔۔

اور بس اتنا ہی کہا تھا کے اس لڑکی نے زوردار چانٹا ماریہ کو مار دیا۔۔اب سب خاموش ماریہ کو ہی دیکھ رہے تھے۔وہاں موجود ہر کوئی۔ماریہ نے آس پاس دیکھا اور بے اختیار اس کے آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔۔

تیل لینے گئی تمھاری معافی۔۔

لیکن میں نے جان کر بوجھ کر نہیں کیا وہ روتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔

جو بھی ہو یہ لو ٹیشو کا بکس اس کی طرف بڑھا کر کہنے لگی۔۔۔

یہ صاف کروں اس نے اپنا پیر آگے کر دیا۔

گرا تھا۔۔ **کھانا** جس پر

www.novelsclubb.com

اگر تم نے نہیں کیا تو تم یہاں سے نہیں جا سکتی۔۔۔۔

وہ تزیہ مسکرانے لگی۔۔۔

تم یہی کر سکتی ہو میری چپل صاف کر واور یہاں سے جاؤں۔۔۔اس نے آس پاس دیکھا اس کے پاس اور کوئی راستہ نہیں تھا سب اس کو ہی دیکھ رہے تھے وہ وہاں سے تو بعد میں وہی آنا تھا۔۔اس **بھاگ بھی جائے** بھاگ بھی نہیں سکتی تھی اور اب وقت اس نے انجم کو شدت سے یاد کیا تھا لیکن اس کا کوئی پتہ نہیں تھا۔۔۔اس لیئے وہ بڑی مشکل سے وہ ٹیشو اٹھاتی اس لڑکی کی جانب جھکنے لگی۔۔۔اور اپنا ہاتھ اس کے پیر کی طرف بڑھادیا۔۔۔وہ صاف کرنے ہی والی تھی کے کیسی کی آواز پر رک گی۔۔۔سب کی نگاہیں اسی جانب جم گی۔۔۔ایک غیر مانوس آواز۔۔وہ چلتا ہوا ان کی جانب آیا۔

تم یہ کیا کر وا رہی ہو زارا۔۔

www.novelsclubb.com

" ارحان تم؟"

وہ حیران تھی۔۔۔تم سے کتنی دفعہ کہا کے ایسے اپنے جونیرس کو پریشان مت کیا کروں۔اور تم لوگ کیا تماشہ دیکھ رہے ہوں۔۔جائے یہاں سے سب۔۔

۔وہ بھاری آواز میں سب سے کہنے لگا اور تھوڑی ہی دیر میں سب غائب ہو گے۔۔۔اب صرف وہاں زاراا س کی ایک دوست ماریہ اور ارحان ہی تھے۔۔۔

کیا ہے۔۔ ارحان لیکن اس بار میں نے کچھ نہیں

اس لڑکی نے یہ جان بوجھ کر کیا ہے میں تو بس اس کو سبق سیکھا رہی تھی۔۔اس کے کہتے ہی ماریہ کے آنسو پھر سے بہنے لگے۔۔

میں نے جان بوجھ کر کچھ نہیں کیا غلطی سے گر گیا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اورارحان نے اس چھوٹی سے لڑکی کو دیکھا جو کیسی بھی طرح سے یہ ظاہر نہیں کر رہی تھی کے وہ ایسا کر سکتی ہے۔۔۔

دیکھو زارا یہ خود کانپ رہی ہے کیا تمھیں لگتا ہے یہ ایسا کر سکتی ہے۔۔۔

اور زارا کچھ بول نہیں پائی دیکھو، لڑکی تم معافی مانگوں ایک بار اور جاؤ اس نے بات کو وہی ختم کرنا چاہا۔۔۔

وہ ماریہ سے کہے رہا تھا۔۔۔ ماریہ ارحان کی بات سن کر معافی مانگتی اس سے پہلے کیسی نے کہاں۔۔۔ صرف معافی سے کیا ہو گا۔۔۔

دیکھوں تمھاری دوست نے زارا کا پورا ڈریس خراب کر دیا۔۔ کیا اس کے پیسے تم دینے والے ہوں۔۔

وہ قدم قدم چلتی ان کے پاس آئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

تو تم بھی یہی ہو پاٹنر۔۔۔۔

بڑی جلدی ملاقات ہو گی۔۔۔ وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔۔ زارا بھی اپنی ڈریس کو دیکھ کر کہنے لگی۔۔

یہ تو ٹھیک کہا تم نے انایہ۔

تمھیں پتہ بھی ہے میری ڈریس کتنی قیمتی ہے اس ڈزائن کے صرف تین ڈریس بنے۔ تھیں اور یہ میرے ڈیڈ فرانس سے لائے تھے۔۔۔۔

میرے پاس پیسے نہیں ہے ماریہ نے جھجکتے ہوئے کہاں

اور انایہ کی مسکراہٹ گہری ہوگی۔۔۔

تمھاری طرح تمھاری دوست بھی کنگال ہے مسٹر ارحان صدیقی۔

اور ارحان کو جیسے مرچی لگ گی ایک تو مسکراہٹ اور پھر وہ الفاظ۔۔ لیکن ارحان کے کچھ کہنے سے پہلے ہی وہاں حارث آگیا اور اس نے اپنا والیٹ نکال کر زارا کی طرف بڑھادیا۔ لیکن حارث کو دیکھ کر ہی اس کا موڈ خراب ہو گیا تھا وہ بغیر کچھ کہے وہاں سے چلی گی۔۔۔ انایہ بھی ارحان پر ایک نظر ڈالتی وہا سے چلی گی۔۔۔ انایہ کو جاتا دیکھ وہ ماریہ کی طرف متوجہ ہوا جواب بھی وہاں بت بنی کھڑی تھی۔۔۔

ارحان نے اس کی طرف ٹیشو کا بکس بڑھا دیا۔۔۔تب تک وہاں انجم آ گی تھی۔اور وہ آتے ہی ماریہ کے گلے لگ گی۔۔شاید اس کو ماریہ کے بارے میں پتہ لگ گیا تھا۔۔۔ارحان اور حارث انھیں وہی چھوڑ کر وہاں سے چل دے۔۔

اب وہ دونوں کولیج کے ٹریس پر کھڑے تھے۔۔ارحان گیلری سے ٹیک لگائے کھڑا تھا اور حارث وہاں موجود ٹوٹے ہوئے۔ بینچ پر بیٹھا تھا۔۔۔

پتہ نہیں آج کس کا چہرا دیکھ لیا تھا۔جو صبح سے برا ہی ہو رہا ہے۔۔پہلے ہی وہ ہٹلر کم تھے گھر پر سنانے کے لیے جواب ان کی چچی بھی یہاں آ گی ہے۔۔۔نا جانے اب میرا کیا ہو گا۔۔

www.novelsclubb.com

وہ پریشانی سے حارث کی جانب دیکھتا ہوا کہنے لگا۔

پہلے ہر دو مہینے میں تمھاری انکل کے سامنے کلاس لگتی تھی۔اب ہر ''ہاں" دوسرے دن لگے گی۔۔انایہ کی وجہ سے اور وہ یہی نہیں روکے گی۔بلکہ ہر بات کو بڑھا چڑھا کر بھی بتائے گی۔۔۔اور انکل کو تم سے زیادہ ویسے بھی اسی پر یقین آئے گا۔۔اس لیے اب تم اپنے اوپر آیت الکرسی پڑھ لو شاید اسی سے تمھارا کچھ ہو جائے۔۔

آخر میں ہسنے لگا۔۔

اپنے اوپر بھی پڑھ لیں۔

کیونکہ اگر مجھ پر کوئی مصیبت آئی تو وہ تجھ پر بھی آئے گی ہی۔۔۔پہلے ہی میری زندگی میں مسلے کم تھے جو اور بڑھ گے ہے۔

www.novelsclubb.com

کونسے مسلے ؟

میرے کارڈس بند ہو گے۔۔میری محبت مجھ سے دور ہو گی۔۔اس سے بڑا دکھ بھی ہو سکتا ہے کیا کچھ۔۔

ہاں یار تمھارے دکھ دو پہاڑ کی بلندی سے بھی زیادہ بڑے ہے۔۔وہ بھی دکھی انداز میں کہنے لگا۔۔۔لیکن فالحال چلوں یہاں سے چل کر کیسی کلاس کو شرف بخشتے ہے اپنے ہونے کا۔۔وہ ارحان کے کاندھے پر ہاتھ مارتا وہاں سے جانے لگا۔۔۔

انایہ۔۔۔زارا نے اس کو روک کر کہاں آج ارحان کے سامنے میری سائڈ لینے کا شکریہ۔

اور وہ خوش دلی سی انایہ کے گلے لگ گئی۔۔

ویسے کولیج شروع ہوئے تو تین چار دن سے زیادہ ہو گے اور تم آج دیکھائی دے رہی ہو۔؟۔

وہ سب چھوڑوں اور مجھے اپنے ڈپارٹمنٹ کا راستہ بتادو۔۔۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

انایہ کے پوچھنے پر زارا کو بے اختیار کل والا مزاق یاد آیا تھا۔لیکن وہ انایہ کے ساتھ ایسا کچھ کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔کیونکہ وہ انایہ فاروقی تھی۔اس کے ساتھ ایسا کچھ کرنا مطلب اپنے موت کو خود دعوت دینے کے مترادف تھا۔اس لیے وہ انایہ کو اس کے ڈپارٹمنٹ تک خود ساتھ لیے گی۔۔۔

انایہ میں یہاں تمھاری سینیر ہو تو اگر تمھیں کیسی بھی چیز کی پریشانی یا ضرورت ہو تو مجھے بتا سکتی ہوں۔۔ہم دوست ہی ہے۔۔

زارا مسکرا کر کہتی وہاں سے چلی گی۔۔۔ماریہ اور انجم وہی کلاس میں خاموش بیٹھے تھے انایہ انھیں بغیر دیکھے اپنے سیٹ پر جا کر بیٹھ گی۔۔ماریہ پورے لیکچر کے دوران خاموش بیٹھی تھی۔اس کے دماغ میں وہی سب چل رہا تھا۔۔کولیج سے گھر جا کر وہ سیدھا اپنے کمرے میں بند ہو گی۔۔عافیہ سے بھی اس نے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔وہ اپنے کمرے میں بیٹھی اب بھی وہی سوچ رہی تھی۔اس بارے میں نہیں جو اس کے ساتھ زارا نے کیا بلکہ اس لڑکے کے بارے میں جس نے اس

www.novelsclubb.com

کی مدد کی وہ لڑکا۔۔اس نے اپنی آنکھیں بند کر لی تو اس کے سامنے اس کی تصویر ایا ہو گی۔۔۔اس کے وہ ماتھے پر بکھرے ہوئے بال اور رعب دار آواز اس کے بات کرنے کا انداز وہ ہر چیز کے بارے میں سوچنے لگی۔بس چند منٹ اور وہ اس کے دماغ پر حاوی ہو گیا تھا۔۔

صبح وہ کولیج جانے کے لیے جلدی ہی تیار ہو گی تھی۔کولیج جانے کا ابھی وقت نہیں ہوا تھا۔وہ اپنے والدین کے ساتھ وقت گزارنا چاہتی تھی اس لیے وہ پہلے ہی تیار تھی کیونکہ وہ صبح چلے جاتے تھے اور شام کو ہی واپس آتے تھے ایسے میں اس کو ان سے ٹھیک سے بات کرنے کا موقع بھی نہیں ملتا تھا۔لیکن کسی وجہ سے انھیں آج بھی جانا پڑا اور وہ پھر گھر پر اکیلی ہی رہے گی۔۔اس کا ایک چھوٹا بھائی بھی تھا جو اکثر بیمار رہتا تھا۔اس لیے وہ اس کو اکیلا نہیں چھوڑتے تھے۔۔اس لیے اس کو بھی اپنے ساتھ ہی لے گے۔۔وہ ان کے جانے پر اداس ہوئی لیکن

www.novelsclubb.com

پھر اپنے کمرے میں آکر نوٹس بنانے لگی۔۔دوسرا کوئی کام بھی نہیں تھا کولیج کے لیے ابھی وقت تھا۔۔اس لیے اپنے آپ کو اس نے پڑھائی میں مصروف کر لیا تاکے وہ زیادہ اداس نا ہو۔۔لیکن باہر سے مسلسل کتوں کے بھوکنے کی آوازیں آرہی تھی جس سے وہ پڑھائی پر دھیان نہیں دے پا رہی تھی۔ مسلسل آدھا گھنٹہ ہونے کے بعد بھی آوازیں ویسے ہی آرہی تھی اس لیے وہ مجبوراً اپنی پڑھائی چھوڑ کر باہر آئی اور ان کتوں کو وہاں سے بھگانے لگی۔ لیکن وہ وہاں سے جانے کا نام ہی نہیں لیے رہے تھے۔ بلکہ اور زیادہ بھوکنے لگے۔۔ان کتوں کو کی آواز سے وہ بہت زیادہ پریشان ہونے لگی۔ تھی۔اس لیے اس نے ادھر ادھر دیکھا اور روڈ کے سائڈ میں پڑا ایک نوکیلا پتھر اٹھایا۔۔وہ کتے اب بھی بھوک رہے تھے۔۔اس آہستہ سے جاکر وہ پتھر ایک کتے کی پیٹ میں گاڑ دیا۔ وہ ہواس باختہ ہوا وہاں سے بھاگنے لگا اور ساتھ میں مختلف آوازیں بھی نکال رہا تھا ساتھ میں دوسرے کتے بھی وہاں سے بھاگ گے۔۔۔اس نے اتنی زور سے پتھر مارا تھا کے آگے جاکر وہ کتا زمین پر گر گیا۔اس کا خون ماریہ کے ہاتھ پر بھی لگ گیا تھا۔۔وہ وہی کھڑی مسکراتی اس کتے کو دیکھ رہی

تھی۔۔اس کے آنکھوں میں خون اتر آیا تھا۔۔ایک عجیب سا وحشی پن۔۔وہ تھوڑی دیر وہی کھڑی رہی اور پھر بے ساختہ اپنے خون میں بھرے ہاتھ کو دیکھا اور وہ جلدی اندر چلی گی۔اور سینک کے پاس کھڑے رہے کر اپنے ہاتھ کو کو دھونے لگی۔اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔اور وہ اپنے ہاتھ کو اس قدر رگڑ رہی تھی کے اس کی اسکین نکلنے کو آگی تھی۔ لیکن وہ اپنے ہاتھ کو ایسے رگڑ رہی تھی جیسے اس کتے کا خون اس کے گوشت کے اندر تک گیا ہو۔۔پورا ہاتھ لال ہو گیا تھا۔اور اب وہ اپنے کمرے میں آکر ہاتھ پر کریم لگانے لگی۔۔۔اب وہ کیسی حد ٹھیک تھی۔

پارٹنر" ہائے

وہ اس کے پیچھے سے کہتا آگے آیا۔وہ مسکرا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

بکواس مت کروں انابیہ نے اس کو بغیر دیکھے کہاں۔۔

کونسی بکواس۔۔۔۔۔

یہی مجھے ایسے مت بلایا کروں۔ میرے نام سے مجھے پکار سکتے ہو خیر تم یہاں میرا وقت ذائع کرنے کیو آئے ہو وہ بتادوں۔۔

وہ یاد کرتے ہوئے کہنے لگا۔۔ کیا تمھارے والد صاحب کو پتہ ہے تم پچھلے ''ہاں" تین دن سے انھیں کو لیج کا کہے کر کہاں جارہی تھی۔ کیونکہ تم کولیج تو نہیں آرہی تھی۔ کیا تم بتانا پسند کروگی تم کہاں جارہی تھی۔

وہ کافی معصومانہ انداز میں پوچھ رہا تھا اور انایہ کو غصہ دلانے کے لیے یہ کافی تھا۔۔۔

میرے بابا کو کچھ مت بتانا ورنہ، پھر تم دیکھ لینا۔۔

وہ اپنے غصہ پر زبط رکھتی ہوئی بولی۔۔

ایسے کیسے تم سے جوڑی ہر بات تمھارے بابا کو بتانا تو میں اپنا فرض سمجھتا ہوں۔

وہ اس کو اور تپا گیا۔۔ ٹھیک ہے بتاؤں تمھیں کیا چاہتے۔۔ وہ سیدھا اصل بات پر آئی۔۔۔

اپنا کریڈٹ کارڈ۔

۔وہ کیوں۔۔"کیا"

وہ تمھارا مسلہ نہیں ہے جو کہا ہے وہ کروں ورنہ میں سچ میں بتادوگا۔۔

اپنے غصہ کو دباتے ہوئے انایہ نے اپنا کارڈ اس کو دے دیا۔۔اور پیر پٹک کر وہاں سے چل دی۔اور ارحان پیچھے کھڑا مسکرانے لگا۔۔ابھی وہی کھڑا تھا کے کیسی نے پکارا۔۔اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔وہاں ماریہ اور انجم کھڑی تھی۔۔انجم تو بس ارحان کو دیکھے جارہی تھی۔۔۔بلیک کلر کی شرٹ کے آستین کو فولڈ کیے ہوئے ماتھے پر بکھرے بال اور اسکے ٹھوڈی کے پاس کا تیل اس کو اور زیادہ پر کشش بناتا تھا۔۔۔وہ محوت سی اسی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔پھر اس کے پوچھنے پر انجم خیالوں سے باہر آئی۔۔

میرا نام انجم ہے۔

www.novelsclubb.com

اور یہ میری دوست ماریہ کل آپ نے اس کی مدد کی تھی۔۔۔ہم اسی کے لیے آپ سے شکریہ کہنے آئے تھے۔۔۔وہ خود ہی بولے جا رہی تھی۔۔

کیا آپ کی دوست گونگی ہے۔۔

اور ارحان کے کہنے پر انجم کا چلتا منہ بند ہو گیا۔۔۔

وہ مصنوعی سہ مسکراتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔

تو آپ انھیں بھی بولنے کا موقع دے۔سب آپ ہی کہے رہی ہے۔۔"نہیں" انجم کو شرمندہ ہوتا دیکھ ماریہ بولنے لگی۔۔۔

کا بہت شکریہ۔میں کل ہی آپ کو کل جو کچھ بھی آپ نے کیا اس کے لیے آپ شکریہ نہیں کہے پائی اس کے لیے معزرت۔۔

اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے وہ اتنی بھی کوئی بڑی بات نہیں تھی۔۔آئندہ آپ خود دھیان رکھے کی کیسی میں بھی اتنی ہمت نا ہو کے وہ آپ کو یوز لیل کر سکے۔۔

لوگ اسی کا تماشہ بناتے جو خود لوگوں کو موقع دیتا ہے ایسا کرنے کا۔۔اس لیے دوبارہ ایسا ہونے مت دینا۔۔وہ جانے لگا۔۔۔

لیکن انجم نے اس کو روک لیا۔۔

آپ کیا ہمارے ساتھ کوفی پینے چلے گے۔۔

جی۔۔۔وہ ایک ابرو اچکا کر کہنے لگا۔

۔۔میرا مطلب ہے ہمیں آپکا ٹھیک سے شکریہ ادا کرنا ہے اس لیے اور ایسی بہانے ہم اپ کو تھوڑا جان بھی لے گے۔۔۔

لیکن ارحان نے منا کر دیا۔۔جان نہ پہچان میں تیرا مہمان وہ کیوں جائے۔۔۔وہ بھی لڑکیوں کے بلانے پر۔۔لیکن اب ماریہ نے بھی کہا اور دونوں کے بہت اسرار پر اس نے ہاں کہے دیا۔۔وہ شام پانچ بجے کا کہے کر وہاں سے چلی گی۔۔وہ تھوڑا آگے گی تو ماریہ انجم کو ڈانٹنے لگی۔۔

www.novelsclubb.com

یہ کیا کیا انجم ہمیں صرف شکریہ کرنا تھا کوفی کے لیے پوچھنے کی کیا ضروری تھی۔۔ وہ کیا سوچے گا ہمارے بارے میں۔۔۔ تم نے کہاں تو میں نے بھی ایک دفعہ کہے دیا تمھاری بات رکھنے کے لیے۔ لیکن تم تو اس کے پیچھے ہی پڑ گی۔۔۔ دیکھوں ماریہ بات کو سمجھوں وہ ہمارا سینیر ہے اور اگر کوئی اچھا سینیر ہمارا دوست ہو تو دوسرے سینیر ز ہمیں پریشان نہیں کرتے ہیں ورنہ پورا سال ان کا نوکر بن کے رہنا پڑے گا۔ ۔۔اس لیے ارحان سے ہمیں دوستی کرنی ہے۔۔ جو تمھارے ساتھ کل ہوا وہ دوبارہ نہ ہو اس کے لیے یہ ضروری ہے اس لیے اب چلوں۔۔۔

شام کے پانچ بجے وہ کافی شوپ میں تھے۔ جہاں ارحان حارث کو بھی اپنے ساتھ لا یا تھا۔۔ ماریہ کو وہاں بلکل اچھا نہیں لگ رہا تھا وہ ایسے لڑکوں سے اپنی زندگی میں پہلی بار مل رہی تھی۔۔ اس لیے وہ خاموش ہی بیٹھی تھی۔۔۔ وہ تینوں ہی آپس میں

www.novelsclubb.com

بات کر رہے تھے۔۔اور کوئی دور سے اس پورے وقت میں ان پر نظر رکھے ہوئے تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

آج صدیقی ہاوس کو پورے آب و تاب کے ساتھ سجایا گیا۔ہر روشنی ہی روشنی تھی اور لوگوں کا شور۔وہ گھر کیسی دولہن کی طرح لگ رہا تھا۔۔آج ارحان کے بہن اور بہنوئی کی شادی کی سالگرہ تھی۔۔اس لیے یہ سارا انتظام کیا گیا تھا۔کیونکہ ارحان کی بہن اپنے والد کے ہی گھر میں رہتی تھی اس لیے یہ تقریب وہی تھی۔۔ یہاں پر شہر کے بہت بڑے بڑے لوگ آئے ہوئے تھے۔۔جس میں انایہ اور اس کے والدین بھی تھے۔وہ کیونا ہو ارحان کے والد اور انایہ کے والد بچپن کے دوست تھے۔۔۔اور وہ آپس میں بھائی بھائی کی طرح تھے۔۔انایہ وہاں ایک ٹیبل پر بیٹھی بور ہو رہی تھی۔۔ایسی جگا ہے اس کو پہلے ہی پسند نہیں تھی۔۔وہ اپنے ہاتھ میں جوس کا گلاس لے بس لوگوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

ادھر ماریہ اپنے کمرے کی تاریکی میں لیٹی اپنے ہی خیالوں میں گم تھی۔اس کی دماغ کے اسکرین پر بار بار ایک ہی چہرا نمودار ہو رہا تھا۔۔وہ جان نہیں پا رہی تھی کے اس کو کیا ہو رہا ہے کیو اس کو وہ شخص اچھا لگنے لگا ہے وہ پہلے تو کبھی ایسا نہیں سوچتی تھی۔۔۔اس کے بارے میں سوچ کر ہی اس کو سکون ملتا تھا۔۔

پارٹنر۔اس کی خوش گوار آواز گونجی اور وہ انایہ کے سامنے والی کرسی کھینچ"ہائے" کر بیٹھ گیا۔۔

یہاں اکیلی کیو بیٹھی ہو۔۔۔

تم سے مطلب۔۔

اس نے کہے کر رخ موڑلیا۔۔

www.novelsclubb.com

میرے ہی گھر کا پروگرام ہے تم مہمان ہو ہماری میرا فرض ہے تمھاری خیر خواہ کرنے کا۔

وہ مسکرانے لگا۔۔ ناجانے وہ کیو ہمیشہ مسکراتا تھا۔ یا پھر صرف اس کو دیکھ کر ہی مسکراتا تھا۔۔

اس نے زبط سے آنکھیں، بند کر لی پھر اپنے آپ ک پر سکون کرتی ہوئی بولی۔۔۔

ارحان میرا اس وقت من کر رہا ہے تمھارے سر میں کوئی بڑا سا پتھر دے ماروں تمھیں معلوم ہے تمھاری وجہ سے مجھے کتنی باتیں سننی پڑی ہے۔۔۔ تم میرا کارڈ لیے گے اور تم نے اس کو کہاں کہاں استعمال کیا۔۔ بابا کو لگا ایک دن میں میں نے اتنے سارے پیسے خرچ کے ہے۔۔۔ اور یہ سب تمھاری وجہ سے وہاں ہے۔۔۔۔ چکھاؤ گی جو تم کبھی نہیں بھولو گے۔۔ وہ دونوں بچپن سے ہی تمھیں تو اچھا مزا ایسے تھے ہمیشہ ایک دوسرے کے لیے مصیبتیں کھڑی کر دیتے تھے۔۔۔ ارحان اس کے جواب میں کچھ کہتا اس سے پہلے صدیقی صاحب اسٹیج پر آ گے اور وہ مائک لے کر کچھ کہنے لگے۔۔ سارے لوگ ان کی طرف متوجہ ہو گے۔۔۔

www.novelsclubb.com

آج میں بہت خوش ہو کیونکہ یہ میری بیٹی اور داماد کی خوشی کا دن ہے اور میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کے میں اس دن کو اور یادگار بنانا چاہتا ہوں۔اس لیے آج میں اپنی بچپن کی دوستی کو رشتہ داری میں بدلنا چاہو گا۔۔آج اس موقع پر میں آپ لوگوں کی گواہی میں اپنے بیٹے اور میرے دوست کی بیٹی انایہ فارقی کے نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔۔۔

اور سارے لوگ خوشی سے تالیاں بجانے لگے۔۔انایہ جو جوس پیر رہی تھی۔یہ سن کر اس کے ہاتھ سے جوس کا گلاس گر گیا۔۔اور ارحان کے تو جیسے کان ہی سن ہو گے تھے۔۔وہاں سب خوش نظر آرہے تھے سیوائے ان دونوں کے کیونکہ وہ شوک میں تھے۔۔۔انایہ جلدی سے ہوش میں آتی اپنے ماں کی جانب جانے لگی لیکن ان کے پاس تو بھیڑ لگی تھی لوگ انھیں مبارک باد دے رہے تھے۔اور انایہ کے وہاں جانے پر وہ عورتیں اس کو بھی دعائیں دینے لگی۔۔۔۔کچھ دیر میں مولوی صاحب وہاں آگے اور ان دونو کو بغیر کچھ کہنے کا موقع دے بغیر وہاں بیٹھا دیا۔۔وہ

www.novelsclubb.com

تو بس سب دیکھتے ہی رہے گے وہاں پہلے سے ہی سب تیار تھا اور انھیں کیسی چیز کی ۔۔۔۔مولوی صاحب نے انایہ سے پوچھا کیا تمھیں یہ نکاح قبول قبر ہی نہیں ہے۔۔ لیکن وہ خاموش رہی تب اس کے والد اس کے پاس آ کر کہنے لگے۔۔۔۔۔

اگر تمھیں میری عزت کی تھوڑی بھی پرواہ ہے تو ہاں کہے دو۔۔۔ نہیں تو تمہاری مرضی۔۔

اور وہ وہاں موجود لوگوں کو دیکھنے لگی۔۔اور ان کو دیکھ کر وہ عجیب کیفیت میں مبتلا ہو گی اس کو ان کے چہرے نظر نہیں آ رہے تھے بس آوازیں سنائی دے رہی تھی۔ اور اس نے قبول ہے کہے دیا۔۔ارحان کی بھی کچھ ایسی ہی حالت تھی۔۔اور دیکھتے ہی دیکھتے ان نکاح ہو گیا۔۔۔رات بہت ہو چکی تھی اور اب سارے لوگ جا چکے تھے وہاں پر صرف اب وہ لوگ ہی رہے گے تھے۔۔اب انایہ کا زبط ٹوٹ چکا تھا وہ ان لوگوں پر برس پڑی۔۔۔

www.novelsclubb.com

آپ لوگوں نے ہمیں سمجھ کیا رکھا ہے کیا ہم کوئی کھلونا ہے جو آپ کی مرضی سے چلے گا۔۔

ڈیڈ اپنے میری زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ کر دیا مجھے پوچھے بغیر یہاں تک کے بتایا بھی نہیں مانا کے آپ کو حق ہے لیکن کیا مجھے اتنا بھی حق نہیں کی میں اپنی زندگی کا ایک فیصلہ کر سکوں۔۔مجھے آپ سے یہ امید نہیں تھی انکل آپ نے بھی کچھ نہیں بتایا صرف ہمیں گن پوئینٹ پر بیٹھا دیا وہاں جہاں ہاں کہنے کے علاوہ ہمارے پاس کوئی اور راستہ نہیں تھا۔۔۔اب آپ یہی کہے گے کے یہ سب آپ نے ہماری بھلائی کے لیے کیا ہے تو پلیس مت کرے ہمیں نہیں چاہتے۔۔آپ ہمیشہ سے یہی کرتے آئے ہے میرے ساتھ۔۔۔۔اپ ابھی کے ابھی اس شادی کو رد کرے جیسے کروائی ہے۔۔ورنہ دیکھ لے آپ لوگ۔میں آپ کو ہمیشہ کے لیے چھوڑ دو گی۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اور اس اتنا کہنا تھا کے فاروقی صاحب کا ہاتھ اٹھ گیا لیکن انھوں نے ہوا میں ہی روک لیا۔ لیکن بغیر مارے بھی انا یہ کے لیے یہ تماچہ ہی تھا۔ وہ کچھ زیادہ ہی بول گی تھی غصہ میں۔۔ وہ سب لوگوں کو پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھتی وہاں سے چلی گی۔۔۔ فردوس آپی اس کو روکنے لگی لیکن وہ نہیں روکی۔۔۔ فاروقی صاحب نے اس کو جانے دو کہاں اور وہ چلی گی۔۔۔ وہ بھی صدیقی صاحب سے معزرت کرتے وہاں سے چل دے۔۔ اور اب صدیقی صاحب ارحان پر پھٹ پڑے۔۔۔ یہ کہے کر کے یہ سب تمھاری وجہ سے ہی ہوا ہے۔۔ وہ بے چارا تو پہلے ہی صدمہ میں تھا اور ان کی باتیں اس کا تو سر گھومنے لگا۔۔

آپ یہ کیا کہے رہے ہے ڈیڈ مانا کے میں غلطیاں کرتا ہو لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کی ہر چیز کا ذمہ دار میں اور اس بار میری نہیں شاید آپ کی غلطی ہے۔۔

www.novelsclubb.com

اور وہ روک گیا۔۔۔

صدیقی صاحب اور زیادہ غصہ ہو گے۔۔

دیکھوں فردوس اپنے بھائی کو کیسے زبان چلانے لگا ہے یہ اب مجھ سے کہے رہاں ہے میری غلطی ہے۔۔ کیا یہ نہیں جانتا اس نے کیا کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔

کیا؟ کیا ہے میں نے۔۔

وہ بھی کہنے لگا۔ کیونکہ اس نے کچھ بھی نہیں کیا تھا اس بار۔۔ وہ اس کو دیکھ کر وہاں دے چلے گے اور ایک لیفافہ لے آئیں اور اس میں سے کچھ تصویریں نکال کر اس کی طرف بڑھادی۔۔۔ وہ تو ان تصویروں کو دیکھ کر حیران رہے گیا۔۔۔۔ اب بتاؤں کیا تم اب بھی کچھ نہیں جانتے ہوں۔۔

وہ چلائے اگر تم یہ سب نہیں کرتے تو جو آج ہوا ہے وہ ایسے نہیں ہوتا۔۔۔

لیکن وہ ان کی بات نہیں سن رہا تھا بس ان تصویروں کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔

ڈیڈ یہ تصویرے آپ کو کہا سے ملی کس نے دی ہے آپ کو۔۔۔

مجھے بتائے اور آپ جس سچ کی بات کر رہے ہے۔۔

ارحان تم بس اتنا بتاؤ کے کیا اس تصویر میں تم نہیں ہو بس ہاں یا نا میں کہوں مجھے معلوم ہے تمھیں باتیں بنانا بہت اچھے سے آتا ہے۔۔ کیوں۔۔۔ہاں اس تصویر میں میں ہی ہو لیکن اس بات کا اس نکاح سے کیا لینا دینا۔۔

کیا مطلب ارحان تم اب بھی انجان کیوں بن رہے ہوں ہمیں سچ سچ بتاؤں۔۔۔۔ رضا نے کہاں جو جب سے خاموش تھا۔۔وہ فردوس آپی کا شوہر ہے)آپ ان سب سے دور رہے تو اچھا ہو گا اس کا لہجہ کاٹ دار تھا۔۔رضا چپ ہو گیا۔۔

یہ کیسے بات کر رہے ہو ارحان بڑے ہے وہ تم سے۔۔

آپی آپ بھی۔اس کو برا لگا تھا۔۔اپنی بہن کی بات پر۔۔۔تب ہی صدیقی صاحب بولے۔۔

www.novelsclubb.com

کیا تم اس تصویر میں موجود لڑکی کو پسند نہیں کرتے ہو ارحان اور کیا تم اس سے کل شادی نہیں کرنے والے تھے۔۔ ہمیں بتائے بغیر کیونکہ ہم سب بچپن سے تمھارا رشتہ انایہ کے ساتھ کرنا چاہتے تھے۔اس لیے تم یہ کرنے جا رہے تھے۔اگر ہمیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وقت پر نہیں پتہ چلتا تو تم اس لڑکی کو ہماری بہوں بنا کر اس گھر میں لیے بھی آتے۔۔۔ ویسے تم سے کیسی بھی چیز کی امید کی جا سکتی ہے لیکن میں نے یہ کبھی نہیں سوچا تھا کے تم ایسا بھی کرنے لگو گے۔۔۔

یہ سب جھوٹ ہے ڈیڈ مجھے نہیں پتہ کس نے آپ کو کیا کہا ہے لیکن میں کیسی لڑکی سے ایسے نکاح کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔۔ بھلے آپ کو مجھ پر یقین نا سہی لیکن اتنا سب کرنے سے پہلے آپ ایک بس ایک بار مجھ سے پوچھ لیتے۔۔

تو پھر یہ لڑکی۔۔۔

فردوس آپی نے کہاں۔۔۔

www.novelsclubb.com

کولیج کی ایک اسٹوڈنٹ ہے آپی میں نے اس کی ایک مدد کر دی تھی اس لیے بس وہ مجھے شکریہ کہنے آئی تھی اور میں وہاں اکیلا نہیں تھا اور نہ وہ لڑکی میرے

ساتھ۔۔۔۔۔۔حارث بھی تھا۔کیسی نے ضرور آپ کو یہ تصویرے ایڈیٹ کر کے بھیجی ہے۔۔۔آجر میں وہ پریشانی سے صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔صدیقی صاحب کا غصہ بھی اب کیسی حد کم ہو گیا تھا۔۔وہ تھوڑے نرم پڑ گے۔۔۔کوئی بات نہیں جو چیز بعد میں ہونی تھی وہ ابھی ہو گی۔۔ کبھی نا کبھی تمھارا نکاح انایہ سے ہی ہونا تھا۔۔تو اب ہو گیا۔۔۔۔۔

لیکن ایسے نہیں ڈیڈ میں نے کبھی ایسے نہیں چاہا تھا۔۔وہ کبھی ایسے اس رشتہ کو قبول نہیں کرے گی کیا آپ اس کو نہیں جانتے۔۔۔۔۔۔۔

ہمیں معاف کر دو ارحان ہمیں ایسا نہیں کرنا چاہتے تھا۔۔

www.novelsclubb.com

فردوس آپی نے کہا۔۔تب ہی صدیقی صاحب کا فون بجنے لگا۔۔کیا ہوا ہے آعظم کیا انایہ کا غصہ کم ہوا۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

نہیں اور وہ گھر پر بھی نہیں ہے جب ہم یہاں پہنچے تو سارا سامان بکھرا پڑا تھا۔اور اس کا سارا سامان بھی یہاں نہیں ہے۔۔۔یہی بتانے کے لیے میں نے تمھیں کول کی ہے۔۔۔کیا وہ کہاں جا سکتی ہے پھر وہ پریشانی سے پوچھنے لگے۔۔اس کا فون بھی بند آرہا ہے۔لیکن مجھے یقین ہے وہ وہی گی ہو گی۔

وہ ہمیشہ وہی جاتی ہے جب بھی مجھ سے ناراض ہوتی ہے۔۔اپنے دادی کے فام ہاؤس۔۔لیکن وہ اتنے رات کو گی ہے اس لیے میں ابھی وہی جارہا ہو اس کو دیکھنے اگر وہ وہاں ٹھیک سے پہنچ گی ہو گی تو کوئی بات نہیں پھر۔۔جب اس سے بات ہو گی میں تمھیں بتادو گا۔۔۔

نہیں تمھیں جانے کی ضرورت نہیں ہے ارحان چلا جائے گا اور اس کو گھر بھی واپس لے کر آئے گا۔۔۔اس لیے تم مت جاؤ اور انھوں نے فون رکھ دیا۔۔

ارحان،رضا،اور فردوس انھیں کی باتیں سن رہے تھے۔تب ہی فردوس نے کہاں۔۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا ہے ڈیڈ۔۔

کچھ نہیں بیٹا انایہ گھر پر نہیں ہے وہ کہی چلی گی ہے۔۔

کہاں

۔اس بار آواز ارحان کی تھی۔۔۔

اپنے فام ہاؤس۔

اور اب اس کو وہاں سے لانا تمھاری ذمیداری ہے۔۔۔میں نے اب تک تمھاری کیسی بات پر یقین نہیں کیا ہے ارحان اس لیے تمھیں انایہ کو واپس لانا ہو گا۔۔اور اگر وہ نا آئے۔تو تم بھی گھر مت آنا۔۔وہ آرام سے کہتے کسی کو کول کرتے ہوئے وہاں سے چلے گے۔۔رضا اور فردوس بھی ارحان پر ایک نظر ڈال کر وہاں سے چلے گے۔۔۔وہ پریشان وہی کھڑا رہے گیا۔۔کچھ دیر بعد وہ بھی کیسی کو کول لگاتا گھر سے باہر نکل گیا لیکن دوسری جانب سے کوئی بھی جواب نہیں آرہا تھا۔۔

ادھر انایہ کے امی کا رو رو کر برا حال تھا وہ کب سے اس کے والد کو کہے رہی تھی کے وہ وہاں پر چلے اور انایہ کو لیے کر آئے۔

ان کا دل نہیں مان رہا اگر کچھ ہو گیا تو۔۔۔ایک تو وہ غصہ میں گی ہے۔یہاں سے۔۔ رات میں گھر سے باہر ہے کہا ہے یہ بھی ٹھیک کیسے باپ ہے آپ اپنی جوان بیٹی سے نہیں پتہ اور آپ یہاں آرام سے بیٹھے ہے۔۔۔

کیا تم اپنی بیٹی کو نہیں جانتی اگر تم نے اس پر کبھی دھیان دیا ہوتا تو تمھیں پتہ ہوتا میں نے اس کو پالا ہے مجھ سے بہتر اس کو کوئی نہیں جانتا۔وہ اپنی حفاظت کرنا اچھے مجھ سے بھی زیادہ سے جانتی ہے۔۔اتنی کمزور نہیں ہے وہ۔اس کو اپنی عزت عزیز ہے۔اس لے اب رونا بند کروں اور سو جاؤ۔۔

www.novelsclubb.com

پورے سہن میں ایک بڑے سے بنگلے کا سہن جو پورا ہریالی سے گھرا ہوا تھا۔ ٹولیپ کے پھول لگے ہوئے تھے۔۔بارش کی وجہ سے پورا سہن سر سبز ہو گیا تھا۔

اندر جانے کے لیے گیٹ کے دونوں سائڈ سے سیڑھیاں بنی ہوئی تھی۔اور اندر کی طرف جانے پر وہاں اندھیرا ہی اندھیرا چھایا ہوا تھا۔کچھ بھی ٹھیک سے نظر نہیں انایہ نے موبائل کی ٹورچ اون کی تو کچھ روشنی ہو گی۔وہ ابھی ابھی آ رہا تھا۔۔ وہاں پہنچی تھی۔۔۔لیکن وہاں پر روشنی ہی نہیں تھی۔۔لیکن پورے گھر میں جگہ جگہ کینڈلس (موم بتیاں) رکھی ہوئی تھی۔انایہ نے ٹورچ کی روشنی میں وہ ساری کینڈلس جلادی جس سے سارے طرف روشنی پھیل گئی۔وہ بہت ہی خوبصورت اور وہ بنایا ہی ویسا تھا۔انایہ کا بچپن گھر تھا ویسا جیسے کیسی فیری ٹیل میں ہوتا ہے۔ کا بچپن کافی حد وہی گزرا وہی گزرا۔تھا۔وہ اس کے دادی جان کا گھر تھا۔اس تھا۔۔اس کی دادی جان وہی رہتی تھی۔اور وہ انھی کے پاس رہا کرتی تھی۔پھر ان کے انتقال کے بعد اس نے وہاں آنا بند کر دیا اور وہ گھر خالی رہے گیا۔۔اس کے دادی جان کو پھول بہت پسند تھے اس لیے اس پورے گھر میں ہر جگہ پودے لگے تھے اور پھولوں کے گملے رکھے ہوئے تھے۔جو کے آج بھی ویسے ہی تھے کیونکہ ان کی دیکھ بھال کے لیے وہاں ملازم رکھے ہوئے تھے جو اس جگہ کا اچھے سے خیال

رکھے ہوئے تھے۔ کھڑکی دروازے بند ہونے کی وجہ سے کافی گرمی لگ رہی تھی۔ تو اس نے ساری کھڑکیا کھول دی۔ جس سے باہر کی ٹھنڈی ہوائیں اندر آ رہی تھی۔ ہواؤں کی وجہ سے کھڑکیوں پر لگے سارے پردے اڑنے لگیں۔ اور ساتھ میں کینڈلس کبھی زور کے ہوا کے جھوکے سے بوجھنے لگ جاتی تو ہوا کے جانے پر پھر سے روشن ہو جاتی۔ مانوں ان کے بیچ کوئی کھیل چل رہا ہوں۔ انایہ کافی تھک چکی تھی۔ اس لیے پیر سے سینڈل نکال کر وہ وہی صوفے پر لیٹنے والے انداز میں بیٹھ گی۔۔ اور ساری پریشانی کو غصہ کو بھلا کر ان خاموش ہواؤں کو محسوس کرنے لگی۔ وہاں اتنی خاموشی تھی کے ہواؤں میں سرسراہٹ کی آوازیں بھی صاف سنائی دے رہی تھی۔ وہ بیٹھے بیٹھے کب نیند کی وادیوں میں چلی گی اس کو بھی پتہ نہیں چلا۔۔ لیکن کچھ دیر بعد اس پرسکون ماحول کی فضاء، کو دروازے کی زوردار کھٹکھٹاہٹ نے توڑا۔۔ وہ جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گی اور ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔ وہاں، کوئی نہیں تھا کینڈلس کی روشنی اب مدھم ہو چکی تھی۔۔ اور دروازے پر کوئی زور زور سے دستک دے رہا تھا۔ اس نے جلدی سے موبائل اٹھا کر ٹائم دیکھا رات کے

دو بج رہے تھے۔۔اتنی رات کو نا جانے کون تھا۔۔اب اس کو کچھ خوف آنے لگا تھا۔اس لیے وہ بغیر کسی آواز کے آگے بڑھی اور اس نے پاس میں رکھا گلدان اٹھا لیا۔۔اور آہستہ آہستہ دروازے کے قریب جانے لگی۔۔دروازہ کوئی اب بھی پیٹ رہا تھا۔۔اس نے قریب جا کر ایک جھٹکے سے دروازہ کھولا اور جیسے ہی اس کو کوئی اندر آتا ہوا محسوس ہوا اس نے پوری قوت سے وہ گلدان اس کے سر پر دے مارا۔۔ جس سے وہ درد سے کراہ۔۔نے لگا۔انایہ کو یہ آواز جانی پہچانی لگی اس لیے اس نے اس کا چہرا دیکھنے کی کوشش کی اور پھر جلدی سے موبائل کی ٹورچ روشن کی جس سے اس کا چہرا اچھے سے عیاں ہو گیا۔۔۔وہ ارحان تھا جو اب اپنے سر پر ہاتھ رکھے کھڑا تھا۔۔اور اس کے سر سے خون بھی نکل رہا تھا۔۔اس کو دیکھتے ہی انایہ کے ہاتھ سے موبائل نیچے گر گیا لیکن اس نے وہ جلدی سے اٹھا لیا۔۔اور ارحان کو اپنے ہاتھ کا سہارا دے کر صوفے تک لے گی۔۔۔

تم اتنی رات گے یہاں کیا کر رہے ہو۔۔

اور کیا تم آواز نہیں دے سکتے تھے اتنی زور سے دروازہ پیٹنے کی کیا ضرورت تھی۔۔

مجھے لگا کوئی چور ہے۔۔

ہاں میڈم چور تو دروازہ کھٹکھٹا کر آتے ہے۔۔

ہاں۔تو اتنی رات گے شریف لوگ بھی نہیں آتے ہے۔۔

اور اس نے اس کے زخم کو غور سے دیکھا۔جس میں سے خون نکل رہا تھا۔۔وہ وہاں سے اٹھ گی اور اپنے بیگ سے ایک رومال نکال کر اس کے سر پر باندھ دیا۔۔اور اس کے بازو میں بیٹھ گی۔۔

تم یہاں کس لے آئے۔ہوں۔اور وہ بھی اتنی رات گے۔۔

۔مجھے بھی کوئی شوق نہیں آیا تھا تمھیں لینے آنے کا وہ تو ڈیڈ نے زبردستی بھیج دیا۔

تمھیں کیا ضرورت تھی گھر چھوڑ کر یہاں آنے کی۔۔وہ بھی اس وقت دیکھو یہاں پر لائٹ بھی نہیں ہے۔۔۔

تو کیا جو انھوں نے کیا وہ صحیح تھا۔ بھلا وہ کیسے ہمارے ساتھ ایسا کر سکتے ہے۔۔ میں ان سے اب بات نہیں کرنے والی وہ پھر سے غصہ ہو گی۔۔

مت کرنا ان سے بات لیکن صبح ہوتے یہاں سے چلوں۔۔ گھر پر رہے کر جو چاہے کرنا لیکن یہاں نہیں وہ دو ٹوک انداز میں کہتا اپنا موبائل نکالنے لگا۔۔۔

بھول جاؤ ارحان اور تمھیں کیا لگتا ہے میں تمھاری بات مان لو گی میں اب یہاں سے کہی نہیں جانے والی۔ یہ میرا گھر ہے اور میں یہی رہو گی۔۔ اور مجھے کوئی مجبور نہیں کر سکتا ہے یہاں سے جانے کے لے۔۔۔

وہ پریشان ہوا انا یہ اگر تمھیں اپنے والدین سے ناراضگی ہے تو ٹھیک ہے میں سمجھتا ہوں لیکن تمھیں یہاں اکیلے ہی کیوں رہنا ہے تم اپنی ناراضگی کا اظہار وہاں رہے کر بھی کر سکتی ہو ان کے پاس۔۔

"میری مرضی

ٹھیک ہے اگر تم نہیں جا رہی تو میں بھی یہی رہو گا۔۔آفٹر اول تمھارا شوہر ہوں وہ مسکرا کر کہنے لگا۔۔

اس سے تو وہ خود ہی یہاں سے چلی جائے۔گی ارحان کے ساتھ رہنے سے پہلے ایسا اس نے سوچا۔۔۔

بکوں مت ارحان صبح ہوتے ہی تم یہاں سے چلے جاؤ گے۔اور یہ میرا گھر ہے اس لیے یہاں وہی ہو گا جو میں چاہو گی۔۔اگر تم نہیں گے تمھیں نکلوا دو گی۔۔۔وہ غصہ سے کہنے لگی۔۔۔

کوشش کر لو ویسے بھی میرے پاس دوسری کوئی جگہ ہے نہیں رہنے کے لیے میرے والد صاحب نے کہا ہے ان کی پیاری بیٹی جب تک گھر واپس نا آجائے تم بھی گھر مت آنا۔اس لیے جب تک تم یہاں رہو گی میں بھی یہی رہو گا۔۔اس لیے اب بحس مت کروں۔۔اور چپ چاپ جا کر سو جاؤ ایک تو میرے سر میں درد ہو رہا

www.novelsclubb.com

ہے۔۔اور وہ وہی لیٹ گیا۔۔اٹھوں یہاں سے وہ اس کو اٹھانے لگی۔۔اور ارحان غصہ سے اٹھ گیا۔۔

ایک تو میرا سر پھوڑ دیا تم نے اوپر سے تمھاری وجہ سے میں اپنے گھر نہیں جا سکتا۔ اور تم مجھے یہاں سے بھی بھگا رہی ہو انسانیت نام کی چیز ہے کیا نہیں تمھارے اندر۔۔

وہ خفگی سے کہتا اٹھ گیا بس ایک بار وہ تصویروں والا شخص مل جائے جس نے وہ تصویرے ڈیڈ کو دی تھی پھر دیکھنا تم سب۔۔

کیا! تصویرے کونسی تصویر؟

وہ تفتیش کرنے والے انداز میں پوچھنے لگی۔جیسے اس کو کچھ معلوم ہی نا ہو۔۔یہ سب اسی کی وجہ سے ہوا ہے۔۔وہ کہے کر خاموش ہو گیا۔۔اور انا یہ سوچ میں گم ہو گی۔۔اس نے تو وہ تصویرے اس دن صرف ارحان کو سبق سیکھانے کے لیے لی تھی نا کے وہ یہ سب چاہتی تھی۔۔شاید اس نے کچھ زیادہ ہی انکل کو بھڑکا دیا تھا۔۔

جس کی وجہ سے سیدھا انھوں نے ارحان کے نکاح کا ہی فیصلہ لے لیا۔اس کو شدید غصہ آرہا تھا اپنے اوپر آخر کو یہ سب اسی کی وجہ سے جو ہوا تھا۔اب اس کو پوری بات سمجھ آئی تھی۔ لیکن اس نے یہ سب ارحان کے لیے کیا تھا جس کا شکار وہ خود بھی ہو گی۔۔وہ اپنی سوچوں سے باہر آتی خاموش ہو گی اگر ارحان کو پتہ چلا کے یہ سب اس نے کیا تھا تو اچھا نہیں ہو گا اس لیے اس نے اپنا اس وقت خاموش رہنا ہی بھلا جانا۔اور خود بھی صوفے سے ٹیک لگا کر بیٹھ گی۔۔۔ موم بتیوں کی روشنی اب کافی دھیمی ہو چکی تھی ہوائے قدرے تیز ہو گی تھی۔۔۔اس لیے اس نے ایک سائڈ کی کھڑکیا بند کر دی اور کینڈلس کو پھر سے روشن کیا۔۔اب نینداس کی آنکھوں سے کوسوں دور چلی گی تھی۔۔۔ارحان تو سو گیا تھا شاید۔۔۔۔۔۔وہ ان جلتی ہوئی موم بتیوں کو دیکھنے لگی اور اچانک اس کو وہ آنکھیں نظر آئیں وہی آنکھیں جس کے بارے میں سوچ کر انایہ کو خوف آتا تھا وہ کیسی چیز سے نہیں ڈرتی تھی۔۔ لیکن پھر بھی ہر انسان کو چاہے وہ کتنا بھی طاقت ور کیو نا ہو کیسی نا کیسی چیز سے اس کو ڈر ضرور لگتا ہے اور انایہ کو بھی بس اس رات سے ڈر لگتا تھا اور اس کی ہر چیز سے۔۔وہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ایک دم پیچھے ہوئے لیکن وہاں کوئی نہیں تھا۔۔شاید اس کا وہم تھا۔۔اس نے ادھر ادھر دیکھا لیکن وہاں ان دونوں کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔۔ہوائیں تیزی سے چل رہی تھی۔اور پھر اس کو کھڑکی کے پاس کیسی کی پرچھائی نظر آنے لگی۔اس کو ایک دم وہ آنکھیں یاد آئی اور وہ اپنی جگہ سے اٹھ گی۔اور ارحان کو اٹھانے لگی۔۔جو ابھی ابھی سویا تھا اس کے یوا ٹھانے پر نیند میں ہی کچھ کہتا پھر سو گیا۔۔ارحان اٹھوں جلدی سے۔اس نے ارحان کو بڑی مشکل سے اٹھایا۔۔وہ نیند میں ہی تھا انایہ نے اس کو بتایا کے وہاں پر ضرور کوئی ہے۔۔کھڑکی کے پاس اس لیے وہ جا کر دیکھے۔۔۔یہ سنتے ہی ارحان کی نیند پوری طرح غائب ہو گی۔۔۔کیا کہا کون ہے۔ اور کہاں ہے۔۔

www.novelsclubb.com

پاگل ہو کیا تم ارحان جانور جنگل میں ہوتے ہے۔تو تو پھر وہ شاید کوئی جانور ہوں ڈرا ہوا لگ رہا تھا۔۔اس کو ڈرتا دیکھ انایہ کے تعصرات ایک دم بدل گے جو جب سے سنجیدہ نظر آرہی تھی۔وہ اپنی مسکراہٹ چھپا کر کہنے لگی۔۔۔

مجھے نہیں لگتا یہاں کوئی جانور ہو گا۔۔ تمھیں معلوم ہے جب میں چھوٹی تھی تو اکثر اس گھر کے پیچھے سے کیسی کے رونے کی آوازیں آتی تھی۔میں نے ایک دن دادی جان سے پوچھا تھا اور انھوں نے بتایا تھا۔کی وہاں کوئی مر گیا تھا۔شاید وہی ہو ویسے بھی یہ گھر اتنے دنوں سے خالی تھا تو یہاں کچھ بھی ہو سکتا ہے۔۔وہ اپنی ہستی چھپاتی ہوئی کہنے لگی۔۔

ایسا کچھ بھی نہیں ہوتا ہے اور بھوت وغیرہ کچھ نہیں ہوتے ہیں۔ہاں لیکن جن تو ہوتے ہے نا۔ارحان۔

ایسا کچھ نہیں ہوتا اور وہ کھڑا ہو گیا۔۔

وہ بھی اس کے ساتھ اٹھ گی۔۔کیو کیا تمھیں ڈر لگ رہاں ہے مسٹر ارحان صدیقی۔۔

ڈر اور مجھے کبھی ہن۔۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اگر ایسا ہے تو وہاں جا کر دیکھو کیا ہے۔۔

اور وہ بغیر ڈرے آگے بڑھ گیا لیکن دو قدم چل کر وہی رک گیا۔۔ کیونکہ کھڑکی کے پاس کیسی انسان کی طرح پر چھائ نظر آرہی تھی۔۔ پھر اس نے ایک بار انایہ کو دیکھا جو وہی کھڑی اسی کو دیکھ رہی تھی۔۔اس لیے وہ آگے بڑھ گیا اور وہ جیسے ہی پردے کے پاس پہنچا اس نے آنکھ بند کر کے پردہ زور سے اٹھایا تو وہاں سے ایک بلی کا بچہ آوازیں نکالتا بھاگنے لگا۔۔وہ اتنے اچانک بھاگا کے ارحان بھی جلدی سے انایہ کے پاس آگیا تھا۔۔۔ پھر بلے کے بچے کو دیکھ کر اس کو خود پر ہی افسوس ہوا۔۔۔اور انایہ ہسنے لگی۔۔ وہ اس کو ہستا دیکھ اور چڑ گیا۔۔۔

د۔ارحان صدیقی ایک بلی لے بچے سے ڈر گیا۔۔ یہ نیوز تو اخبار میں چھپنی

www.novelsclubb.com

چاہے۔۔

کیوں وہ ہستے ہوئے کہے رہی تھی۔۔۔اصل میں وہ بلی کے بچے سے نہیں بلکہ بھوتوں سے کافی ڈرتا تھا بچپن سے ہی۔۔

اچھا ٹھیک ہے اب اس میں اتنا ہسنے والی کوئی بات نہیں ہے ہر کسی کو کیسی نا کیسی چیز سے ڈر لگتا ہے ایسا تھوڑی ہے کے تمھیں کیسی چیز سے ڈر نہیں لگتا تم بھی کیسی چیز سے ڈرتی ہو گی۔۔

وہ غصہ سے جلدی جلدی میں بول گیا۔۔اور انایہ نے کہنے کے لیے لب کھولے ہی تھے کی وہ کیسی چیز سے نہیں ڈرتی لیکن پھر کیسی احساس کی وجہ سے رک گیی۔۔اور اس کی ہسی بھی اب غائب ہو چکی تھی۔۔وہ خاموشی سے صوفے پر جا بیٹھی۔اور ارحان کو اپنی غلطی کا احساس ہوا کے اس نے کیا کہاں ہے۔۔وہ بھی اس کے پیچھے ہو لیا۔۔زندگی میں کچھ حادثات ایسے ہوتے ہے جو انسان کی پوری زندگی پر اثر اندوز ہوتے ہے۔۔کچھ ٹروما جو انسان کا زندگی بھر پیچھا نہیں چھوڑتے۔زندگی کے ہر پڑاو پر وہ ہمیں یاد آتے ہے اور بہت تکلیف پہنچاتے ہے۔اور یہی وہ حادثات ہوتے ہے جو انسان کی زندگی بدل دینے کے لیے کافی ہوتے ہے۔۔کچھ ایسا ہی انایہ کی زندگی میں بھی ہوا,رات کا اندھیرا ہٹ چکا تھا۔اور ایک خوشگوار صبح نکل آئی

www.novelsclubb.com

تھی۔وہی صوفے پر ارحان اور وہ لیٹے ہوئے تھے۔ارحان نے اپنی تھوڑی تھوڑی آنکھیں کھولی جہاں وہ انایہ کو بلکل اپنے سامنے دیکھ رہا تھا۔وہ اسی کے سامنے والے صوفے پر سوئی ہوئے تھی۔وہ اپنی آنکھیں کھولے دھوپ کی روشنی میں اس چمکتے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔وہ اپنی جگہ سے تھوڑا بھی نہیں ہلا تھا ویسے ہی لیٹے اس کو دیکھ رہا تھا۔کے تب ہی انایہ کی آنکھ کھل گی اور ارحان نے اپنی نظروں کا رخ بدل لیا اور جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔وہ جیسے ہی اٹھنے لگا اس کے سر میں درد کی ایک لہر دوڑ گی۔اور وہی بیٹھا رہا۔۔

آج سنڈے تھا اس لیے کیسی کو بھی کہی نہیں جانا تھا۔وہ سارے لوگ نا جانے آج کتنے دنوں کے کے بعد ساتھ بیٹھ کر ناشتہ کر رہے تھے۔۔ماریہ اور اس کا چھوٹا بھائی کیسی چیز پر لڑ رہے تھے اور ان کے والدین انھیں لڑتا ہوا دیکھ رہے تھے۔۔اور ان دونوں کو روک بھی رہے تھے۔اور ایسے وہ ایک چھوٹی سا پریوار اپنا چھٹی ساتھ کا دن منا رہا تھا۔۔ایک پارک میں۔۔ادھر انایہ اور ارحان اب بھی لڑ رہے تھے

www.novelsclubb.com

کیونکہ وہ یہاں سے جانے کے لیے تیار نہیں تھا اور انایہ اس کو رکھنے کے لے۔ وہاں پر حارث بھی موجود تھا جو بس ان کو دیکھ رہا تھا یا پھر ابھی صدمہ میں تھا ان کی نکاح والی بات سن کر۔۔

دیکھوں ارحان تم یہاں نہیں رہے سکتے ہو۔۔ تمھارے اتنی سی بات کیو سمجھ نہیں آرہی ہے۔ یہ میرا گھر ہے اور اس لیے تم یہاں سے جاؤ۔۔۔

کیا تم کچھ اور نہیں کہے سکتی ہو اس کے علاوہ تم صبح سے دس دفعہ کہے چکی ہو یہ تمھارا گھر ہے۔ کیا میں تمھیں بتا دو یہ تمھارا نہیں تمھاری دادی کا گھر ہے اور یہاں رہنے کی اجازت تمھارے والد نے دی ہے مجھے اور اگر تمھاری دادی ہوتی تو وہ بھی منا نہیں کرتی۔۔۔ اس لیے اب مجھے یہاں سے بھگانے کا پلین کینسل کر دو کیونکہ میں تمھارے بغیر کہی نہیں جانے والا۔ سمجھی۔۔۔ اور اب چپ چاپ کھانا کھاؤ حارث اتنی دور سے لایا ہے خراب نا ہو جائے۔۔۔ اور وہ بس اس کو غصہ سے دیکھتی ناشتہ کرنے لگی۔۔۔ اس کو تو وہ بعد میں دیکھ لے گی۔۔۔ ناشتہ کے بعد

www.novelsclubb.com

حارث وہاں سے چلا گیا تھا۔۔اور گھر میں ابھی وہ دونوں ہی تھے۔اور انایہ ارحان کو ڈھونڈ رہی تھی جو اندر کہی نہیں نظر آرہا تھا۔وہ باہر آئی جہاں اب کافی دھوپ آچکی تھی۔اور سہن میں پھول کھل اٹھے تھے۔لیکن انایہ کو کہاں پسند تھے پھول۔۔۔۔ان سارے پھولوں میں سے اس کی نظر ٹولیپ پر گی۔اور اچانک انھیں دیکھ کر اس کو اپنا سانس بند ہوتا ہوا نظر آیا اس لیے وہ جلدی سے اندر چلی گی۔۔ارحان وہی سیڑھیوں سے آتا ہوا اس کو دیکھائی دیا اور وہ باہر والی ساری کیفیت کو بھول گی۔

تم۔تم میرے کمرے میں کیا کر رہے تھے۔

وہ چلانے لگی۔

www.novelsclubb.com

کیا مطلب کیا کر رہا تھا اپنا سامان سیٹ کر رہا تھا۔

وہ جو میں نے ابھی حارث کے ہاتھوں منگوایا ہے۔۔

لیکن دیکھو اگر۔۔وہ اپنے آپ کو پر سکون کرتی بولی۔۔اب اگر تم یہاں رہے ہی رہے ہو تو تمھیں کچھ میری باتیں ماننی ہو گی۔۔۔اور وہ کیا ہے۔پاٹنر۔

اور وہ پاٹنر کہے کرانا یہ کو اور غصہ دلا گیا۔۔۔پہلی تم یہاں رہے رہے ہو تو تمھیں گھر کے کام کرنے ہو گے۔۔کیونکہ مجھے نہیں آتے۔لیکن ہم دونوں یہاں رہے رہے ہے تو میں بھی کرنے کی کوشش کروگی۔۔۔ تمھیں کھانا بنانا ہو گا۔۔۔اور ساتھ میں برتن بھی دھونے ہو گے۔۔۔صاف صفائی تو گارڈن کو دیکھنے والے انکل ۔کردے گے اور وہ سوچنے لگی۔ہاں کپڑے خیر وہ ہم اپنے اپنے دھوں دے گے۔۔ٹھیک ہے۔۔وہ مسکرا کر کہتی وہاں سے جانے لگی لیکن ارحان نے اس کو روک لیا۔۔ ہاتھ پکڑ کر

www.novelsclubb.com

پارٹنر تمھیں معلوم ہے نا ہم پارٹنرس ہے اور اس گھر میں بھی ساتھ رہے رہے ہے اس لے سارے کام میں اکیلے کیو کروں۔۔۔

تو تم نہیں کروگے۔۔

ٹھیک ہے تو اپنا سامان باندھو اور نکلوں ابھی۔

وہ غصہ سے کہنے لگی اور ارحان کی انایہ کے ہاتھ پر گرفت اور مظبوط ہو گی وہ غصہ سے اس کو دیکھنے لگا۔اور دو مینٹ کے بعد اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

ٹھیک ہے لیکن میں صرف ایک وقت کے ہی برتن دھوگا اور کھانا بھی ایک وقت کا ہی بناؤ گا۔دوسرے وقت کا بندوبست تم خود کر لو۔۔اور انایہ نے ناچاہتے ہوئے بھی ابھی کے لیے اسباب میں سر ہلا دیا بعد میں وہ اسی سے سب کروائے گی۔۔اور ارحان اب وہاں سے جانے لگا تب ہی اس کا موبائل بجا اور وہ رک گیا۔۔وہ کول اٹھا کر بات کرنے لگا اور اس کے چہرے کے تعصرات بدل گے۔۔اس نے کچھ کہے بنا ہی فون بند کر دیا۔۔انایہ اسی کو دیکھ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا ہے؟

انایہ ارحان کو پریشان دیکھ کر پوچھنے لگی۔۔

ڈیڈ کو ہارٹ اٹیک آیا ہے۔۔

اس نے اتنا ہی کہا اور گاڑی کی چابی لیے کر باہر چلا آیا انایہ بھی اس کے ہی ساتھ چل دی۔۔اور کچھ ہی دیر میں وہ ہوسپٹل میں تھے۔۔ارحان کے والد کا اوپریشن ہونا تھا۔اس لیے وہ سب باہر ہی انتظار کر رہے تھے۔۔اوپریشن کے بعد وہ اب خطرے سے باہر تھے۔اور سارے لوگ انھیں مل رہے تھے۔۔انایہ نے ارحان کو اتنا پریشان پہلی بار دیکھا تھا۔۔وہ ہمیشہ مسکراتے رہنے والا ارحان اچانک سنجیدہ لگنے لگا تھا۔۔بس کچھ ہی دیر میں۔۔ اس دنیا میں ماں باپ جیسا کوئی نہیں ہوتا ہے بچوں کے لیے وہ چاہے ہمیں کتنا ہی ڈانٹے مارے ہماری غلطی ہو یا نا ہوں۔ان کی ڈانٹ ہمیں کبھی بری نہیں لگتی اور اگر انھیں کچھ ہو جائے یہ ہم کبھی سوچنا بھی نہیں چاہتے۔اوپریشن کے کچھ گھنٹے بعد ان سے سب ملنے لگے تھے۔وہاں انایہ کے والدین بھی آئے تھے۔۔لیکن اس نے ان سے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔اس کی موم نے بات کرنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ اپنی ماں سے پہلے ہی کب بات کرتی

تھی۔۔اور اس بار بھی وہ ان کی بات سنے بغیر وہاں سے چلی گی تھی۔۔اس کے والد کو ارحان نے بتادیا تھا کے وہ فکر نا کرے وہ اس کے ساتھ ہے۔۔اب ان کو صبح سے شام ہو گی تھی۔۔اور انایہ کے والدین جا چکے تھے۔۔فردوس آپی کا تو صبح سے رو رو کر برا حال تھا اس لیے ان کی طبیعت خراب ہو گی تھی۔۔اس لیے ارحان نے بڑی مشکل سے ان کو رضاء کے ساتھ گھر بھیج دیا تھا۔۔اب وہاں صرف انایہ ہی تھی لیکن ارحان نے اس کو بھی بھیج دیا۔وہ رکنا چاہتی تھی۔ لیکن ارحان جانتا تھا وہ کبھی بھی ہوسپٹل میں اچھا محسوس نہیں کرتی ہے وہ سب اس کو یاد آنے لگتا ہے اور اس کی طبیعت خراب ہو جاتی ہے۔۔اب وہاں پر صرف ارحان اور حارث ہی تھے۔ حارث ارحان کے ساتھ وہی رک گیا تھا۔۔حارث کیسی کام سے باہر گیا ہوا تھا اور ہوسپٹل کے اس کمرے میں اب صرف صدیقی صاحب اور ارحان ہی تھے۔رات کافی ہو چکی تھی۔اور ارحان ان کے بیڈ کے پاس چیر پر بیٹھے بیٹھے ہی سو گیا تھا۔۔ کیونکہ وہ صبح سے کافی تھک چکا تھا۔۔۔وہ اپنی آنکھیں کھولے ارحان کو دیکھنے لگے۔۔اور وہ جلدی سے اٹھ گیا اپنے ڈیڈ کو جاگتا ہوا دیکھ وہ ایک مینٹ کے لے ہڑ بڑا

گیا۔ کیونکہ وہ اسی کو ایک ٹک دیکھ رہے تھے۔۔۔ آپ کو کچھ چاہے ڈیڈ وہ نرمی سے پوچھنے لگا۔۔ اور انھوں نے اس کو اشارے سے اپنے نزدیک آنے کا کہاں۔ اور پھر وہ خود ہی اٹھنے لگے ارحان نے سہارا دے کر انھیں تھوڑا سا بیڈ کے ٹیکے سے اوپر کیا۔۔ اور انھوں نے اس کو وہی بیٹھے کا کہاں۔۔۔ وہ خاموشی سے کچھ دیر اس کو دیکھنے لگے۔۔ ارحان کے سمجھ نہیں آیا وہ کیا کر رہے ہے۔۔ ان کو ایسا دیکھ اس کو بھی بڑی تکلیف ہوئی تھی اس کے وہ ڈیڈ جو ہمیشہ تروتازہ نظر آتے تھے۔ ہمیشہ دوسروں کو اپنی رعب دار آواز میں خاموش کر دینے والے آج ٹھیک سے بول نہیں پا رہے تھے۔۔ اس کے دل کو کچھ ہوا تھا ایک عجیب سی تکلیف جس کو وہ لفظوں میں بیاں نہیں کر سکتا تھا۔ اس وقت۔۔ وہ کچھ دیر اس کو دیکھنے کے بعد دھیمی آواز میں اس سے مقاطب ہوئے۔۔

ارحان تمھیں معلوم ہے جب مجھے اٹیک آیا تو کیسا محسوس ہو رہا تھا مجھے کچھ ٹھیک سے دیکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔

میرا ایک ہاتھ سن ہو گیا تھا جیسے ہو ہی نا۔ میری سانسے بند ہوتی محسوس ہو رہی تھی۔۔اور مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔ لیکن اس پل بھی میرے دماغ میں بس دو چیزے چل رہی تھی۔۔ایک تم اور دوسرا میرا کاروبار۔ فردوس کی مجھے فکر نہیں ہے اس کے پاس رضاء ہے اور وہ اپنی زندگی میں خوش ہے۔۔جب کوئی شخص کسی چیز کے لیے بہت زیادہ محنت کرتا ہے نا تو وہ اس چیز کو مرتے دم تک یاد رکھتا ہے اس کو کبھی کھونا نہیں چاہتا۔۔ تمھیں ہمیشہ یہی لگتا ہے نا کی میں تم پر اپنا کام تھوپنا چاہتا ہوں لیکن میری زندگی کی سب سے بہترین اور قیمتی چیز ہو تم اور میرا کاروبار کیونکہ جس طرح سے میں نے تم دونوں بچوں کو پال پوس کر بڑھا کیا ہے اسی طرح سے میں نے اپنا کاروبار بھی اپنے بچے کی طرح بڑھا کیا ہے اور میں کبھی اس کو ڈوبتا ہوا نہیں دیکھ سکتا اس لیے اس کو کیسی غلط ہاتھوں میں دینے سے ڈرتا ہو لیکن مجھے یقین ہے تم وہ شخص ہو جو اس کو ڈوبنے نہیں دو گے۔۔۔ مجھے نہیں پتہ کے اب میں اور کتنے دن اس دنیا میں رہو گا بس مرنے سے پہلے اپنے دونوں بچوں اور اپنے کاروبار کو صیح جگہ دیکھنا چاہتا ہوں کیا تم میرے لئے اتنا کر سکتے ہوں۔ وہ پہلی بار اس کو کچھ

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کرنے کے لیے یو کہہ رہے تھے اس سے پہلے تو وہ بس ڈاتے تھے کبھی کچھ مانگنے والے انداز میں نہیں۔ کہا اور یہی ارحان کا دل بیٹھ گیا وہ کچھ کہہ ہی نہیں سکتا تھا اس نے پہلی بار اپنے والد کا یہ روپ دیکھا تھا۔ وہ انھیں ایسے کہنے کے بعد کیسے کچھ کہہ سکتا تھا۔۔

اس نے اسباب میں سر ہلا دیا۔۔

اور وہ کچھ اور بھی کہنے لگے۔۔

میں جانتا ہو مجھے تم پر یقین کرنا چاہے تھا اور جلد بازی میں کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہے تھا۔ لیکن مجھے یہ بھی معلوم ہے تم انایہ کو پسند کرتے ہو اور میں یہ سب نہیں کرتا تو شاید تم کبھی اس کو اپنے دل کی بات نہیں کہہ پاتے۔۔ مجھے زور کا جھٹکا لگا تھا اس دن جب میں نے وہ تصویرے دیکھی تھی۔۔ مجھے لگا میرا انداز غلط ہے تم انایہ سے محنت نہیں کرتے۔۔

اور اب یہ بات سن کر ارحان کو جھٹکا لگا تھا۔۔اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کے وہ ایسے جانتے ہو گے۔۔۔

کو۔۔۔۔۔۔۔۔ **آپ** ڈیڈ ایسا کچھ نہیں ہے

زیادہ مت کہوں اب میں تمھارا باپ ہو اور سب جانتا ہو اس لے اگر تم نے اس بچی کا دھیان ٹھیک سے نہیں رکھا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔وہ میرے سب سے اچھے دوست کی بیٹی ہے اور مجھے اپنے بیٹی کی طرح ہی عزیز ہے سمجھے اب جاؤ یہاں سے مجھے آرام کرنا ہے۔۔

وہ پھر سے اپنے پرانے والے انداز میں اس کو ڈاٹنے لگے۔۔۔

اس انسان کو میرے علاوہ ہر کیسی کی فکر ہے۔اپنے دوست کی بیٹی کی بھی کہے تو ایسے رہے ہے جیسے میں اس کو کچا چبا جاؤ گا۔۔

وہ خود ہی کافی ہے۔مجھے ڈرانے کے لے۔۔۔وہ منہ میں کہتا ہوا وہاں سے باہر آگیا۔۔۔

اس نے کوفی مشین سے کوفی لی اور وہ ہوسپٹل کے باہر والے میدان میں وہاں بنے بینچ پر جا کر بیٹھ گیا۔۔جہاں اس کے بازوں میں ہی کوئی بیٹھا تھا۔وہ ماریہ تھی۔ ماریہ کو دیکھتے ہی ارحان کو اس دن کا لمحہ یاد آگیا۔جب وہ کولیج سے لائبریری جا رہا تھا اور ماریہ کہی سے اچانک اس کے سامنے آگی وہ بہت خوش نظر آرہی تھی۔اتنی خوش اس کو پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔۔اس کے ہاتھ میں ایک پھول تھا۔۔وہ ٹولیپ تھا جو کے اس نے ارحان کو دے دیا۔۔لیکن ارحان نے یہ کہے کر اس کو وہ واپس کر دیا تھا کے اگر وہ پھول اس کو اتنا پسند ہے تو وہ اس کو اس کی طرف سے خود ہی رکھ لے۔۔وہ ایک پل کے لیے مایوس ہو گی لیکن پھر اس کو کچھ کہنا تھا اور وہ ارحان کو کہتی۔۔۔۔۔وہاں انایہ آگی تھی۔وہ بڑے غصہ میں ارحان کو وہاں سے چلنے کا کہے کر خود چلی گی۔۔۔ارحان ماریہ سے اسکیوز کرتا انایہ کے پیچھے ہو لیا ماریہ

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

بس انھیں جاتا دیکھتی رہے گی اس کے ہاتھ میں جو پھول تھا وہ اس نے پوری طرح سے مسل دیا اور وہ یک ٹک ان دونوں کو جاتا دیکھ رہی تھی۔۔۔ارحان کو یاد آیا تھا وہ اس دن کچھ کہنے والی تھی لیکن وہ اس کی بات سنے بغیر وہاں سے چلا گیا تھا۔۔

تم یہاں؟

اس نے ماریہ کو دیکھتے ہوئے کہاں۔۔

میرا چھوٹا بھائی اسی ہوسپٹل میں ایڈمیٹ ہے وہ صبح تک ٹھیک تھا نا جانے اب اس کو کیا ہو گیا ہے۔وہ اداس تھی۔۔

اس کے لہجے سے صاف ظاہر تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

تو کیا کہاں ڈاکٹر نے کیا وہ اب ٹھیک ہے؟

ارحان سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔۔

اور وہ مایوسی سے بتانے لگی۔۔وہ بچپن سے ہی بیمار ہے اس کے دل میں سراخ ہے جس کی وجہ سے وہ زیادہ دن زندہ نہیں رہے سکتا۔۔اور اس کے آنسو جاری ہو گے ارحان کو سمجھ نہیں ایا کے وہ اب اس کو کیا کہے۔۔۔اس لیے بس وہی بیٹھا رہا پھر اٹھ کر ایک پانی کی بوتل لا کر اس کو دی اب اس کے آنسو تھم چکے تھے۔۔وہ نم آنکھوں سے اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے پانی پینے لگی۔۔۔پانی پی کر بوتل سائڈ میں رکھ دی۔۔

تم یہاں کس لیے ہو یہ تو میں نے پوچھا ہی نہیں۔

وہ شرمندگی سے کہنے لگی۔۔

میرے ڈیڈ کو ہارٹ اٹیک آیا تھا لیکن وہ اب ٹھیک ہے وقت پر اوپریشن ہونے کی وجہ سے ان کی جان بچ گی۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور وہ دل میں ہی سوچنے لگی۔۔یہ وقت پر اوپریشن ہر کسی کو نہیں مل پاتا اور ہر کسی کی جان نہیں بچا کرتی۔۔

اچھا تو اب وہ ٹھیک ہے وہ کہنے لگی۔۔۔

ہاں۔۔۔۔اور وہ ارحان کو دیکھ کر مسکراتی آسمان کی طرف دیکھنے لگی۔۔ جہاں پر آدھا چاند نکلا ہوا تھا اور پورا آسمان صاف تھا۔ایک بھی تارا چمک نہیں رہا تھا۔وہ آسمان میں چاند کی طرف انگلی کر کے کہنے لگی۔۔

ایک دن ہر کوئی ہمیں ایسے ہی چھوڑ جاتا ہے۔اور ہم ایسے ہی اس چاند کی طرح اکیلے رہے جاتے ہے۔۔ پتہ ہے برا کیا ہوتا ہے۔لوگ تو چلے جاتے ہے لیکن وہ جو پیچھے رہے جاتے ہے انھیں ہمیشہ کی ازیت دے جاتے ہے۔نا وہ پھر زندہ رہے سکتے ہے اور نا ہی مر پاتے ہے۔۔۔

وہ آسمان کی طرف دیکھتی اپنی ہی دھن میں کہے جا رہی تھی۔ارحان کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کس کی بات کر رہی ہے۔۔۔اس لیے وہ کہنے لگا اگر تم چاہوں تو میں تمھارے بھائی سے ملنا چاہوں گا۔۔

کچھ نہیں لیکن تمھارے والدین کو تھوڑی تسلی تو دے ہی سکتا ہوں۔۔

اور وہ وہاں سے بغیر کچھ کہے اٹھ گیی۔۔اس کی کوئی ضرورت نہیں کہے کر وہاں سے چلی گی۔۔ارحان تو بس اس کو جاتا دیکھ رہا تھا عجیب لڑکی تھی پتہ نہیں کیا کہے رہی وہ سوچنے لگا کہی اس نے کچھ غلط تو نہیں تھی۔۔اور اچانک اٹھ کر چلی بھی گی۔ کہے دیا۔۔۔اور پھر اپنے کوفی کے کپ کو دیکھنے لگا جواب ٹھنڈا ہو چکا تھا۔۔۔

دو تین دن کے بعد انھیں ہوسپیٹل سسے چھٹی مل گی تھی۔۔۔اور اس نے ہر روز وہاں ماریہ کو دیکھا تھا لیکن اس نے کبھی ارحان کو اپنی فیملی سے نہیں ملنے دیا۔۔۔ اور بعد میں ارحان نے بھی نہیں پوچھا۔۔وہ اب وہی انایہ کے فام ہاوس آ گیا تھا۔۔ وہ ناشتہ کی ٹیبل پر بیٹھا ناشتہ کر رہا تھا۔۔۔

انایہ اگر تمھیں کولیج نہیں جانا ہے تو بتا دو کیونکہ مجھے لیٹ ہو رہا ہے اور بہت سارے کام بھی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ اس کو جلدی کھانے کا کہنے لگا کیونکہ وہ اپنا موبائل استعمال کرتی ناجانے اتنا ہی کھانا کب سے کہاں رہی تھی۔۔ارحان کی بات سن کر اس نے اپنا موبائل نیچے رکھ دیا۔۔

تمھیں اوفس گے ہوئے صرف دو دن ہو رہے ہے اور تم وہاں پر صرف ابھی کام دیکھنے جا رہے ہو ارحان اور ابھی سے تمھیں کام رہنے لگا۔۔

وہ کام پر زور دیتی کہنے لگی۔۔ہ

اں میڈم مجھے کام ہے کیونکہ مجھے ابھی جلدی کو لیج جانا ہے اور پھر وہاں سے اوفیس۔۔ تمھاری طرح نہیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

میری طرح مطلب۔۔۔۔

وہ چڑ گی۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

تم کولیج بھی صرف وقت برباد کرنے جاتی ہو وہاں پر بھی سارا دن موبائل میں ہی لگی رہتی ہوں۔۔۔۔

اور تمھارے بارے میں تو مجھے کچھ پتہ ہی نہیں جیسا۔۔ تم نے ان تین سالوں میں کبھی اپنی کتابیں کھول کر بھی دیکھی ہے۔۔۔

میرا تو ابھی پہلا ہی سال ہے۔۔ وہ بھی کہا پیچھے رہنے والی تھی۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے اب جلدی سے کھاؤ اور چلوں۔۔

اگر تم اپنی زبان کی جگہ اتنا ہاتھ چلاؤ تو زیادہ اچھا ہو گا۔۔۔۔

اور وہ منہ بنا کر اس کو دیکھتی کھانا کھانے لگی۔۔۔ وہ انایہ کو اس کے ڈیپارٹمنٹ میں کی طرف چھوڑتا اپنے کلاس کی طرف چلا گیا۔۔۔ اور کیسی کی نظروں نے اس کا دور تک تعاقب کیا تھا۔۔۔ ماریہ اپنے کلاس روم میں بیٹھی کچھ بنا رہی تھی۔ پورے حال میں کوئی نہیں تھا وہ اپنے کاپی پر ایک تصویر بنا رہی تھی اور تصویر پوری ہونے

www.novelsclubb.com

کے بعد اس پر دھیرے سے انگلی پھیرنے لگی۔۔تب ہی وہاں انجم آ گئی تھی۔۔اور اس نے جلدی سے وہ تصویر چھپا دی۔۔۔

یہاں کیا کر رہی ہو تم ماریہ اکیلی بیٹھ کر چلوں میں تمھیں ایک راز کی بات بتاتی ہوں۔۔انجم وہ لڑکی تھی جس کو اپنے کولیج میں ہو رہی ہر بات کا علم سب سے پہلے ہو جاتا تھا۔اور اس کو اپنی پڑھائی سے زیادہ کس کی زندگی میں کیا ہو رہا ہے یہ جاننے میں زیادہ انٹرس تھا۔۔اس لے اس کو سب کی قبر رہتی تھی۔۔۔ارے وہ ارحان اور انایہ آج کولیج ساتھ آئے تھے۔۔کیا تم اس بات کا مطلب سمجھتی ہوں۔۔

ان دونوں کے بیچ ضرور کچھ چل رہا ہے۔۔

مجھے تو پہلے ہی شک تھا وہ رازداری سے بتانے لگی۔۔۔تو ہمیں کیا کرنا ہے انجم ہو سکتا ہے وہ لڑکی اس کی دوست یا رشتے دار ہو ماریہ نے انایہ کو بس ایک دو بار ہی دیکھا تھا۔۔۔نہیں کیا تمھیں لگتا ہے وہ ایسا لڑکا ہے جو اپنی صرف دوست کو کولیج ساتھ لیے کر آئے اور وہ کوئی رشتہ دار بھی نہیں ہے اور اب سے عجیب بات پتہ ہے

کیا ہے وہ دونوں دشمن ہے مجھے پتہ چلا ہے۔۔۔اور نائنٹی نائن کیسس میں دشمن سے ہی محبت ہوتی ہے مجھ کو تو ایسا ہی لگ رہا ہے۔۔۔اور اب ماریہ کے برداشت کی حد ختم ہو چکی تھی۔۔۔

کولیج ختم ہونے کے بعد ارحان تو اپنے ڈیڈ کی کمپنی چلا گیا تھا۔۔جب کے انایہ اب بھی کولیج میں ہی تھی وہ لائبریری۔میں بیٹھی کتابیں پڑھ رہی تھی۔۔وہاں پر بس ایک دو ہی اسٹوڈنٹ رہے گے تھے۔کیونکہ کولیج کا وقت ختم ہو گیا تھا۔۔اس کو کب سے محسوس ہو رہا تھا جسے وہاں کوئی ہے جو اس کو دیکھ رہا ہے لیکن جب بھی وہ پیچھے پلٹ کر دیکھتی وہاں کوئی بھی نہیں ہوتا اس لیے اب وہ بک رکھ کر وہاں سے چلی گی اور اپنے موبائل میں دیکھتی مصروف سے انداز میں راہداری میں چلنے لگی۔ اس کا پورا دھیان موبائل میں ہی تھا اس وجہ سے وہ کسی سے ٹکرا گی۔۔ لیکن وہ سامنے والی لڑکی بغیر کچھ کہے اور بغیر انایہ کی جانب دیکھے وہاں سے چلی گی۔انایہ نے اس کا ٹھیک سے چہرا بھی نہیں دیکھا تھا۔بس اس کے بالوں میں لگا وہ ہیر پین

www.novelsclubb.com

دیکھا تھا جو اس کو ایک جھلک میں بہت کچھ یاد دلا گیا تھا۔۔اس نے آس پاس دیکھا لیکن وہ لڑکی اب تک جا چکی تھی وہاں کہی نظر نہیں آ رہی تھی۔۔اس لیے انایہ بھی جلدی سے وہاں سے چلی گی۔۔۔گھر واپس آکر وہ اب بہت بور ہو رہی تھی۔۔کچھ کرنے کے لیے تھا ہی نہیں پڑھائی تھی لیکن وہ کرنے کا اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔اب تو شام ہونے آئ تھی۔اور وہ اس گھر میں اکیلی تھی۔زور سے ہوائیں چلنے لگی اور بادل بھی گرج رہے تھے موسم صبح سے ہی خوش گوار تھا لیکن اب بارش کے آسار زیادہ نظر آ رہے تھے۔۔اور تھوڑی دیر میں بارش پورے آب وتاب کے ساتھ برسنے لگی۔۔ساتھ میں بجلیاں بھی برسنے لگی۔۔۔اور لائٹ کا جانا تو طے ہوتا ہے جب بھی بارش ہوتی ہے۔۔پورے گھر میں اندھیرا چھا گیا۔۔ایک تو بجلیوں کی آوازیں اوپر سے تاریکی اور ہوا کے چلنے کی وجہ سے سہن میں موجود پھول بھی بیلوں سے ٹوٹ رہے تھے۔اور وہی سے ایک ٹولیپ کھڑکی سے اندر کی جانب گرا۔۔اس ماحول میں وہ ہر چیز موجود تھی جو انایہ کو ڈرانے کے لیے کافی تھی۔۔اس کو اب وہی سب یاد آنے لگا تھا وہ رات اور وہی آوازیں جو اس کی اپنی تھی۔۔وہ

آنکھیں۔۔ جس کو وہ کبھی نہیں بھول سکتی تھی۔۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس کا ڈر بڑنے لگا۔۔اور اس کے بدن میں کپکپاہٹ آ گی۔۔ پورا گھر تاریک تھا اور وہ پسینے میں بھیگ چکی تھی۔۔ وہ وہی دس سال پہلے پہنچ چکی تھی۔اسی جنگل میں جہاں صرف اندھیرا تھا۔ بجلیوں کی کڑکڑاہٹ کی آوازیں۔۔اس کے دماغ میں بس وہی چل رہا تھا وہ اپنے کانوں پر ہاتھ رکھے ان آوازوں کو سننے کی ناکام کوشش کرنے لگی۔۔۔ اپنے دونوں ہاتھ کانوں پر رکھے وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گی۔۔۔اس کے ہاتھ پیر سے اس کو کچھ کانپ رہے تھے۔۔۔ادھر ارحان فل اسپیڈ سے گاڑہ چلا رہا تھا۔۔ ٹھیک سے دیکھائی بھی نہیں دے رہا تھا۔۔ وہ جانتا تھا انایہ کی بارش میں کیا حالت ہو جاتی ہے وہ بس جلد سے جلد اس تک پہنچنا چاہتا تھا۔۔ گھر پہنچتے ہی اس نے دیکھا وہاں تو اندھیرا چھایا ہوا تھا۔۔ کچھ بھی ٹھیک سے نظر نہیں آ رہا تھا۔اس نے موبائل کی ٹورچ اون کی اور وہ انایہ کو آواز دینے لگا۔ لیکن وہ کہی نظر نہیں آ رہی تھی۔ پورے گھر میں اسی کی آواز گونج رہی تھی۔۔ وہ جلدی جلدی سیڑھیاں چڑھنے لگا۔۔اوپر کمرے میں پہنچ کر وہ انایہ کو دیکھنے لگا۔۔اس نے موبائل کی مدھیم روشنی

www.novelsclubb.com

میں انایہ کو بیڈ کے پاس زمین پر بیٹھے اپنا سر گھٹنوں میں ٹکائے دونوں ہاتھ کان پر رکھے بیٹھی تھی۔۔اس کی سانسے اس قدر تیز چل رہی تھی کے وہ ارحان کو بھی اور اس کو کاندھوں سے سنائی دے رہی تھی۔۔وہ بھاگتا ہوا اس کی جانب بڑھا۔ پکڑ کر اس کا چہرا اپنے جانب کیا۔۔وہ اور زیادہ ڈر گی لیکن پھر ارحان کو دیکھ کر اس کی سانس بحال ہوئی اور وہ بے اختیار اس کے سینے سے لگ گی۔۔وہ کانپ رہی تھی۔اور اس نے ارحان کے شرٹ کو اپنی مٹھیوں میں زور سے پکڑ لیا۔۔اور آنکھیں بند کر لی۔۔وہ آہستہ سے اس کی پیٹ تھپتھپا رہا تھا۔۔اس کی نظر کہی اپنی دور کہی غیر مرئی نقطہ پر ٹیکی ہوئی تھی۔اس نے آہستہ سے اس کو اپنے آپ سے دور کیا۔لیکن اس نے اب تک اس کی شرٹ کو اپنی مٹھیوں میں جکڑ رکھا تھا۔۔اس نے انایہ کو وہاں سے اٹھا کر بیڈ پر بیٹھایا۔اور وہ وہاں سے جانے لگا۔۔لیکن اس نے ارحان کو روک لیا۔وہ اب بھی کانپ رہی تھی۔ارحان نے آہستہ سے اس کا ہاتھ پکڑا جو کے پوری طرح سے ٹھنڈا ہوا تھا۔۔ارحان نے محسوس کیا تو۔وہ اس

اوراس کے ہاتھوں کواپنے ہاتھ میں لے کر نرمی کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ سے کہنے لگا۔۔

میں بس ابھی آیا۔

دے دیا۔۔پانی اور وہ اٹھ گیااوراس کے لیے ایک گلاس پانی لیے کر آیااورانایہ کو پی کراس کی سانس بہال ہوئی۔وہ اس کو ٹھیک دیکھ کر پھر وہاں سے جانے لگالیکن انایہ اس کے اٹھتے ہی اس کے ساتھ کھڑی ہو گی۔۔۔

وہ اس کو سمجھ کر کہنے لگا کہی نہیں جارہاہو بس وہ کینڈلس جلادو وہ ان کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگا۔۔

اور آگے بڑھ گیالیکن آنایہ بغیر کچھ کہے ایک کونے سے اس کے شرٹ کو پکڑ کر اس کے ساتھ چل دی اور وہ اس کی اس حرکت کو دیکھ کر مسکرانے لگا۔اور ایک ایک کر کے کمرے میں ساری کینڈلس جلادی۔۔ جس سے اب کمرا روشن ہو چکا تھااور بارش بھی کافی حد تک کم ہو چکی تھی۔۔۔اب بس ٹھنڈی ہوائیں ہی چل رہی

وہ اس کو تھی۔۔اور پورے کمرے میں کینڈلس کی خوشبوں پھیلنے لگی تھی۔۔۔ سونے کے لے کہے کر خود بیڈ کی دوسری سائڈ پر آ کر بیٹھ گیا لیکن جیسے ہی انایہ نے سونے کے لیے آنکھ بند کی اس کے سامنے وہ منظر پھر سے آ گیا۔ وہ جگہ رونے کی آوازیں بارش اور وہ لڑکی اس نے جھٹ سے آنکھیں کھول لی۔ ارحان اس کو کچھ کہے پاتا اس سے پہلے وہ پھر اس کے سینے سے جا لگی لیکن اس بار ارحان نے اس کو اپنے سے دور نہیں کیا تھا اور وہ دھیرے دھیرے اس کی پیٹ تھپتھپانے لگا۔۔اور وہ ارحان کو کس کر پکڑے کب سو گی اس کو پتہ بھی نہیں چلا۔۔اور وہ دور کیسی سوچ میں گم ہو گیا۔۔ وہ اس کو ایسے بچپن سے دیکھتا آیا تھا اور اس سے اس کو کتنی تکلیف ہوتی تھی یہ بس وہی جانتا تھا۔۔انایہ ویسے تو کافی بہادر تھی لیکن اس وقت وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔ وہ اس ایک حادثہ کے بعد پوری طرح سے بدل گی تھی۔۔اس کو ہر اس چیز سے ڈر لگنے لگا تھا جو اس حادثہ کو یاد دلاتی تھی۔۔ وہ چھوٹے تھے تو ان کی فیملیس اکثر ساتھ باہر گھومنے جایا کرتی تھی اس وقت بھی وہ سب ارحان کے ڈیڈ کے کسی فام ہاؤس پے تھے جو کے شہر سے بہت دور تھا اور وہاں سے پورا جنگل پڑتا

WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھا اس وقت انایہ صرف دس سال کی تھی اور ارحان بارہ سال کا وہ بچپن سے ہی ہر چیز پر لڑتے تھے۔۔۔اس وقت بھی ارحان نے انایہ کو کچھ کر دیا تھا اور اس پر انایہ نے ارحان کی ریموٹ والی کار کو بری طرح سے زمین پر پھیک دیا تھا جس سے وہ اب رونے لگا تھا وہ بچپن سے ہی اپنے والد کی طرح بہت غصہ والی تھی۔اگر کوئی اس کے ساتھ ایک بار کوئی چیز کر دے تو وہ اس کو کبھی نہیں بھولتی تھی۔۔

ارحان نے اس کو دیکھ کر برا سامنہ بنایا اور پھر اپنی گاڑی کو دیکھا جو اب ٹوٹ چکی تھی۔۔

کاش تم یہاں سے ہمیشہ کے لیے کہی چلی جاو کہے کر وہ اپنی آپی کے پاس بھاگا تھا انایہ کی شکایت لگانے اس کی والدہ کا انتقال اس کو جنم دیتیں ہی ہو گیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

فردوس آپی اس سے دس سال بڑی تھی اور انھوں نے ہی اس کو پالا تھا۔۔ڈیڈ پر اس وقت کام پر یشر بہت رہتا تھا۔۔اس لے وہ تب سے ہی کافی چڑ چڑے ہو گے تھے۔۔انایہ کو وہاں جنگل میں جانا تھا۔اور وہ اسی کی ضد اپنی موم سے کر رہی تھی

کیونکہ اس کو فائر فلائز یعنی جگنو دیکھنے تھے۔۔۔ لیکن اس کی موم کو کوئی کام آگیا تھا ان کو کسی ایوینٹ پر جانا تھا اس لے وہ جلدی وہاں سے جا رہے تھے لیکن انایہ کی سئی وہی اٹکی ہوئی تھی۔اور وہ ویسے ہی انایہ کو کسی طرح سے سمجھا کر نکل گے۔۔ کیونکہ اس وقت موسم بھی خراب لگ رہا تھا۔۔ ہوائیں تیز ہو گی تھی۔ارحان اور اس کی فیملی ایک گاڑی میں اور انایہ اور اس کی فیملی دوسری گاڑی میں تھی۔۔اور اب وہ جا رہے تھے۔۔اور انایہ کی موم کو بار بار کول آ رہی تھی۔۔ لیکن وہ ابھی تھوڑا ہی آگے پہنچے تھے کے ان کی گاڑی کا ٹائر پنکچر ہو گیا۔۔ارحان کی گاڑی آگے تھی اس لے وہ آگے جا چکے تھے۔۔انایہ اور اس کے والدین کو اب وہی رکنا پڑا اس کے ڈیڈ اور ڈرائیور مل کر ڈائر بدلنے لگے۔۔۔اور انایہ اور اس کی موم گاڑی میں ہی بیٹھے تھے۔۔وہاں سامنے ہی ایک چھوٹا سا ریسٹورنٹ تھا۔۔انایہ کھڑکی پے اپنا سر رکھ کر باہر دیکھنے لگی وہ یقیناً بور ہو رہی تھی۔۔ وہاں ریسٹورنٹ میں کوئی زیادہ لوگ نہیں تھے یا تھے ہی نہیں بس وہاں پر ایک چھوٹی سے لڑکی بیٹھی ہوئی تھی جو کے انایہ کے ہی عمر کی تھی۔۔ وہ دور سے انایہ کو دیکھ کر مسکرانے لگی۔۔ لیکن انایہ نے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

جلدی سے اپنا رخ بدل لیا۔۔ بھلا اس کو کہاں عادت تھی کسی سے دوستی وغیرہ کرنے کی۔۔اور اس کے دماغ میں تو اب بھی وہ فائر فلائز ہی تھے۔۔ جن کو وہ دیکھنا چاہتی تھی۔۔تب ہی اس کی نظر روڈ سے ہٹ کر جنگل پر پڑی جہاں پر اب اندھیرا چھا رہا تھا۔۔اس کو وہاں پر کچھ چمکتا ہوا نظر آیا اور اس کو لگا وہ فائر فلائز ہیں ہے۔اور اس کو وہاں جانا تھا لیکن وہ اکیلے کیسے جاتی اس لیے اپنی موم کو اپنے ساتھ جنگل میں چلنے کا کہنے لگے لیکن وہ دن میں نظر نہیں آتے کہے کر انھوں نے اس کو بیٹھا دیا لیکن وہ اب کہاں ماننے والی تھی۔اور زیادہ ضد کرنے لگی۔۔ جس سے اس کی موم کو اس کے آگے ہار ماننی پڑی اور وہ اس کے ساتھ چلنے کے لے تیار ہو گی۔۔اب وہ دونوں گاڑی سے باہر نکل کر جنگل کی طرف جا رہے تھے۔۔انایہ نے مڑ کر پیچھے دیکھا تو وہ لڑکی اب بھی اس کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔۔۔وہ اب جنگل کے اندر جا چکے تھے زیادہ دور نہیں گے تھے۔۔ لیکن وہاں پر کوئی فائر فلائز نہیں دیکھ رہے تھے اس لے گی تھی تو مسس فاروقی نے انایہ کو وہاں سے چلنے کا کہاں لیکن اب وہ یہاں آ ہی دیکھے بغیر نہیں جانے والی تھی۔۔ وہ جنگل میں اور آگے جانے لگی۔۔۔ لیکن انھوں

نے اس کو روک لیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو واپس گاڑی تک لے جانے لگی۔۔ لیکن پھر ان کو کسی کی کول آ گی اور بات کرتے کرتے انھوں نے انایہ کا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔اور اس کو اشارے سے گاڑی کے اندر جانے کا کہاں اور وہ خود فون پر بات کرتے کرتے آگے جانے لگی۔۔انایہ ان کو مصروف دیکھ کر گاڑی کی طرف جانے کی بجائے واپس جنگل میں جانے لگی۔۔۔تا کے وہ فائر فلائز (جگنو) دیکھ سکے وہ چلتے چلتے کچھ آگے ہی چلی گی۔۔اور پھر بارش ہونا شروع ہو گی اب تک ان کی گاڑی ٹھیک ہو چکی تھی۔۔۔اور اس کے والدین گاڑی میں بیٹھ چکے تھے۔۔۔انایہ کے والد کو تو لگا تھا وہ گاڑی میں ہی ہے اور اس کی موم پوری طرح بھول گی کے وہ وہاں نہیں ہے وہ اپنے کام میں ہی مصروف تھی۔۔۔جب وہ تھوڑا آگے جا چکے تب انھیں انایہ کا خیال آیا۔۔تب تک بارش تیز ہو چکی تھی۔۔سب طرف اندھیرا چھا گیا تھا۔۔۔اور اکیلی اس جنگل میں اب کھو چکی تھی انایہ کو نہیں پتہ تھا اس کو کس طرف جانا ہے۔۔وہ وہی کھڑی ہو کر رونے لگی۔۔ لیکن وہاں بس اسی کی آواز گونج رہی تھی۔۔وہ پوری طرح بارش میں بھیگ چکی تھی۔۔اور اب ٹھنڈ اور ڈر کے

مارے کانپ رہی تھی۔۔۔ادھر اس کے والدین اس کو اتنی بارش میں ڈھونڈ رہے تھے۔اس کی والدہ کا رو رو کر برا حال تھا۔۔لیکن وہ انھیں کہی نظر نہیں آ رہی تھی۔۔انایہ ڈری سہمی سی ایک درخت کے نیچے کھڑی تھی۔۔وہ جنگل میں بہت زیادہ دور نہیں گی تھی بس روڈ کے قریب ہی تھی۔ لیکن وہ دس سال کی چھوٹی بچی۔جو اندھیرے اور بارش سے ڈری ہوئی وہ کیا کر سکتی تھی۔۔اندھیرے کی وجہ سے اس کے والدین بھی اس کو ڈھونڈ نہیں پا رہے تھے۔۔۔انایہ کو دور سے روشنی نظر آئی مانوں ایک امید کی کرن وہ غور سے اس جانب دیکھنے لگی اور اپنا ایک قدم اس جانب بڑھایا ہی تھا کے وہ پھر وہی روک گی۔۔۔اب وہ روشنی قریب آ رہی تھی۔۔اور زیادہ قریب۔اور پھر وہ انایہ کو دیکھنے لگی۔۔وہ وہی کچھ دیر پہلے والی چھوٹی بچی تھی۔۔وہ ایک ہاتھ میں چھاتہ اور دوسرے ہاتھ میں ٹورچ لے انایہ کی طرف ہی آ رہی تھی اس کی آنکھیں کافی بڑی تھی۔۔ماتھے پر کٹے ہوئے بال اور بالوں میں ایک سائڈ سے ایک ہیر کلیپ لگا ہوا تھا جس پر ٹولیپ کا پیارا سہ پھول بنا ہوا تھا۔۔وہ قدم قدم چلتی اپنے چہرے پر مسکان سجائے انایہ کی جانب بڑھ رہی

تھی۔۔ بارش تھوڑی کم ہو گی تھی۔اور اب مینڈک کی آوازیں آرہی تھی۔۔ایک مینڈک اچانک کہی سے اس لڑکی لے پیر پر کودااور ایک مینٹ میں ہی کہی اور وہ اس مینڈک کو دیکھ کر ایک مینٹ کے لیے روک گی۔۔ یا ڈر گی۔۔انایہ بھی اور پیچھے ہو گی تھی۔۔ پھر اگے ہی پل وہ بچی اس مینڈک کو ڈھونڈنے لگی۔اور جیسے ہی وہ دیکھائی دیا اس نے اتی تیزی سے اس پر پیر رکھ دیا کے وہ وہاں سے بھاگ بھی نہیں سکا۔۔اور اب وہ زور زور سے اس پر کود رہی تھی جو شاید وہاں چیکڑ میں دب گیا تھا کہی۔۔وہ ہستے ہوئے ایسے کود رہی تھی جیسے اس کو مزا رہاں ہو وہ کھیل رہی تھی۔۔ انایہ اس کو کودتا دیکھ رہی تھی۔۔اسے اب اس لڑکی کی اس ہسی سے زیادہ ڈر لگنے لگا وہ بس دم سادھے اس لڑکی کو دیکھ رہی تھی۔۔اس کے بالوں میں لگا وہ ہیر تھا۔۔ پین جیسے انایہ کے دماغ میں گھر گیا تھا۔۔انایہ وہا سے ہٹنے لگی۔۔اور اب پھر وہ رو رہی تھی۔۔ لیکن وہ جلدی سے اس کے قریب آگی۔۔اور انایہ کے طرف مسکراتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔ کیا ہم دوست بن سکتے ہے۔۔

تم میرے ساتھ کھیلوں گی۔۔

لیکن انابیہ کو اب اس کی مسکراہٹ سے خوف آرہا تھا اور اس کی آنکھوں سے جس میں عجیب سا تھا کچھ۔۔۔وہی اس لڑکی سے ڈر کر دور ہونے لگی لیکن بھی۔

وہ اس کے اور قریب چلی گی تو انابیہ نے اس کو دور ہٹایا۔۔وہ اب بھی پوچھ رہی تھی کی تم مجھ سے دوستی کرو گی۔۔

نہیں تم گندی ہو اور عجیب بھی۔۔

بلا آخر انابیہ نے کہے دیا اور وہ جو مسکرا رہی تھی اس کی ہنسی اب غائب ہو گی۔۔۔

سب یہی کہتے ہے میں عجیب ہو پاگل ہو لیکن میں پاگل نہیں ہو اور یہ کہنے والے لوگ مجھے بلکل پسند نہیں۔۔

www.novelsclubb.com

۔اور اس نے انابیہ کو زور سے دھکا دے دیا جس سے وہ سیدھا پیچھے پیڑ سے جا کر ٹکرا گی اور اس کے سر سے خون بہنے لگا۔۔وہ لڑکی اب وہا سے جا رہی تھی اور انابیہ زمین

پر پڑی بند ہوتی آنکھو سے اس کو دور جاتا دیکھ رہی تھی۔۔جب اس کی آنکھ کھولی تو وہ ہوسپیٹل کے کمرے میں تھی۔۔اور بس تب سے وہ بدل گی تھی۔۔ارحان کی اچانک آنکھ کھولی کے وہ سو گیا تھا۔۔اس نے دیکھا انایہ اب بھی اس کے سینے سے لگی سو رہی ہے اور اس نے ارحان کے شرٹ کو ویسے ہی اپنی مٹھیوں میں جکڑا ہوا ہے۔۔اس نے انایہ کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا اور اپنی آنکھیں بند کر لی۔۔بارش تھم چکی تھی۔اور پتوں پر سے قطرہ قطرہ بوند پانی ٹپک رہا تھا۔۔ہوائے سرد ہو گی تھی۔۔۔اور روم میں جلتی موم بتیاں اب بجھنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔دوسرے دن انایہ اب ٹھیک محسوس کر رہی تھی اس کے لیے ہمیشہ کی ہی بات ایسا اس کے ساتھ بچپن سے ہوتا آرہا تھا۔۔اس لیے وہ دوسرے دن کو لیج آچکی تھی۔۔کو لیج میں ہر جگہ افرا تفری مچی ہوئی تھی کیونکہ کو لیج میں امتحانات ہونے والے تھے اور اس سے ہر کوئی ایسی بارے میں پہلے وہ ہائیکنگ پر جانے والے تھے اگر موسم صاف رہا تو۔ بات کر رہا تھا۔۔انجم آج اکیلی بیٹھی تھی۔اور نا جانے کن سوچوں میں گم تھی۔وہ روز کی طرح بلکل نہیں لگ رہی تھی کچھ ڈری ہوئی سی تھی۔۔۔ماریہ بھی اس کے

ساتھ نہیں تھی۔۔ناجانے وہ کہاں تھی۔۔انایہ کا کوئی ارادہ نہیں تھا جانے کا اس لیے حارث،زارا اور زارا کی ایک دوست جو کے انایہ کی بھی دوست تھی۔۔وہ تینوں اس کو ساتھ چلنے کا کہے رہے تھے۔۔انایہ کا اپنا کوئی دوست نہیں تھا۔۔اس نے کبھی کسی سے دوستی کی ہی نہیں تھی وہ بس بچپن سے ارحان کو ہی جانتی تھی اور اس کی وجہ سے ہی اب ان لوگوں کو جانتی تھی۔۔ لیکن وہ انھیں اپنا دوست تو نہیں مانتی تھی۔۔وہ کافی دیر سے چلنے کا کہے رہے تھے۔۔ لیکن وہ مان ہی نہیں رہی تھی۔۔تب ہی ارحان بھی وہاں آگیا۔۔تو حارث نے شرارت سے ارحان کو دیکھتے ہوئے انایہ سے کہاں۔۔۔۔

اگر ارحان چلے گا تو تم ضرور آو گی نا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور ارحان کو پتہ ہی نہیں تھا کہا جانے کی بات ہو رہی ہے وہ ابھی آیا تھا۔۔۔تو حارث نے اس کو پوری بات بتادی۔۔

صرف حارث زارا اور صائمہ اب بھی حارث کی بات کا مطلب نہیں سمجھے تھے۔ جانتا تھا۔۔انایہ نے حارث کو گھور کر دیکھا اور زور سے اس کے پیر پر اپنا پیر رکھ دیا وہ کچھ اور بھی کہتا لیکن خاموش ہو گیا۔۔ارحان بھی چاہتا تھا کے وہ جائے تا کے وہ بھی کل رات کو بھول سکے وہ جانتا تھا وہ ہمیشہ دوسروں کو کبھی اپنے درد کا احساس نہیں ہونے دیتی تھی۔۔ لیکن وہ اتنی جلدی ٹھیک نہیں ہوئی ہو گی۔اس لیے وہ چاہتا تھا کے وہ جائے اس لیے وہ بھی جانے کے لیے تیار ہو گیا اور اب وہ چاروں اس کو منا رہے تھے۔۔۔

اور انایہ نے ہاں کہے دیا۔۔۔

آج کو لیج کے بہت سارے اسٹوڈنٹ اور ٹیچرز ایک گاؤں کے پاس کیمپ لگا کر رکے ہوئے تھے۔۔۔آج کا موسم بھی کافی صاف تھا۔۔ہلکی ہلکی دھوپ بھی نکل آئی تھی۔۔اور اب وہ پہاڑ پر چڑھائی کرنے کے لے بلکل تیار تھے۔۔۔ان کے ایک پروفیسر سارے اسٹوڈنٹ کو اکھٹا کر کے آوٹینگ کے فائدے بتا رہے تھے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

۔۔۔آج ماریہ بھی آئی تھی۔۔وہ انجم کے پاس کھڑی تھی۔لیکن ناجانے انجم کو کیاہوا تھا۔وہ کچھ ڈری ڈری سی تھی اور ماریہ سے بھی دور رہنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔انایہ کو توان سب میں کوئی دلچسپی نہیں تھی اس کے لیے یہ سب بکواس تھا۔اس لیے وہ ایک سائڈپر موبائل لیے کھڑی تھی جس کا نیٹورک نہیں آرہا تھا۔۔۔اور پھر وہ سب ایک قطار میں اوپر کی طرف چھڑنے لگے۔۔جس میں وہ ایک دوسرے کی مدد کرر ہے تھے۔۔کچھ اوپر چھڑنے کے بعد ہی ان کی حالت کوئی جواب دے گی تھی۔۔اس لیے آدھے ادھر تو ادھے ادھر وہی روک گے۔۔آگے نہیں جارہا تھا۔۔حارث تو باقاعدہ ایک پیڑ کے نیچے بیٹھ گیا تھا اور اس کے حساب سے وہ اور چلا تو اس کی جان نکل جائے۔گی۔۔۔

ارحان نے اس کو شرم دلائی۔۔۔کے وہ ابھی بوڑھا نہیں ہوا ہے جو اتنا سا چلنے پر تھک گیا اسی لے انسان کو روز کثرت کرنی چاہے۔۔۔لیکن وہ ارحان کی بات کا کوئی اثر لے بغیر وہی بیٹھا رہا۔۔

کیا تم دیکھ نہیں رہے ہو حارث زارا کی نظرے تمھاری ہی طرف ہے یہی سہی موقع ہے اس کو امپریس کرنے کا اور تم یہاں بوڑھوں کی طرح تھک کر بیٹھ گے ہو۔۔کیا سوچے گی وہ تمھارے بارے میں زرا تم خود سوچوں اور ارحان نے جیسے حارث کی صحیح نبض پر ہاتھ رکھا تھا وہ جلدی سے کھڑا ہو گیا اور پھرتی سے آگے بڑھنے لگا لیکن دو قدم چل کر پھر تھک گیا وہاں موجود سارے لڑکے اس پر ہسنے لگے۔۔۔

ارحان کی نظر وہاں دور کھڑی انا یہ پر گی جو اب بھی اپنے موبائل کا نیٹورک ڈھونڈنے میں مصروف تھے۔۔وہ اس کو دیکھ کر مسکراتا اس کی جانب جانے لگا لیکن وہاں ماریہ نے اس کا راستہ روک لیا۔۔۔وہ بھی ماریہ کے سلام کرنے پر جواب دے کر اس سے بات کرنے لگا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اب تمھارے بھائی کی طبیعت کیسی ہے۔

کیا وہ اب ٹھیک ہے۔وہ پوچھ رہا تھا۔۔۔

اور اس نے مایوسی سے کہاں نہیں وہ پہلے جیسا تھا اب بھی ویسا ہی ہے۔۔۔ بیمار۔۔ اس کا لہجہ اداس تھا۔۔۔ اور وہ اس کو اداس دیکھ کر بات کو بدلنے لگا۔ تب ہی وہاں اب صحیح میں ہم آگے سب سے پہلے جائے گے کہے کر حارث پھر سے آگیا ارحان وہ اس کو وہاں سے لے جانے لگا۔۔۔ ان کو بات کرتا دیکھ ماریہ وہاں سے چلی گی۔۔ وہ ارحان کے نظروں کے تعاقب میں گی تھی۔ جہاں وہ اس سے بات کرتے وقت کہی اور ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ انایہ سگنل کے لے وہاں موجود کسی اونچے پتھر پر چڑ کر دیکھنے لگی۔۔۔ اس کے آنکھوں کے سامنے اس نے موبائل کیا ہوا تھا جیسے ہی اس نے موبائل ہٹایا۔ اس نے اچانک کسی کی نظروں میں جھاکا جو اس کے بلکل سامنے ہی کھڑی تھی۔۔ وہ کچھ اور کر پاتی یا کہے پاتی ماریہ اس کو زور سے نیچے دھکا دے چکی تھی۔ اور وہ ایک پل میں اس پتھر سے نیچے گر گی۔۔ اور ماریہ وہاں سے جلدی سے ہٹ گی۔۔ اس کو گرتا صرف انجم نے دیکھا تھا اور وہ جلدی سے سب کو بلانے لگی۔۔ انایہ بے ہوش ہو چکی تھی۔۔ سب وہاں اب جمع ہو گے تھے۔۔ انایہ کو ان کے کیمپ میں لے گے تھے۔۔ وہ بس ایک چھوٹا سا ہی پھتر تھا زیادہ اونچا بھی نہیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھا اس لے اس کو کوئی زیادہ چوٹ نہیں لگی تھی بس سر میں ہلکی چوٹ لگی تھی وہ بے ہوش تو ڈر کی وجہ سے ہو گی تھی۔۔۔ باقی کے اسٹوڈنٹ بھی اب واپس کیمپ میں آ گے تھے۔۔۔ اور میڈیکل کیمپ میں انابیہ لیٹی ہوئی تھی۔۔ اس نے ہڑبڑاہٹ میں آنکھیں کھولی اور وہ اٹھ کر بیٹھ گی۔۔۔ یہ کوئی خواب نہیں تھا۔۔ اور نا اس کو اس بار کوئی وہم ہوا تھا اس نے اپنی آنکھوں سے اس لڑکی کو دیکھا تھا۔۔۔ وہ وہی آنکھیں تھی۔۔ اس کے سر پر وہی کیلیپ تھا۔۔ وہ خود سے ہی کہے رہی تھی۔۔ اس نے دیکھا ہی نہیں اس کے پاس ہی ایک چیر پر ارحان بیٹھا سو رہا تھا۔۔ ایک سیکنڈ میں اس کی ڈر کی کیفیت اس کو دیکھ کر دور ہو گی۔۔ نا جانے ایسا کیا تھا۔۔ کے وہ جب بھی اس کے آس پاس ہوتا تھا انابیہ کو ڈر نہیں لگتا تھا۔۔ انابیہ کو نفرت تھی اپنی کمزوری دوسروں کو باتنے سے۔۔ اس نے آج تک کسی کو اپنے اس ڈر کے بارے میں نہیں بتایا تھا یہاں تک کے اپنے والدین کو بھی نہیں۔۔ لوگوں کو اپنی کمزوری بتانے سے یا تو وہ ہمارا غلط استعمال کرتے ہے یا پھر ہم پر رحم کرنے لگ جاتے ہے لیکن رحم صرف اللہ کا کیا ہوا ہی اچھا ہوتا ہے۔۔ لوگوں کی کی گی ہمدردی بھی انھیں

لوٹانی پڑتی ہے کبھی نا کبھی اس لے وہ کسی سے اپنی پریشانیوں کا بھی ذکر نہیں کرتی تھی۔۔ لیکن صرف ارحان ہی تھا جو بچپن سے جانتا تھا۔۔اس کے بارے میں لیکن اس نے نا کسی کو بتایا اور نا ہی اس کا فائدہ اٹھانے کی کوشش کی اس کے باوجود وہ بہت زیادہ لڑتے تھے۔ لیکن اس نے کبھی اس کی کمزوری کو استعمال کرنے کی کوشش نہیں کی۔۔وہ جانتا تھا۔ کس چیز کو ظاہر کرنا ہے اور کس چیز کو چھپانا ہے۔۔اور اس کے ساتھ کبھی انایہ کو یہ محسوس بھی نہیں ہوتا تھا کے وہ بس اس پر ہمدردی جتا رہا ہے۔۔۔ اس حادثہ کے بعد وہ خاموش ہو گی تھی وہ بہت دنوں تک ہوسپیٹل میں ہی تھی۔۔وہ ٹھیک تو ہو گی تھی لیکن اس حادثہ کا بہت گہرا اثر اس کے دماغ پر پڑا تھا۔۔اس نے اپنی دماغ میں وہ سارے واقع کو ملا لیا تھا۔۔اور اب اس کو ہر روز وہ لڑکی وہ جنگل خواب میں نظر آتے تھے۔۔وہ لڑکی خواب میں اس کو اس مینڈک کی شکل کی نظر آتی تھی۔۔جو اس نے وہا مارا تھا۔۔ لیکن اس کی آنکھیں وہی تھی وہ اس کو نہیں بھولی تھی۔۔اور وہ لڑکی ہمیشہ خواب میں اس کی جانب بڑھتی ہوئی نظر آتی تھی جس کے بالوں میں وہ ہیر پین تھا۔۔اور انایہ کو اس سے خوف آتا تھا۔۔۔اور وہ

نیند سے بے دار ہو جاتی تھی۔۔وہ چھوٹی تھی اس لیے اپنے والدین کو کہتی تھی۔وہ مار دے گی۔۔اور اکثر کہا کرتی تھی۔۔لیکن وہ بس اس کا ایک خواب لڑکی مجھے ہے وہ جب انھیں وہاں جنگل میں ملی وہاں کوئی نہیں تھا کہے کر بات ٹال دیتے۔۔۔ اس کی بات کوئی نہیں سنتا اس لیے اس نے کیسی سے بات کرنا ہی بند کر لیا۔۔۔ اب وہ کسی سے کچھ نہیں کہتی تھی ایک دم خاموش ہو گی تھی۔۔ایسے کے اس نے ہسنا اور رونا بھی چھوڑ دیا تھا اس کے والدین کو اس کی اب فکر ہونے لگی تھی اس لیے انھوں نے اس کو بچوں کے ایک ہوسپٹل میں ایڈمیٹ کروا دیا تھا۔۔اور وہاں بھی وہ کسی سے بات نہیں ہی کرتی تھی۔۔دوسرے بچے اس سے بات کرنے کی کوشش کرتے تو اس کو اس لڑکی کی شکل یاد آجاتی اور وہ ان سے دور ہو جاتی۔۔۔ وہاں پر ارحان بغیر ناغہ کے اس کو ملنے آتا تھا اور بس وہی ایک بچہ تھا جس سے اس کو ڈر نہیں لگتا تھا۔۔۔وہ اس کے پاس بیٹھ کر خود ہی بولتا تھا وہ بس خاموشی سے اس کی باتیں سنتی تھی۔۔۔اور پھر دھیرے دھیرے وہ بھی بولنے لگی تھی۔۔۔اسی کی وجہ سے۔۔لیکن وہ کبھی بھی نورمل نہیں تھی۔۔وہ چھوٹے بچوں کو دیکھ کر ڈر جاتی تھی

پھول سے بھی ڈر لگتا تھا اور اسی لے اس کا کوئی دوست نہیں کے اس کو ٹولیپ تھا وہ ہمیشہ اکیلی ہی رہتی تھی۔ جس سے دوسرے بچے اس کو پاگل کہتے تھے۔۔اور ان کی باتیں سن سن کر ہی اس کو غصہ آنے لگا تھا اور وہ اتنی غصہ والی ہو گی تھی۔۔۔ وقت بیتا گیا اور وہ بڑھتی گی لیکن وہ اس کے دماغ کا ڈر اب بھی ویسا ہی تھا۔۔ بچپن کی یادیں کبھی بھلائی نہیں جاسکتی چاہے وہ اچھی ہو یا بری اچھ ہو تو وہ ہمیں خوشی دیتی ہے اور بری ہو تو کسی ناسور کی طرح زندگی بھر درد دیتی رہتی ہے۔۔۔۔وہ ارحان کے چہرے کو غور سے دیکھتی ہوئی پھر سوچنے لگی۔۔۔وہ وقت جب اس نے یوہی بارش کی دنوں میں اپنے اسکول میں مینڈک دیکھ لیا تھا۔۔اور پھر اس کی طبیعت اس قدر بگڑ گی تھی۔۔ لیکن وہ بغیر کسی کو بتاۓ اسکول کے ٹیرس پر چلی گی تھی اس کو سانس نہیں آرہی تھی اتنے کھلے میں بھی وہ وہی گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھی اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے کانوں کو پکڑا ہوا تھا۔۔اور پھر وہاں ارحان آگیا تھا۔۔اور وہ اس کے پاس بیٹھا اس کی پیٹ آہستہ آہستہ تھپتھپانے لگا۔۔وہ ایک احساس تھا کسی کے اپنے پاس ہونے کا اپنے اکیلے نا ہونے کا۔۔اور اس احساس کے چلتے اس کی

WWW.NOVELSCLUBB.COM

سانسے بہال ہونے لگی تھی۔۔۔وہ ہر بار جب بھی وہ تکلیف میں ہوتی تھی یا اکیلی ہوتی تھی وہ اس کے پاس ہوتا تھا۔۔وہی تھا جو اس کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑتا تھا۔اور وہ تھا جو اس کے پاس تھا اور اس کے ساتھ تھا۔۔۔۔وہ وہاں سے اٹھنے لگی اب بھی تو وہ جاگ گیا۔۔۔تم ٹھیک ہو اور کیا ہوا تھا تمھیں تم کیسے اتنے چھوٹے سے پتھر سے گر گی۔۔اور وہ ابھی پوچھ ہی رہا تھا کے انایہ کو یکایک اس کی شکل یاد آ گی اور اس وہ اب خاموشی کے تعصرات بدل گے ارحان اس کو دیکھتا خاموش ہو گیا۔۔۔۔ سے باہر نکل آئی کیونکہ وہ ایک پہاڑی علاقہ تھا اس لے وہاں پر ہوائیں کچھ زیادہ ہی تیز چل رہی تھی۔۔لیکن انایہ کو اندر بیٹھے گھٹن محسوس ہو رہی تھی اور اب باہر آ کر اس کو اچھا محسوس ہو رہا تھا۔۔ہواؤں کی رفتار اتنی تیز تھی کے زمین پر موجود گھاس بھی معلوم ہوتا تھا اکھڑ جائے گی۔۔چاند کی ٹھنڈی کرنوں کے بیچ اس تاریک سماں میں وہ دونوں یو ہی کھڑے تھے۔۔رات کی تاریکی کا یہ منظر کافی خوشگوار معلوم ہوتا تھا۔۔انایہ ہوا میں اپنی بانہے پھیلائے آنکھیں بند کے اپنا چہرا آسمان کی جانب کر کے وہ فطرت کے خوبصورت احساس کو محسوس کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

وہ آنکھیں بند کے پوری طرح سے ماحول میں کھو گی۔ارحان اسی کے ساتھ کھڑا نا آسمان میں چاند کو دیکھ رہا تھا اور ناہی اس خوبصورت منظر کو وہ ہمیشہ کی طرح انایہ کو فطرت سے محظوظ ہوتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔وہ بڑی سنجیدگی سے اس کو دیکھ رہا تھا۔۔اور وہ اس کو دیکھ کر خود بھی ایک لمحے کے لے پر سکون ہو گیا تھا۔وہ وہی محسوس کرتا تھا جو وہ محسوس کرتی تھی۔۔اگر وہ خوش ہوتی تھی تو وہ بھی خوش ہوتا تھا اور اگر وہ کسی چیز سے پریشان ہو تو وہ اس سے زیادہ پریشان ہوتا تھا۔۔وہ مسکرا کر اس کو دیکھتا ایک بار پھر ہوسپیٹل کے اس کمرے میں پہنچ گیا تھا۔۔جہاں انایہ اپنے ہاتھ میں ویڈیو گیم لیے بیٹھی تھی وہ بند تھا اور وہ اس بند گیم کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔ اس نے انایہ سے اس حادثہ کے بعد پہلی بار بات کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

جب وہ گم ہو گی تھی۔اور اس کے والدین اس کو ڈھونڈ رہے تھے تب ارحان کے والد بھی انایہ کو ڈھونڈنے چلے گے تھے۔۔اور اس کو جیسے اس بات کا پتہ چلا تھا۔ اس کو بے اختیار اپنے کہے ہوئے الفاظ یاد آئے تھے۔۔

کاش تم کہی چلی جاوں اور واپس بھی نا آؤں۔۔

وہ اپنی کہی ہوئی بات سوچ کر رونے لگا تھا۔۔۔اور وہ نہیں چاہتا تھا انایہ کو کچھ بھی ہو۔

اس کو روتا ہوا فردوس آپی نے دیکھ لیا تھا۔اور وجہ پوچھنے پر اس نے انھیں بتا دیا۔۔۔

تب انھوں نے کہا تھا کے اس کے کہنے سے کچھ نہیں ہوتا ہے جو ہونا ہو وہ ہو ہی جاتا ہے۔۔۔اگر اس کو انایہ کی اتنی ہی فکر ہے تو پھر آج کے بعد وہ اس کو کبھی اکیلا نا چھوڑے اور ہمیشہ اس کی مشکل میں اس کے پاس رہے۔۔

اس نے اسباب میں سر ہلا دیا تھا۔وہ آج اسی لے آیا تھا ہوسپیٹل کیونکہ اور فردوس آپی نے کہا تھا کے انایہ کو اس کی ضرورت ہے وہ اب کسی سے نہیں بولتی اس لے تمھیں بھی سب کی طرح اس کے ٹھیک ہونے میں مدد کرنی ہو گی۔۔۔

اور وہ یہی سوچ کر اس کے پاس ہر روز آتا تھا وہ نا بھی بولے تو وہ ہر چیز بتاتا تھا جو اس

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کے ساتھ اس دن اسکول میں ہوئی وہ ایسے ظاہر کرتی تھی وہ کچھ نہیں سن رہی لیکن اصل میں وہ اس کے ہی باتو کو سنتی تھی۔۔انایہ کی اس ہوسپیٹل میں ایک پسندیدہ جگہ تھی وہاں کی گیلری جہاں پر کوئی آتا جاتا نہیں تھا۔۔اور وہاں پر ایک بیل لگی ہوئی تھی جو پورے گیلری کو ڈھاپے ہوئی تھی اور سورج کی شعائیں اس بیل کے چھوٹے چھوٹے پتوں پر پڑتی تھی جس سے لگتا تھا کے وہ پتے چمک رہے ہوں۔۔وہ اکثر اس گیلری میں جاکر کھڑی رہتی تھی۔۔اور ارحان بھی اس کے ساتھ وہاں جایا کرتا تھا۔۔وہ اس دن بھی وہاں گیلری میں کھڑی سورج کے طرف اپنا چہرا کے ہوے ایک ہاتھ ہوا میں اپنے آنکھو کے سامنے رکھ کر آنکھے بند کیے۔ کھڑی تھی۔۔اور ارحان اس کے پاس میں کھڑا اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔اور مسکرا رہا تھا۔۔

تب ہی وہ کہنے لگا انایہ آج سے ہم پارٹنرز ہے جو ہمیشہ ایک دوسرے کی مصیبت میں مدد کرتے ہے۔۔

www.novelsclubb.com

اور ہمیشہ ہر چیز ایک دوسرے کو بتا کر کرتے ہے۔۔ اگر اگلی بار تمھیں کہی جانا ہو تو مجھے بتانا ہم ساتھ میں جائے گے جس سے تم ایسے خاموش نہیں ہو جاؤ گی۔۔۔

تم بولتی ہوئ بلکل اچھی نہیں لگتی تھی لیکن اب نہیں بولتی ہو تو اور زیادہ بری لگتی ہوں۔

اس لے مجھ سے واعدہ کرو تم ہر چیز مجھ کو کرنے سے پہلے ضرور بتاؤ گی۔۔ وہ اپنا ہاتھ آگے کر کے اس سے پوچھ رہا تھا۔۔ لیکن وہ ضدی چھوٹی سی لڑکی بس اس کو دیکھتی رہی اور بغیر کچھ کہے وہاں سے چلی گی۔۔۔ اور وہ بھی برا سامنہ بناتا اس کو نک چڑی کہے کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔

وہ ہوش کی دنیا میں واپس ایا تو وہ اب بھی وہی کھڑی تھی۔۔ انایہ نے اپنی آنکھیں کھول لی تھی اور وہ اسی کی طرف دیکھ رہی تھی۔ وہ اس کو ایسے دیکھتے دیکھ کر گڑ بڑا گیا۔۔ وہاں پر اتنے میں زارا اور صائمہ بھی آگے تھے جو انایہ کے ہی بارے میں پوچھنے آئے تھے۔ وہ اس کو ٹھیک دیکھ کر خوش تھے اور پھر انایہ ان کے ساتھ ان

www.novelsclubb.com

کے ساتھ لڑکیوں والے کیمپ میں چلی گی۔۔۔دوسرے دن اب وہ وہاں سے جانے کے لے ایک جگہ پر اکٹھا ہوئے تھے۔۔لیکن وہاں انایہ نہیں تھی۔وہ جب صبح اٹھیں تو وہ وہاں موجود ہی نہیں تھی انھوں نے اس کو ہر جگہ ڈھونڈ لیا تھا لیکن وہ کہی نہیں ملی تھی۔۔پتہ کرنے پر معلوم ہوا کے ماریہ بھی کہی موجود نہیں ہے اور وہاں سب لوگ ان دونوں کو ڈھونڈنے میں لگ گے لیکن ان کا کہی پتہ نہیں تھا۔ اب کافی وقت ہو گیا تھا۔۔سب انھیں ڈھونڈ رہے تھے تب ہی انجم جو نا جانے جب سے خاموش تھی۔۔بول پڑی یہ سب ضرور ماریہ نے ہی کیا ہو گا وہ ایک سائکوں ہے۔۔پاگل ہے وہ اور اس نے اپنے ہاتھ پر موجود زخم ان لوگو کو دیکھایا جو کے ایک بہت گہرا کٹ لگا ہوا تھا۔۔اس سب حیران تھے۔۔تب ہی ارحان کہنے لگا۔۔ٹھیک سے اور جلدی بتاؤ انجم یہ کس نے کیا ہے اور انایہ کے ساتھ ماریہ کچھ کیو کرے گی وہ تو اس کو ٹھیک سے جانتی بھی نہیں ہے۔۔ہاں وہ اس کو نہیں جانتی لیکن وہ کچھ بھی کر سکتی ہے اس نے یہ چوٹ لگائی ہے مجھے بس میں نے کہاں تھا تم انایہ کو پسند کرتے ہو تو نا جانے اس کو کیا ہو گیا وہ عجیب سا برتاؤ کرنے لگی اور اس نے وہاں موجود پین

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کہے رہی تھی کیا تمھیں اٹھا کر زور سے میری ہاتھ پر یہ گھاؤ لگا دیا اور مجھے پکڑ کر درد ہو رہا ہے اور بتانے پر وہ ہسنے لگی۔۔ مجھے نہیں پتہ اس کو کیا ہو گیا ہے لیکن وہ پہلے دن والی ماریہ نہیں ہے وہ عجیب ہے اس کی آنکھیں مجھے انھیں دیکھ کر خوف آتا ہے۔ وہ روکی۔ اور ارحان کو اسی لمحے انایہ کی یاد آئ تھی وہ بھی بچپن میں ایسے ہی تو کہتی تھی۔ لیکن ہر کوئی اس کا کوئی برا خواب سمجھتا تھا۔۔ وہ اور کہنے لگی۔ وہ تمھارے لیے کچھ بھی کر سکتی ہے۔۔ مجھے یقین ہے وہ انایہ کے ساتھ بھی کچھ بھی کر سکتی ہے۔۔ اس کی باتوں کو سن کر اب ارحان کو بھی ڈر لگنے لگا تھا۔۔ وہ اب ماریہ کو ڈھونڈنے نکل پڑا حارث بھی اس کے ساتھ چل دیا۔۔۔ وہ وہاں سے سیدھا اس وہ کے گھر چلے گے۔۔ جس کا ایڈریس انھونے کولیج ریکورٹ سے لے لیا تھا۔

ایک سمسان علاقہ تھا جہاں پر آس پاس ایک بھی گر موجود نہیں تھا اور وہ بہت ہی پرانا اور بوسیدہ گھر تھا مانوں وہاں کوئی بھی نہیں رہتا ہو یا یو کہے وہ رہنے کے قابل ہی نہیں تھا۔ دروازہ پر جگہ جگہ سوراخ تھے اودیوار پر کائ جمی ہوئی تھی۔۔۔ پلاسٹر پوری طرح سے خراب ہو چکا تھا۔ ایک پل کے لیے انھیں لگا یہ غلط پتہ ہے بھلا کوئی

ایسے گھر میں کیسے رہے سکتا ہے۔۔ لیکن وہ اب یہاں تک آ ہی گے تھے تو اندر چلے گے۔۔ گھر کے اندر کی حالت تو اس سے بھی زیادہ خراب تھی۔۔ وہ ایک بہت چھوٹا اور تنگ گھر تھا جہاں پر ہر طرف سامان ہی سامان رکھا ہوا تھا۔۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس گھر میں برسوں سے کسی نے صفائی نہیں کی ہو ایک بند پرانے گھر کی طرح۔

اب انھیں یقین ہو گیا تھا کہ یہ پتہ غلط ہے کیونکہ ماریہ تو اپنے پریوار کے ساتھ رہتی ہے اور یہاں تو ایسا کچھ بھی نہیں لگ رہا کے یہاں کوئی رہتا بھی ہوں وہ وہاں سے جانے ہی لگے تھے کے ارحان کی نظر وہاں پر کیچن میں لگے موجود فریج کے اوپر لگی تصویر پر گی جس کو پاس جا کر دیکھنے پر اس میں ماریہ بھی موجود تھی لیکن وہ تصویر کافی پرانی لگ رہی تھی۔ کیونکہ ماریہ اس میں بہت چھوٹی دیکھ رہی تھی۔۔۔ لیکن یہ **کا گھر ہے لیکن وہاں کوئی** تھا کیونہیں اور اس کے والدین تو پتہ چل گیا تھا کے یہ اسی اور اس کا چھوٹا بھائی وہ کہاں تھے۔۔ تب ہی ارحان کو یاد آیا اس کے بھائی کی تو ہمیشہ طبیعت خراب رہتی تھی شاید اس کے والدین اس کو ہوسپیٹل لے گے ہو اور وہاں سے ماریہ کا بھی کچھ پتا چل جائے۔۔ اس کو وہ اس ہوسپیٹل میں ہی ملی تھی جہاں اس

کے والد تھے۔۔۔وہ جلدی سے ہوسپٹ پہنچے اور وہاں پر پتہ کرنے لگے پہلے تو وہاں کی ریسیپشنیس نے انھیں کچھ بھی بتانے سے منا کر دیا لیکن بعد میں انھیں ریکورڈ چیک کر کے بتانے لگی لیکن وہاں پر ایسا کوئی پیشنٹ تھا ہی نہیں جس کے بارے میں ارحان اس کو بتا رہا تھا۔۔۔وہ پریشان ہوا ایسے کیسے ہو سکتا ہے اب وہ انایہ کو کیسے ڈھونڈنے گا۔۔

ماریہ کا بھی کہی پتہ نہیں چل رہا تھا۔۔۔پھر اس نے جلدی سے انجم کو کول لگائی اور وہ ماریہ کر بارے میں اور کچھ پوچھنے لگا۔۔۔

اس نے کافی سوچ کر بتایا اس کی ایک دوست ہے جس کے بارے میں وہ ہمیشہ بتاتی تھی۔۔جس کی اس کے گھر سے دور ہی ایک پھولوں کی دکان ہے۔۔۔اور بس اب وہ پھولوں کی دکان کے تلاش میں نکل گے اور ان کو وہ ماریہ کے گھر سے تھوڑے دوری پر ہی مل گی۔۔۔کیونکہ وہاں زیادہ گھر اور دکانیں موجود ہی کہا تھی۔۔وہ اس دوکان میں جا کر عافیہ کے بارے میں پوچھنے لگے جس کا نام انھیں انجم نے بتایا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ ایک چھوٹی پر خوبصورت پھولوں کی دوکان تھی اور وہاں ایک بزرگ آدمی بیٹھا ہوا تھا۔۔وہ ان سے پوچھنے لگا۔۔۔کیا چاہیے بیٹا تمھیں۔۔۔۔۔

چاچا ہم یہاں پر عافیہ سے ملنے آئے ہے کیا وہ یہی رہتی ہے۔۔حارث نے پوچھا۔۔۔

ہاں وہ تو یہی رہتی ہے میری ہی بیٹھی ہے۔

لیکن تمھیں اس سے کیا کام وہ ان دونوں کو مشکوک نظروں سے دیکھتے ہوئے بولے۔۔

تو ارحان نے جلدی سے تصدیق کی۔۔

www.novelsclubb.com

وہ ہم کسی کو ڈھونڈ رہے ہے اور شاید عافیہ انھیں جانتی ہے بس اسی لے ہم یہاں آئے ہے اور پھر ان چچا نے کچھ سوچ کر عافیہ کو آواز لگائی اور وہ وہاں آ گی وہ ان دونوں کو دیکھ کر ہی سمجھ گی تھی۔۔اس لیے وہاں آتے ہی اپنے والد کو بتا دیا کے وہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ان کو جانتی ہے اور وہ اپنی کھوئی ہوئی دوست کو ڈھونڈ رہے ہے لیکن چچا اب بھی انھیں گھور ہی رہے تھے۔۔

تب ارحان نے کہاں دوست نہیں بیوی ہے وہ میری جو صبح سے غائب ہے۔۔

اور تم عافیہ ہی ہو تو تمہیں معلوم ہو گا یہ سب ماریہ نے کیا ہے۔اور اب چچا کو یقین آچکا تھا وہ شریف ہے۔۔

سے بات کر سکے۔۔ تم نے ابھی اس لیے وہ تھوڑا سائڈ میں چلے گے تا کہ وہ ٹھیک کہاں تم ہمیں جانتی ہوں تو تمہیں ہمارے بارے میں ضرور ماریہ نے بتایا ہو گا۔۔۔

حارث کے کہنے پر عافیہ کہنے لگی۔۔۔

تمھیں نہیں ان کو بس۔۔

اس نے ارحان کی طرف اشارہ کیا اور حارث کی تو اچھی خاصی بے عزتی ہو گی تھی۔۔اس کو ماریہ پر شدید غصہ آیا بھلا اس نے اس کے بارے میں کیسے نہیں بتایا تھا۔۔پھر وہ خود سوچنے لگا اس نے ماریہ سے بات ہی بس کچھ دو بار کی تھی تو وہ اس کے بارے میں کسی کو بھی کیا بتاتی۔۔۔لیکن پھر بھی اس نے کسے نہیں بتایا اگر یہاں پر انایہ کو ڈھونڈنے کا مسئلہ نہیں ہوتا تو وہ اچھے سے اس لڑکی کو اپنا تعریف دیتا لیکن خیر وہ فلحال خاموش رہا۔۔۔

وہ کہنے لگی تم ارحان ہی ہو نا۔۔۔

میں نے اس کو منا کیا تھا کچھ بھی کرنے سے لیکن اس نے میری بات نہیں مانی۔

لیکن تم پلیییس اس کو غلط مت سمجھنا وہ بری نہیں ہے بس الگ ہے۔۔وہ دونوں کو اسکے بارے میں جاننے میں اس وقت کوئی دلچسپی نہیں تھی انھیں بس انایہ کو ڈھونڈ نا تھا۔۔

اس لیے ارحان اس سے انایہ کے بارے میں پوچھنے لگا۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

لیکن اس کو ماریہ کے بارے میں ہی پہلے بتانا تھا اور وہ بتانے لگی۔۔وہ ایک قریب پریوار میں پیدا ہوئی تھی۔اس کے والدین کا ایک چھوٹا سا ریسٹورنٹ تھا۔۔اس کے والدین ہمیشہ پیسوں کی وجہ سے آپس میں ہی لڑتے رہتے تھے۔وہ یہی دیکھ دیکھ کر بڑی ہوئی۔۔اس کے والدین نے کبھی اس پر دھیان ہی نہیں دیا۔۔اور ان چیزوں کا اس پر بہت گہرا اثر پڑا۔۔وہ اکیلی ہو گی۔۔اس کی عادتیں بھی اوروں سے کافی الگ تھی۔۔وہ اسکول میں کسی سے بھی بات نہیں کرتی تھی۔۔بچوں کی بجائے وہ جانوروں اور پیڑ پودوں کے پاس گھنٹوں کھڑی ہو کر ان سے بات کیا کرتی تھی۔۔اس کے اس عجیب برتاؤ کی وجہ سے سارے بچے اس کا مزاق اڑانے لگے۔۔۔وہ پہلے ایسے نہیں کرتی تھی۔۔ لیکن اسکول میں کوئی پہلے سے ہی اس سے بات نہیں کرتا تھا۔اور بعد میں اس کے برتاؤ کی وجے سے۔۔اس کو بس ایک دوست کی تلاش تھی جو اس کے اس اکیلے پن کو دور کر سکے۔۔ لیکن کوئی اس سے دوستی کرنے کے لیے تیار نہیں تھا۔۔اس لیے وہ بچوں کے ساتھ زبردستی کرنے لگی۔۔اور پھر ہر کوئی اس سے ڈرنے لگا۔۔ لیکن اس کو بس ایک عام زندگی جینی

تھی جہاں کوئی اس کا مزاق نا بنائے اور کوئی اس کو اس کی غریبی کی وجہ سے اس کا دوست بننے سے انکار نا کر دے۔۔۔ لیکن ایسا کبھی نہیں ہوا۔۔مجھے بھی لوگ اسی کی طرح اپنے کالے رنگ کی وجہ سے چڑھاتے تھے۔۔اور جب اسی نے میری مدد کی تھی۔تب سے میں نے اس کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑا۔۔

اور اس کے ماں باپ اور اس کا بھائی وہ کہاں ہے اب ارحان نے پوچھا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اس دنیا میں نہیں ہے۔۔۔

اور ارحان کو اب جھٹکا لگا تھا۔۔۔

لیکن وہ کچھ دنوں پہلے تک تو تھے؟

www.novelsclubb.com

نہیں وہ بہت سال پہلے مر چکے ہیں۔۔اس کے بعد اس کا بھائی اس دنیا میں آیا اور اس کے آنے سے ان کی زندگی بدل گی تھی۔۔۔اس کے والدین بھی اب نہیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM

لڑتے تھے۔۔وہ اپنے بھائی سے بہت محبت کرتی تھی۔۔وہ پہلی بار اس کی وجہ سے مسکرانے لگی تھی۔۔اس کو اس کا ایک دوست مل گیا تھا اپنے بھائی کی شکل میں وہ بہت خوش تھی اب وہ پہلے کی طرح کسی کو پریشان نہیں کرتی تھی۔اور نا ہی جانوروں اور درختوں سے باتیں کرنے لگ جاتی تھی۔۔کیونکہ اس کے پاس اس کا بھائی تھا۔لیکن وہ کہتے ہے نا دکھ ہمیشہ رہتے ہے نا خوشی کبھی دن کی روشنی ہمیں دیکھنے کی صلاحیت دیتی ہے تو رات کا اندھیرا ہم سے وہ روشنی چھین لیتا ہے۔۔۔ جیسے ہر رات کا دن ہوتا ہے ویسے ہی ہر دن کی رات بھی تو ہوتی ہے۔۔اس کے بھائی کے دل میں سراخ تھا اور ڈاکٹرز، کے حساب سے وہ زیادہ دن زندہ نہیں رہے سکتا تھا۔۔وہ ہمیشہ بیمار رہتا تھا۔۔۔اس کے والدین کے پاس اتنا پیسہ نہیں تھا کے وہ اس کا علاج ایک اچھے دواخانہ میں کرواتے لیکن پھر بھی انھوں نے کوشش نہیں ہاری لیکن پیسوں کی کمی کی وجہ سے وقت پر علاج نا ہونے سے اس کی موت ہو گی۔۔۔وہ بس آٹھ سال کا تھا۔۔اس کی موت سے وہ ایک بار پھر اکیلی ہو گی تھی۔۔۔پھر خاموش رہنے لگی تھی۔اس کے ماں باپ پھر لڑنے لگے تھے۔۔۔اور

ایک دن ان کا کسی گاڑی سے ٹکرانے کی وجہ سے انتقال ہو گیا۔۔وہ پہلے ہی اکیلی تھی۔۔اب تو والدین کا سایہ بھی سر سے دور ہو گیا۔۔۔جس سے وہ اور بھی زیادہ عجیب برتاؤ کرنے لگی۔۔۔وہ ایسا سوچنے لگی کے اس کے والدین زندہ ہے اور اس کا بھائی بھی۔۔۔اس اپنی خوابوں میں اور خیالات میں جینے لگی۔وہ خواب جو اس نے دیکھے تھے ایک عام سی لڑکی بن کر جینے کے۔۔۔ایک چھوٹا سا خوش پریوار جہاں پر بس خوشیاں ہو۔۔اور وہ آرام سے جیے۔۔

یعنی وہ ہوسپیٹل میں اپنے جس بھائی کے لیے آتی تھی وہ کوئی تھا ہی نہیں سوائے اس کی سوچ کے۔۔

ارحان نے کہاں۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ سب تو ٹھیک ہے لیکن اس نے انایہ کو کڑنیپ کیو کیا تم ہمیں بتاؤ گی۔۔۔"ہاں"

اس بار حارث نے کہاں۔۔۔۔۔۔۔۔

کیوں وہ تمھارے دوست کو پسند کرتی ہے۔۔۔

اور وہ اس کو کسی اور کے ساتھ بلکل نہیں دیکھ سکتی۔۔۔۔۔حارث خاموش ہو گیا۔۔۔۔کیا تم بتا سکتی ہو وہ اس وقت کہا ہے۔۔۔۔ہاں لیکن تمھیں اس کو کچھ نہیں کرنا ہے۔وہ بری نہیں ہے بس اپنے حصہ کی خوشیاں چاہتی ہے زندگی سے جو اس کو کبھی نہیں ملی۔۔۔اس کو غلط مت سمجھنا وہ ایسی اس لے بنی کیونکہ وہ اکیلی تھی اس کے پاس کوئی نہیں تھا جو اس کو اچھے اور برے کی تمیز سیکھائے۔۔۔اگر تم اس کو اپنا لو تو وہ ضرور بدل جائے گی کیا تم نے اس کو نہیں دیکھا وہ بری نے تھی۔۔

میں مانتا ہوں کوئی بھی شخص اس دنیا میں برا بن کر پیدا نہیں ہوتا ہے۔۔ بلکل حالات کی وجہ سے وہ ایسا بنتا ہے لیکن کوئی حالات اتنے خراب بھی نہیں ہوتے کے وہ ایک انسان کو ایسا بنا دے۔۔ تمھیں معلوم ہے تمھاری دوست کے گھر میں مرے ہوئے چوہے پڑے تھے اور ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے انھیں اپنے ہاتھ سے

مارا ہو۔۔۔ کیا کوئی حالات انسان کو ایسے حیوان بنا سکتے ہے۔۔ نہیں انسان اپنی مرضی سے اچھا یا برا بنتا ہے اس کو کوئی چیر مجبور نہیں کر سکتی اگر وہ اچھا بنا چاہے تو اور برے کے لیے بھی یہی ہے۔۔۔ میں نے دیکھا تمھاری ہی دوست کی طرح ایک لڑکی کو لیکن وہ ایسی نہیں بنی وہ ماریہ جیسی نہیں ہے۔۔ تمھاری دوست ایک سائکوں ہے۔اب جلدی سے بتاؤ وہ کہاں ہے۔۔ ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔ اور ہاں تمھاری جیسی دوست بھی کسی عذاب سے کم نہیں اگر تم چاہتی تو اس کو بدل سکتی تھی وہ تمھیں اپنا دوست مانتی تھی نا لیکن تم نے ایسا کچھ نہیں کیا تم اس کی دوست کبھی نہیں ہو سکتی۔۔۔ عافیہ خاموش ہو گی اور اس نے ماریہ کا پتہ بتا دیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایک بوسیدہ اور پرانی عمارت جو پوری طرح خراب ہو چکی تھی۔اس کے بیسمینٹ کرسی پر انایہ بندھی ہوئی تھی۔۔ اور اس کے پاس ہی چھت میں سے میں ایک بوند بوند پانی ٹپک رہا تھا۔۔ جس کی آواز اس خالی عمارت میں گونج رہی تھی۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

انایہ کی آنکھیں کھولی تو وہ بس دیکھتی ہی رہے گی۔۔وہ لڑکی۔اس کی آنکھیں اس کے بالوں کو جمانے کا انداز اور سر پر لگا ہوا ہیر کلیپ وہ سب وہی تھا۔۔۔ایسا لگ رہا تھا وہی دس سال پہلے والی لڑکی اس کے سامنے کھڑی ہے یا وہ اس وقت میں پھر یعنی وہ اس کا وہم نہیں تھا وہ سچ میں تھی۔۔ماریہ قدم قدم سے پہنچ گی ہے۔۔ چلتی انایہ کی جانب آنے لگی تھی۔۔۔اور اپنا کو بلکل اس رات والا منظر لگ رہا تھا وہ ایسے ہی اس کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔وہ اپنے لرزتے ہاتھوں کے ساتھ کہنے لگی

تم وہی ہو۔۔

وہ جنگل والی لڑکی۔

۔تمھیں پتہ بھی ہے تمھاری وجہ سے میں نے اپنی زندگی کے کتنے سال ازیت میں گزارے ہے۔۔وہ رات میں کبھی نہیں بھول سکتی۔۔۔ماریہ کو تو کچھ بھی یاد نہیں تھا وہ اس کو سنے بغیر اس کی جانب بڑھ رہی تھی اور انایہ اس کے ارادوں کو بھانپ کر اپنی رسی کھولنے کی ناکام کوشش کرنے لگی۔۔۔لیکن وہ کھل نہیں رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ اس کے قریب آکر رکی اور اپنے ہاتھ میں موجود کانچ کی شیشی کو ہوا میں لہرانے لگی جس میں ایک چپکلی کا بچہ تھا۔۔انایہ کے اس کو دیکھ کر ہوش اڑ گے۔۔ماریہ اس کے اور قریب ہو کر کہنے لگی۔۔ تمھیں معلوم ہے یہ میرے دوست ہے۔۔جب میرے پاس کوئی نہیں تھا نا میری باتیں سنے کے لیے تب یہ میری باتیں سنتے تھے مجھے ان سے ڈر نہیں لگتا اور میری مدد بھی کرتے ہے۔۔

جب بھی کوئی مجھے پریشان کرتا ہے میں ان کی مدد سے ان لوگوں کو سبق سیکھاتی ہوں۔۔

اور آج تمھاری باری ہے۔۔

اتنے سالوں میں پہلی بار میری دوبارہ جینے کی خواہش ہوئی ہے اور میں اس بار تمھیں اس کو مجھ سے دور نہیں ہونے دو گی۔۔ تمھیں معلوم ہے نا وہ رات وہ سرگوشی نماں انداز میں کہتی انایہ کو اندر تک ڈرا گی۔۔۔ تمھیں معلوم ہے میں نے اس دن تمھیں مارنے کی کوشش کی تھی کیونکہ مجھے پہلی بار زندگی میں کسی سے

www.novelsclubb.com

جلن ہوئی تھی۔۔اور دیکھو،اب دوسری بار بھی تم ہی ہوں۔انایہ کے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کہہ رہی ہے۔۔میں نے اس دن تمھیں اپنے فیملی کے ساتھ دیکھا تھا۔۔تم کتنی خوش تھی تمھارے پاس تمھارے ماں باپ تھے جو تم سے محبت کرتے تھے تمھاری کوئی بھی ضد پوری کرنے کے لیے تیار تھے۔تمھارے پاس ایک دوست تھا جو تم سے بات کرتا تھا۔ تمھیں اس دن دیکھ کر مجھے شدید خواہش ہوئی تھی کے کاش میں تمھاری جگہ ہوتی۔۔۔اور اسی لیے میں نے تمھیں مارنے کی کوشش کی تھی۔۔بتاؤ ہم دونوں ایک ہی عمر کی ہے دونوں ہی لڑکیا ہے پھر بھی کیو ہماری زندگیاں اتنی الگ تھی۔۔کیو مجھ سے میرے اپنے چھین گے اور تمھارے پاس اب تک سب کچھ ہے۔اور دوبارہ میں جس شخص کو پسند کرنے لگی وہ بھی میرا نہیں صرف تمھاری وجہ سے۔۔میری پہلی بار ایک دوست بنی تھی۔جس نے مجھے اپنے کپڑوں یا چیزوں کو دیکھ کر مجھ سے دوستی نہیں کی تھی لیکن تمھاری وجہ سے اب وہ بھی مجھ سے ڈرنے لگی ہے۔۔کاش تم اسی دن مر جاتی۔وہ رکی لیکن آج تو مر سکتی ہوں۔۔اس کی آنکھوں میں وہی عجیب سی کیفیت تھی جو انایہ کو دس

WWW.NOVELSCLUBB.COM

سال پہلے نظر آئیں تھی۔وہ بہت زیادہ ڈر گی تھی۔۔لیکن اس بار اس نے ہمت نہیں ہاری ماریہ سہی کہے رہی تھی۔اس کے پاس سب کچھ ہے۔اور وہ ٹروما بھی جو اسی کی دیین ہے لیکن اگر وہ آج اس سے باہر نہیں نکل پاہی تو کبھی بھی نہیں نکل پائے گی۔۔اس لے اس نے ایک گہری سانس لی اور ماریہ کے آنکھوں میں دیکھنے لگی اس کی آنکھیں ہی تو تھی۔وہ بس ڈر سکتی تھی ان کو دیکھ کر لیکن وہ نا ڈرے تو کون تھا جو اس کو ڈرائے۔۔اب وہ اس چیپکلی کو بھی نہیں دیکھ رہی تھی نا اس سے اس کو ڈر لگ رہا تھا۔۔

تم اسی خود بنی ہو ماریہ میرے پاس سب کچھ ہے۔۔

اگر تم اپنے اس پاس نظر ڈالتی تو تمھیں بھی وہ دیکھ جاتا لیکن تمھیں وہ میرے پاس کیو نظر آیا صرف ہر انسان کے پاس تکلیف اور خوشی دونو ہوتی ہے لیکن ہمیں اپنی پریشانی اور دوسروں کی خوشیاں ہی ہمیشہ نظر آتی ہے۔۔تمھارے پاس بھی دوست ہے۔کیا نہیں ہے؟وہ اسی سے پوچھ رہی تھی۔۔کیا میرے پاس اب کوئی دوست

www.novelsclubb.com

جواب تک جل رہی ہو اس کا کیا۔۔ ہے اور تمھاری اس ایک جلن کی آگ میں تم نے مجھ سے میرا بچپن چھین لیا تھا میں کبھی نورمل نہیں ہو پائی۔۔ میرے پاس اس وقت سب کچھ تھا۔۔اور اب تمھارے پاس ہے۔ لیکن تم نے اسکی قدر نہیں کی۔۔ ہر کسی کو زندگی میں غم اور خوشی دونوں ملتی ہے اور دونوں ہی ہمیشہ نہیں رہتی آج اس کے پاس ہے تو کل تمھارے پاس ہو گی۔اس کا مطلب یہ نہیں کے تم لوگوں سے جلن میں ان کی زندگی میں ایسے گھاؤ دے جاؤ کے وہ کبھی ٹھیک ہی نا ہو۔۔اور رہی بات ارحان کی تو میں تمھارے بیچ نہیں آئی بلکہ تم آئی ہو۔اور تم اس کو کبھی بھی حاصل نہیں کر سکتی۔۔ ہمیں ہمیشہ اس انسان سے محبت کرنی چاہیے جو ہم سے محبت کرتا ہے نا کے اس سے جس کو ہم پسند کرتے ہوں۔۔۔وہ تم سے کبھی محبت نہیں کر سکتا اس بار بھی تم خالی ہاتھ رہے جاؤ گی۔۔

اور ماریہ نے اپنے ہاتھ میں موجود وہ بوتل زور سے زمین پر پھیک دی جس سے وہ چپکلی اندر سے باہر آ گی لیکن کانچ اس کو بھی لگ گیا تھا جس سے وہ وہی گر گی۔۔انا یہ

ایک سیکنڈ کے لے ڈر گی تھی پھر اس نے دوسری جانب دیکھا جہاں ماریہ اب اپنے ہاتھ میں چاخوں لے کھڑی تھی۔۔۔

اور اپنے منہ میں ہی بڑبڑا رہی تھی۔۔

سے اپنے کسی اپنے کو کھو نہیں سکتی تمھیں مرنا ہوگا۔۔ **ہو سکتا میں پھر** ایسا نہیں اس بار۔۔ وہ اس کی جانب پھر سے بڑنے لگی لیکن اس بار انایہ کے آنکھوں میں خوف نہیں تھا۔۔ وہ خاموش بیٹھی۔ تھی۔۔ ماریہ کی کیفیت عجیب ہو گی تھی۔۔ اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے اور آنکھوں سے آنسو بہے رہے تھے وہ منہ میں بڑبڑاتی انایہ کی جانب بڑھ رہی تھی وہ اس کو مارنے ہی والی تھی اس سے پہلے وہاں گولی چلنے کی آواز کے ساتھ پولیس آچکی تھی اور ان کے ساتھ ارحان اور حارث بھی تھے۔۔۔ ماریہ ان سب کو وہاں دیکھ کر حیران رہے گی۔۔ اور پھر اپنے آپ کو دیکھنے لگی جس کے ایک ہاتھ پر خون تھا۔۔ جو کے اس کا اپنا ہی تھا وہ بوتل پھوڑتے وقت لگ گیا تھا۔۔ اور دوسرے ہاتھ میں چاخوں تھی اس کو جیسے اپنے آپ پر ہی

WWW.NOVELSCLUBB.COM

گھن آنے لگی وہ کبھی ارحان کے سامنے ایسے نہیں آنا چاہتی تھی وہ اپنی یہ سائڈ اس کو کبھی نہیں دیکھانا چاہتی تھی۔۔اس کی آنکھوں سے آنسو لگاتار بہے رہے تھے۔۔ اور پھر بغیر سوچ سمجھے اس نے ایک ہی سیکنڈ میں اپنا وہ چاخوں انایہ کی طرف سے **کاموقع ہی نہیں** ہٹا کر۔خود اپنے گلے میں لگالیا۔یہ اتنی جلدی ہوا کے کسی کی سمجھنے تھم گی تھی۔۔اور وہاں موجود ہر شخص بے یقینی کی حالت میں **ملاہوائیں ایک دم** اس کو دیکھنے لگا جواب بے جان ہو رہی تھی۔اس کے گلے سے خطرہ خطرہ خود ٹپک رہا تھا۔اور وہ زمین پر پڑی تھی اس کی آنکھیں اب بھی ارحان کو دیکھ رہی تھی۔وہ پہلی بار جب اس نے اس کی مدد کی تھی۔۔زندگی میں پہلی بار کوئی اس کے لیے بولا تھا۔۔اس کے لیے اگے آیا تھا۔۔وہ انجم سے دوستی وہ ایک عام سی لڑکی تھی اس وقت اور اس کو اب یہ سب ایک خواب لگ رہا تھا جواب ٹوٹ گیا۔تھا اس نے آنکھیں بند کرلی۔۔اور اس کی سانسیں رک گی۔۔۔وہاں کھڑے لوگ ساکت جامت اسی کو دیکھ رہے تھے۔کیسے لوگ خود کے ساتھ ایسا کر دیتے ہے۔۔ان سب میں اس کی غلطی نہیں تھی اسکے ماں باپ کی تھی۔اسی لے کہتے ہے اپنے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

بچوں کو بچپن میں وقت دینا چاہیے انھیں صحیح غلط سیکھانا چاہے اگر وہ بڑے ہو کر خود سیکھ جائے تو وہ کچھ بھی سیکھ لیتے ہے۔۔اپنے بچوں کو اپنے گھر میں ایک صحیح ماحول دینا ماں باپ کی پہلی ذمداری ہوتی ہے۔۔وہ اسی سے اچھا اور برا سیکھتے ہے۔ ماریہ کو اچھے اور برے کا کچھ نہیں معلوم تھا اس کو بس دوسروں کا دیکھ کر اپنی زندگی ویسی ہی جینی تھی اور وہ اس کے لیے کچھ بھی کر سکتی تھی۔۔۔۔جس سے اس نے اپنی زندگی میں انجم جیسے دوستوں اور اپنے کولیج کے بہترین دوستوں کو کھو دیا ہر کسی کی زندگی کا ہر دور اچھا ہی ہو یہ ضروری نہیں ہوتا۔۔اس کا اسکول کا وقت برا تھا۔ لیکن اس کے پاس جب بھی عافیہ تھی۔۔لیکن اس کی کولیج کی زندگی سچ میں اچھی تھی۔جس کو اس نے خود برباد کر دیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

چھ مہینے بعد:::انایہ کی اس کے والدین سے صلح ہو گی تھی اس حادثہ کے بعد اپنی موم کو ہی ذمدار سمجھ کر اس نے آج تک ان سے دوری بنائے رکھی تھی لیکن وہ سمجھ گی تھی کے۔۔انسان اپنی زندگی میں کیے گے فیصلوں کا خود ذمدار ہوتا ہے ضد اس

WWW.NOVELSCLUBB.COM

نے کی تھی تو وہ اپنی موم کو ذمدار کیسے سمجھ سکتی تھی۔۔اس لیے اس نے ان سے اب ہی اس کو لگتا معافی مانگ لی اور انھوں نے بھی اس کو معاف کر دیا۔۔

اس کے والد نے ٹھیک نہیں کیا ہے زبردستی شادی کروا کر لیکن اب وہ خوش تھا رہنا چاہتی تھی اس لیے انھیں معاف کر دیا۔۔ارحان کا کولیج ختم ہو چکا تھا۔۔۔اور اب وہ آوفیس جا رہا تھا اچھے سے۔۔انجم اور انا یہ کی اتنے عرصہ میں دوستی ہو گی تھی۔۔پہلی بار اتنے سالوں میں اس نے کوئی نیا دوست بنایا تھا۔۔وہ اور ارحان ان کے فام ہاؤس والے گھر پر ہی رہے رہے تھے۔۔۔شام کی تاریکی میں وہ سہن میں بنے جھولے پر ایک ہاتھ میں کتاب پکڑے اور دوسرے میں کوفی کا مگ لے آرام سے بیٹھی تھی ہمیشہ کی طرح پھول وہاں لہرا رہے تھے۔۔مانوں ہوا کے ساتھ کھیل کھیل رہے ہوں۔۔لائٹ کی روشنی بس وہی پر تھی جہاں انایہ بیٹھی ہوئی تھی۔۔

پڑھتے پڑھتے وہ رکی اس کے ہاتھ پر کچھ تھا۔جو چمک رہا تھا۔۔وہ ایک جگنو تھا۔۔وہ اس کو حیرانی سے دیکھ ہی رہی تھی کے دیکھتے ہی دیکھتے وہاں پورا سہن جگنو سے بھر جن کی روشنی سے پورا ماحول جگمگا اُٹھا تھا۔۔۔ گیا وہ خوشی سے انھیں دیکھنے لگی

اس نے دیکھا ایک سائڈ سے اپنی پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے ارحان چلا آرہا تھا۔۔وہ قدم قدم چلتا اس کے پاس آکر رک گیا۔وہ تو ان جگنو کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔لیکن اس کی آنکھو کا منظر تو وہی تھی ہمیشہ سے بھلے ہی انا یہ کبھی اس کی طرف نا دیکھے۔لیکن آج وہ بھی ایک مینٹ کے لیے اس منظر کو بھلائے اسی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

تمھیں یاد تھا۔۔

وہ خوشی سے کہنے لگی۔۔

اور اس نے اسباب میں سر ہلا دیا۔۔تم سے جڑی کوئی چیز میں آج تک نہیں بھولا ہو۔۔پہلے کبھی تمھارے سامنے ان کا ذکر نہیں کیا کیونکہ پھر تمھیں وہ حادثہ یاد آجا۔۔

اب وہ سنجیدگی سے اس کو پکارنے لگی ارحان تمھیں معلوم ہے مجھے تم بلکل بھی پسند نہیں تھے۔۔

www.novelsclubb.com

وہ حیران ہوا تھا یہ اب کیو کہے رہی تھی۔۔ تم ہمیشہ میری فکر کرتے تھے۔ اور ہمیشہ میرے برے وقت میں میرے ساتھ تھے اور اس بات سے مجھے ہمیشہ چڑ آتی تھی کیونکہ مجھے لگتا تھا تم صرف مجھ سے ہمدردی جتا رہے ہو ایک دن تم بھی میرا مزاق بناؤ گے اسی لے میں ہمیشہ تم سے لڑتی رہتی تھی۔۔ تاکے میں تمھیں کبھی پسند کرنے نا لگ جاؤ تمھاری اچھائی کی وجہ سے کے جس دن تم میرا مزاق بناؤ گے اس دن میرا دل ٹوٹ جائے گا۔۔ میں تم سے لڑتے رہنا چاہتی تھی لیکن کبھی تمھیں کھونا نہیں چاہتی تھی۔۔ مجھے لگتا تھا یہ سب اس لے ہے کیونکہ تم ہمیشہ میری مدد کرتے ہو میں کبھی سمجھ ہی نہیں سکی کیو جب بھی تم میرے پاس ہوتے ہو میں سب بھول جاتی ہو کیو مجھے ایک عجیب سے سکون کا احساس ہوتا ہے۔۔ اور شاید آج میں اس کا مطلب جانتی ہو۔ اور وہ خاموش ہو گی۔۔ ارحان اس کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔ اور بغیر کچھ کہے اس نے انایہ کو اپنے گلے لگا لیا۔۔ وہ دونوں اس سہن میں کھڑے تھے اور جگنوان کے چاروں طرف پھیل گے تھے۔ اور پورا منظر روشن ہو گیا تھا۔ پھولوں کی کیاریاں مسکرانے لگی تھی۔۔۔

☆ختم شدہ☆

یہ میری پہلی تحریر ہے تو اگر کوئی املے اور گرامر کی غلطی ہو تو معاف کر دے نا۔ ہر کوئی پہلی بار میں ہی اچھا نہیں کر سکتا۔ میں اگلی بار اور اچھا لکھنے کی کوشش کرو گی۔

www.novelsclubb.com